Government of Karnataka

# سماجی سائنس
# Social Science

اُردو میڈیم

Urdu Medium

7

ساتویں جماعت

Seventh Standard

حصّہٗ دوّم

(Part-II)

©KTBS Not to be re published

KARNATAKA TEXTBOOK SOCIETY(R.)
100 Feet Ring Road, Banashankari 3rd Stage,
Bengaluru - 560 085.

## حصّۂ دوّم

# فہرست مضامین


| صفحہ نمبر | History | تاریخ | نمبر شمارہ |
|---|---|---|---|
| 1 | Advent of the Europeans | ہندوستان میں اہل یوروپ کی آمد | 1 |
| 7 | Rise of British Political Supremacy in India | ہندوستان میں انگریزوں کا سیاسی عروج | 2 |
| 15 | Impact of the British Rule | انگریزی حکومت کے اثرات | 3 |
| 25 | Social and Religious Reforms | سماجی اور مذہبی اصلاحات | 4 |
| 37 | Freedom Struggle | آزادی کی جدوجہد | 5 |
| 73 | Pro -People Movements of Karnataka | کرناٹک سماج کے حامی تحریکیں | 6 |
| 84 | Karnataka-Economical Social Transformation | کرناٹک اقتصادی اور سماجی تبدیلی | 7 |
| 89 | Women Freedom Fighters | آزادی کی جدوجہد میں خواتین | 8 |
| 97 | Integration of Karnataka & Border Disputes | متحدہ کرناٹک اور سرحدی مسائل | 9 |
| | **Civics** | **شہریت** | |
| 104 | Our Defence Forces | ہماری دفاعی فوج | 10 |
| 112 | Constitutional Amendment | دستوری ترمیمات | 11 |
| | **Geography** | **جغرافیہ** | |
| 115 | Australia-The Flattest Continent | آسٹریلیا ایک ہموار براعظم | 12 |
| 134 | Antarctica-The White Continent | انٹارکٹیکا۔سفید براعظم | 13 |


©KTBS Not to be republished

سبق:1

# ہندوستان میں اہل یوروپ کی آمد

## ADVENT OF THE EUROPEANS TO INDIA

### سبق کا تعارف:

17 مئی 1498 کو واسکوڈی گا مانے کیرلا کے کیالیکٹ پہنچتے ہوئے ہندوستان کو نئے آبی راستے کی کھوج کی۔یہ اہل یوروپ کو ہندوستان آنے کا ذریعہ بنا۔اس سمندری راستے کی کھوج کے بعد پُرتگالی، ڈچ۔ انگریز اور فرنچ تجارت کے لئے ہندوستان آئے۔

### صلاحیتیں:

1) ہندوستان میں اہل یوروپ کی ابتدائی سرگرمیوں کو جاننا۔
2) ہندوستان میں یوروپیوں کے ساتھ ہوئے جھگڑوں کو سمجھنا۔
3) ہندوستان کو آئے یوروپی تجارتی کمپنیوں کا تعارف کرانا۔
4) انگریز ہندوستان میں مضبوط بنیاد ڈالنے کے وجوہات کی فہرست تیار کرنا۔
5) ہندوستان کے نقشے میں اہل یوروپ کے تجارتی مقامات (کمپنیوں) کی نشاندہی کرنا۔

©KTBS Not to be republished

## ع 1498۔1961 پرتگالی:

17 مئی 1498 میں واسکوڈی گا مانے کیرلا کے کیالیکٹ پہنچ کر ہندوستان کو نئے آبی آراستے کی کھوج کی۔اس آبی راستے کے ذریعہ ہندوستان میں پرتگالی سب سے پہلے داخل ہونے والے یوروپی قوم ہیں۔مشرقی ممالک کے ساتھ تجارتی تعلقات کو بڑھانا۔نو آبادیاں (حکومت) قائم کرنا۔عیسائی مذہب کی تبلیغ کرنا انکا بنیادی مقصد تھا۔

### پرتگالیوں کی ترقی کے وجوہات:

- کیالیکٹ کے راجہ زامورین نے پرتگالی ملاح واسکوڈی گاما کو تجارت کی اجازت دے دی۔
- 1509 میں البوقرق ہندوستان کا پہلا گورنر مقرر ہوا۔اس نے 1510 میں وجیاپور کے سلطان سے

گوا اپنے قبضہ میں کرلیا۔ پرتگال ہندوستان چھوڑ کر جانے تک گوا انکا پائے تخت تھا۔

- البوقرق کے بعد آئے گورنر نے دیو، دمن، سالیسٹ، بیسن چول، ممبئی، سان تھوم اور بنگال کے ہوگلی وغیرہ مقامات پر اپنی نوآبادیاں قائم کیں۔

## پرتگالیوں کے زوال کے اسباب:

- طاقتور بحری بیڑا رکھنے والے ڈچ اور انگریز، پرتگالیوں کے مضبوط حریف مقابل تھے۔
- پرتگالی سرکار کے ملازمین رشوت خور ہوگئے اس وجہ سے بھروسہ کھودئے۔ آگے چل کر انکی حکومت بدتر ہوگئی۔
- تبدیلی مذہب بھی انکے زوال کی اہم وجہ تھی۔ وہ یہاں کے دیگر مذاہب کے لوگوں کو زبردستی مذہب تبدیل کرواتے تھے۔
- وجئے نگر سلطنت کے زوال کے بعد انکی تجارت کمزور پڑ گئی۔

فرانسکو ڈی المیڈا ہندوستان کا سب سے پہلا پرتگالی (گورنر) وائسرائے تھا۔

ہندوستان میں سب سے پہلے آنے والے اور ہندوستان سے سب سے آخر میں جانے والے یوروپی پرتگالی تھے۔ آخر تک گوا، دیو اور دمن انہی کے قبضہ میں تھے۔ انگریزی حکومت کا خاتمہ 1947 میں ہونے کے باوجود بھی پرتگال اپنی جگہ سے نہیں ہلے۔ گوا کو آزاد کروانے کے لئے وہاں کے ہندوستانیوں نے عدم تشدد تحریک چلائی۔ مگر پرتگالیوں نے تحریک کررہے ہندوستانیوں پر ناحق مظالم کئے۔ آخر کار 1961 میں ہندوستانی فوج نے پرتگالیوں کو مار بھگایا اور گوا آزاد کروایا۔

## ڈچ ع ع 1596-1792:

پرتگالیوں کے بعد ہندوستان آنے والے یوروپیوں میں نیدرلینڈ کے ڈچ اہم ہیں۔ 1602 میں ''ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی'' قائم ہوئی یہ کمپنی مشرقی ممالک کے ساتھ تجارت کا موقع حاصل کیا۔ ان علاقوں میں جنگ کرنا۔ امن معاہدے کرنے کا حق حاصل کرلیا۔ پولیکاٹ ڈچ حکومت کا پایۂ تخت تھا۔

©KTBS Not to be republished

**ڈچ کے تجارتی مراکز:۔** ہندوستان کے آگرہ، مچھلی پٹنم، سورت، کاریکل، ناگا پٹنم، کوچی وغیرہ مقامات ڈچ کے تجارتی مقامات تھے۔

**ڈچ کا زوال:۔** ڈچ انگریزوں کے ساتھ لڑائی پر اتر آئے۔ انگریزوں نے انہیں شکست دے دی۔ ہندوستان میں انگریزوں کا مقابلہ کرنے کی ہمت نہ ہونے کی وجہ سے ڈچ اپنے جنوب مشرقی ایشیاء کے جزائر کی طرف رخ کیا۔

| |
|---|
| جنوب مشرقی ایشیاء کے جزائر:۔انڈونیشیاء۔ملیشیا۔تھالی لینڈ فلی پائین۔کامبوڈیا وغیرہ |

## انگریز:۔ 1600ع۔1947:

امن و شانتی کے ساتھ تجارت کرنا انگریزوں کا اصل مقصد تھا۔اسی پر وہ عمل پیرا تھے۔ مگر ہندوستان کی بدترین سیاسی صورت حال کا فائدہ اٹھاتے ہوئے منتظم طور پر اپنی حکومت قائم کی۔

انگلینڈ کے تاجر مشرقی ممالک کے ساتھ تجارتی تعلقات قائم کرنے کی غرض سے 1600 میں ایسٹ انڈیا کمپنی کو قائم کیا۔ ملکہ الزبتھ کی اجازت حاصل کرتے ہوئے۔ ہندوستان کے ساتھ تجارتی تعلقات بڑھائے۔ ابتداء میں ایسٹ انڈیا کمپنی کی جہازیں سورت بندرگاہ میں ٹھہرتی تھیں۔ سرتھامس رو 1615 میں مغل شہنشاہ جہانگیر کے دربار میں حاضر ہو کر سورت میں تجارت کرنے کی اجازت حاصل کرلی پھر آگرہ۔ احمد آباد۔ اور بروچ مقامات پر تجارتی مراکز قائم کئے اسکے بعد مدارس، کولکتہ اور ممبئی میں اپنی تجارتی کوٹھیوں کو قائم کیا۔ کلکتہ انگریزوں کا پہلا پائے تخت تھا۔

گزرتے وقت کے ساتھ ایسٹ انڈیا کمپنی کا منافع بھی بڑے پیمانے پر بڑھتا گیا۔ مغل بادشاہ فاروق سیارہ سے بنگال کے علاقے (موجودہ بنگال، بہار اور اڑیسہ) اور سورت میں بغیر محصول کے تجارت کرنے کی اجازت ''دستک'' حاصل کرلیا۔ اسی کی مدد سے مقامی تاجروں سے بھی زیادہ انگریز تاجر طاقتور بن گئے۔

| |
|---|
| بغیر محصول کے آزادانہ طور پر تجارت کرنے کے اجازت نامے کو ''دستک'' کہتے ہیں۔ |

انگریز اپنی قوت کو بڑھانے کی غرض سے اپنے رہائشی مقامات کے اطراف قلعے تعمیر کروائے۔ ان کے تحفظ کے لئے فوج اور گولہ بارود رکھنا شروع کیا۔ بہت جلد انگریزی فوج طاقتور بن کر اُبھری۔

©KTBS Not to be republished

## فرانسیسی ع ع1664 ۔ 1954:

تجارت کی غرض سے ہندوستان آنے والے اہل یوروپ میں آخر میں آنے والے فرانسیسی ہیں ۔ یہ 1664 میں 'فرنچ ایسٹ انڈایا کمپنی قائم کیئے ۔1668 میں فرانسیسی ہندوستان میں اپنی پہلی تجارتی کوٹھی

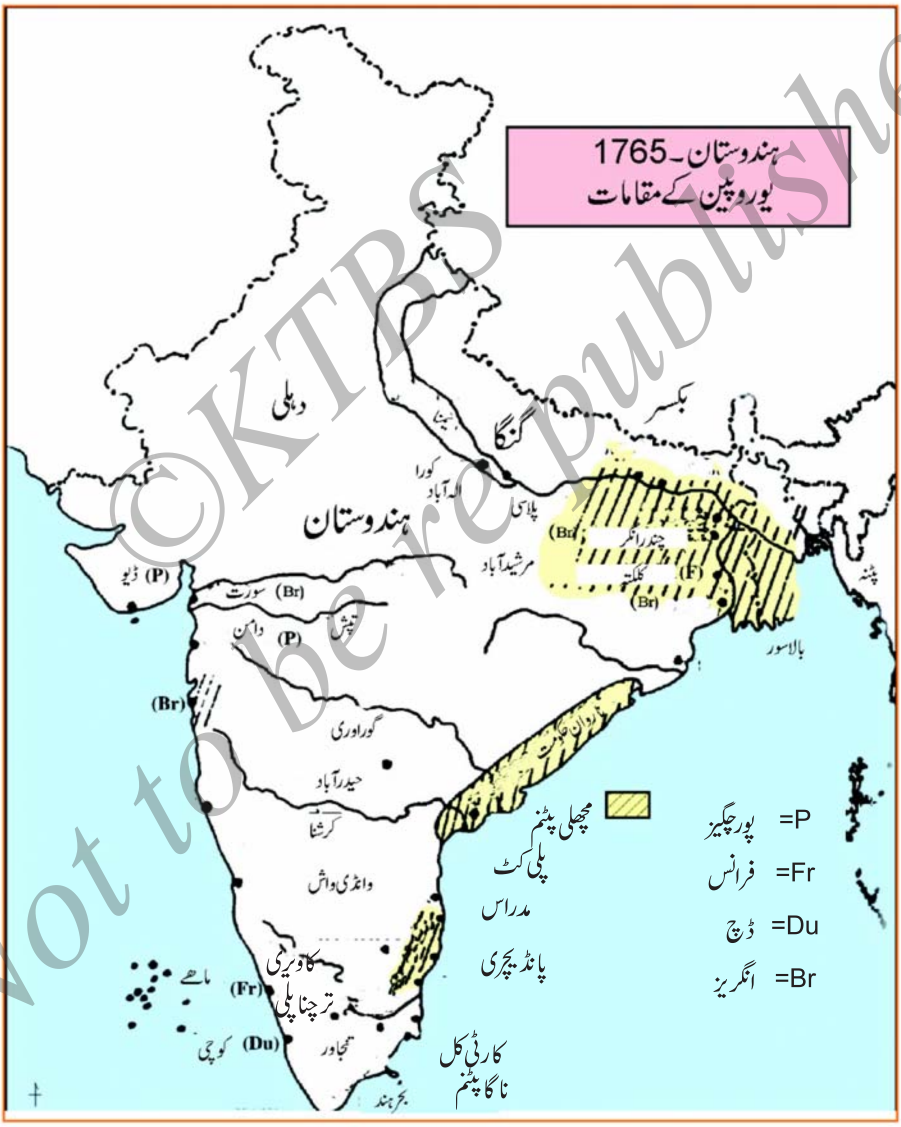


اہل یوروپ کے نوآبادیاں

©KTBS Not to be republished

سورت میں قائم کی۔تھوڑے ہی عرصے میں ہندوستان کے دیگر علاقوں میں اپنے تجارتی مراکز قائم کئے

## فرانسیسیوں کے تجارتی مراکز:

پانڈیچیری۔کالی کٹ۔ماہے۔کارئیکل۔اور چندرانگر وغیرہ میں اپنے تجارتی مراکز قائم کئے۔ پانڈیچیری انکا پائے تخت تھا۔فرانسیسیوں کے گورنر دوپلے نے چالاکی سے حیدرآباد اور کرناٹک (تملناڈو کے مشرقی حصے) ریاستوں میں فرانسیسیوں کے رسوخ کو بڑھایا۔تجارت کی غرض سے ہندوستان آئے ہوئے انگریز اور فرانسیسیوں میں سیاسی تجارتی ترقی کو لے کر کئی جنگیں ہوئیں۔انہیں کرناٹک کی جنگیں کہتے ہیں۔

## فرانسیسیوں کا زوال:۔

- ہندوستان میں فرانسیسی افسروں کو فرانس حکومت نے مکمل تعاون نہیں دیا۔
- فرانس میں سیاسی الجھنیں اور تحریکیں ہونے لگیں یہ بھی ہندوستان میں ان کے زوال کی وجہ بنی۔
- فرانسیسیوں کا بحری بیڑا انگریزوں کے بحری بیڑے سے بہتر نہیں تھا۔

## اہم سال:

| | |
|---|---|
| انگریز ایسٹ انڈیا کمپنی | 1600 |
| ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی | 1602 |
| فرانسیسی ایسٹ انڈیا کمپنی | 1664 |

## مشقیں

**I. مندرجہ ذیل سوالات کو ایک جملے میں جواب دیجئے:۔**

1) ہندوستان کو بحری راستوں کے ذریعہ تجارت کے لئے آنے والے پہلے یوروپی کون تھے؟

2) ہندوستان کا بحری راستے کس نے دریافت کیا؟

3) ڈچ کا پائے تخت کونسا تھا؟

4) انگریز ایسٹ انڈیا کمپنی کب قائم ہوئی؟

©KTBS Not to be re published

5) فرانسیسیوں کے تجارتی مراکز کے نام لکھو؟

6) انگریزوں کو ''دستک'' کس مغل شہنشاہ نے دی؟

**II مندرجہ ذیل سوالات کو گروہ میں بحث کرتے ہوئے جواب دیجئے۔**

1) ہندوستان میں پرتگالیوں کے زوال کی وجوہات کی فہرست بتاؤ۔

2) ہندوستان میں فرانسیسیوں کے زوال کی وجوہات کیا تھے؟

**.III مندرجہ ذیل ''الف'' سے تعلق رکھنے والے ''ب'' کے نکات کو جوڑ لگاؤ**

| الف | ب |
|---|---|
| پرتگال | پانڈیچیری |
| ڈچ | کلکتہ |
| فرانسیسی | پولی کاٹ |
| انگریز | گوا |

**سرگرمی:۔**

بھارت کا نقشہ کھینچ کر یوروپیوں کے ابتدائی مراکز کی نشاندہی کیجئے:۔

☆☆☆

©KTBS Not to be re published

# سبق:2 ہندوستان میں انگریزوں کا سیاسی عروج

# Rise of British Political Supremacy in India

## سبق کا تعارف

انگریزوں اور فرانسیسیوں کی فوجی صلاحیت سیاسی خواہش مقامی حکمرانوں کی آپسی رسہ کشی کئی جنگوں کے لئے ترغیب بنی اسی وجہ سے ہندوستان میں انگریزوں نے کئی جنگیں لڑیں عیاری اور فریبی اُصولوں سے ع ع 1857 تک کرناٹک اور بنگال میں اپنی حکمرانی قائم کی

## صلاحیتیں:

1. ہندوستان میں انگریزوں کے عروج میں مددگار نکات کو جانیں گے۔
2. پلاسی اور بکسر جنگوں کے وجوہات اور نتائج جانیں گے۔
3. کرناٹک کے جنگوں کے وجوہات اور نتائج جانیں گے۔
4. عہد معاون کا مفہوم اور اقرار نامہ جانیں گے۔
5. مسئلہ الحاق کے اُصولوں بتلائیں گے۔

©KTBS Not to be re-published

سراج الدولہ

## 7.1 : پلاسی جنگ (1757ع ع)

بنگال مغلیہ سلطنت کا دولت سے مالا مال صوبہ تھا۔ اس صوبے کا حکمران علی وردی خان مغلیہ سلطنت کے زوال کو دیکھ کر خودمختاری کا اعلان کر دیا۔ اسکا جانشین سراج الدولہ بنگال کا نواب بنا۔

نواب سراج الدولہ نوجوان تھا انگریزوں نے اُسے نظر انداز کرتے ہوئے اس کی اجازت کے بغیر ہی کلکتہ میں ’’فورٹ ولیم‘‘ قلعہ کو مضبوط کیا۔ اس کے علاوہ تجارت کے لئے حاصل کردہ رعایتوں کا غلط استعمال کرتے رہے۔

## پلاسی جنگ کی وجوہات:

سراج الدولہ کا خیال تھا کہ انگریز اس کے قانونی احکامات کی پیروی کئے بغیر اس کے دشمنوں کے ساتھ ملکر سازشیں کررہے ہیں ۔اس لئے ناراض ہوکر انگریزوں کی کوٹھیوں پر قبضہ کرلیا۔ یہی آگے چل کر پلاسی جنگ کے اسباب نے۔

نواب سراج الدولہ کے حملے کی خبر سن کر مدراس کمپنیوں کے افسران رابرٹ کلائیو کی قیادت میں کولکتہ کے لئے اپنی فوج روانہ کی ۔ بنگال کی صورتِ حال جان کر کلائیو نے نواب کے خلاف سازش رچی اور سراج الدولہ کے سپہ سالار میر جعفر کو نواب بنانے کا لالچ دیتے ہوئے خفیہ سمجھوتا کرلیا۔

نواب سراج الدولہ کا سپہ سالار میر جعفر نواب بننے کی خواہش میں انگریزوں کے ساتھ سمجھوتا کرلیا۔ جس کے تحت وہ نواب بنا اور بدلے میں انگریزوں کو 175 لاکھ روپئے دینے تھے۔ اس رشوت خوری کے کام میں امین چند نامی تاجر نے دلال کا رول ادا کیا۔

میر جعفر

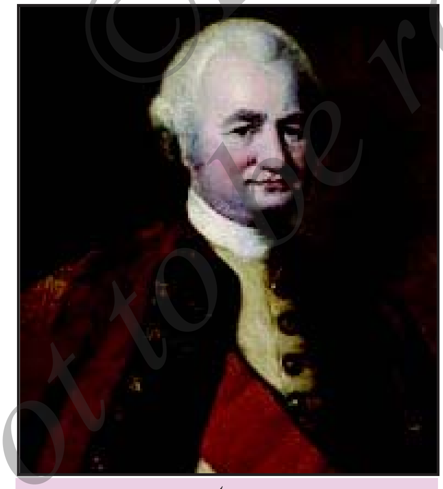

رابرٹ کلائیو

23 جون ع ع 1757 میں انگریزوں اور سراج الدولہ کی فوج کے درمیان پلاسی کے مقام پر جنگ ہوئی۔ جنگ میں میر جعفر نے انگریزوں کی مدد کی سراج الدولہ کو شکست ہوئی وہ جنگ میں مارا گیا۔ میر جعفر کی

©KTBS Not to be re published

غداری سے انگریزوں کی جیت ہوئی یہ جنگ انگریزی حکومت کی بنیاد کا آغاز بنی۔

## نتائج:

جدید ہندوستان کی تاریخ میں پلاسی جنگ ایک اہم جنگ تھی اس جنگ میں انگریزوں کے خلاف سراج الدولہ کی شکست نے انگریزوں کو بنگال کی سیاست میں ایک اہم مقام عطا کیا۔

☆ انگریزوں کی مہربانی سے میر جعفر بنگال کا نواب بنا مگر وہ انگریزوں کے ہاتھ کا کھلونا بن گیا۔

☆ انگریزوں کی ایسٹ انڈیا کمپنی نے کثیر مال کے ساتھ ضلع 24 پرگنہ کی زمینداری کا حق حاصل کیا۔

☆ پلاسی جنگ آگے بکسر جنگ کا سبب بنی۔

☆ تجارت کی غرض سے آئے انگریزوں کو حکومت کرنے کا اختیار مل گیا۔

☆ پلاسی کی جیت ہندوستان میں انگریزی حکومت کی بنیاد رکھنے کی راہ کھولی۔

## بکسر جنگ (ع ع 1764):

میر جعفر انگریزوں کی نہ ختم ہونے والی مانگوں کو پوری کرنے میں ناکام ہوا۔اس لئے انگریز نواب کے عہدہ سے میر جعفر کو معزول کر کے اس کے داماد میر قاسم کو نواب بنایا۔

### وجوہات:

میر قاسم آزاد پسند طبیعت کا مالک تھا۔جن مقامات پر انگریز غلط استعمال کر رہے تھے اس کا جائزہ لیکر۔ تجارت کو محصول سے آزاد کر دیا۔اس وجہ سے انگریزوں کو ہندوستانی تاجروں سے جدو جہد کرنی پڑھی۔اس لئے میر قاسم کو نواب کے عہدہ سے محروم کر کے دوبارہ میر جعفر کو نواب بنایا۔

اس سے بے خوف خطر میر قاسم نے اودھ کے نواب شجاع الدولہ اور مغل بادشاہ شاہ عالم دوم سے دوستی بڑھائی۔ان سے مدد حاصل کر کے بنگال کو دوبارہ اپنے قبضہ میں لینے کے لئے ع ع 1764 میں انگریزوں سے جنگ کی یہی مشہور بکسر جنگ کہلاتی ہے۔اس جنگ میں ہیکٹر میزو کی قیادت میں انگریزی فوج نے میر قاسم کے متحدہ فوج کو شکست دی۔شجاع الدولہ نے روہیلا کھنڈ میں پناہ لی۔شاہ عالم دوم انگریزوں سے صلاح کر لی میر قاسم جنگ کے میدان سے فرار ہو گیا۔

©KTBS
Not to be re-published

**نتائج:**

- میر جعفر دوبارہ بنگال کا نواب بنا۔
- بکسر جنگ نے بنگال میں انگریز ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت کو مستحکم کیا۔
- اس جنگ نے انگریزوں کو بنگال سے آلہ آباد تک اپنے رُسوخ بڑھانے کا موقع عطا کیا۔
- مغل بادشاہ شاہ عالم دوم سے بنگال کے علاقے کی دیوانی (ٹیکس اُصول کرنا) حق حاصل کیا۔
- 1765ع ع میں میر جعفر کے انتقال کے بعد نظام الدولہ بنگال کا نواب بنا۔

## کرناٹک کی جنگیں (ع ع 1746-1763):

مغلیہ سلطنت کی ایک ریاست 'کرناٹک' کورمنڈل ساحل (آج کا تمل ناڈو اور آندھر پردیش کا ساحلی علاقہ) اور اسکے پچھلا علاقہ کو انگریز کرناٹک (Carnatic) کہہ کر پُکارتے تھے۔ انگریزی اور فرانسیسیوں کے درمیان جنوبی ہندوستان کی تجارت پر گرفت حاصل کرنے کی رسہ کشی چند دنوں میں جنگ کا راستہ اختیار کر گئی اس پس منظر میں تین جنگوں کے لئے کرناٹک کا علاقہ اہم ہُوا۔ اس لئے تاریخ میں جنگوں کو کرناٹک کی جنگوں کے نام سے یاد کیا جاتا ہے

''کرناٹک کی پہلی جنگ'' (ع.ع 1746 تا 1748)

**اسباب:**

- ہندوستان میں انگریزوں اور فرانسیسیوں کے درمیان تجارتی عداوت اور رسہ کشی' اور سیاسی خواہش جنگ کی وجہ بنی۔
- براعظم یوروپ میں آسٹریا پر جانشینی کا حق حاصل کرنے کے لئے انگلینڈ فرانس کے درمیان جنگ شروع ہوئی۔ یہ ہندوستان میں اپنے قدم جمانے کی کوشش کررہے دونوں کے درمیان جنگ کی وجہ بنی۔

ارکاٹ کرناٹک کا راجدھانی تھا۔ انگریز جنوب مشرقی علاقہ پر قبضہ جمع کر فرانسیسیوں سے پانڈیچری حاصل کرنے کی کوشش کر ہے تھے۔ اس کا بدلہ لینے کے لئے فرانس گورنر ڈوپلے نے مدراس پر قبضہ کیا، انگریزوں نے آرکاٹ کے نواب انوارالدین سے مدد طلب کی نواب نے مدراس کو دوبارہ حاصل کرنے فوج

©KTBS Not to be republished

کو روانہ کیا۔مگر نواب کی فوج کو شکست حاصل ہوئی۔ یورپ میں انگریزوں اور فرانسیسیوں کے درمیان جنگ ختم ہو چکی تھی۔اور دونوں کے درمیان معاہدہ طئے ہوا جو ہندوستان میں بھی انگریزوں اور فرانسیسیوں پر رائج ہُوا۔

پہلی کرنا ٹِک جنگ میں فرانسیسی بالادستی حاصل کئے اور ئیکس۔لا۔چاپل معاہدہ پر اختتام ہوا۔

**نتائج**

- مدراس پر انگریزوں کا قبضہ ہوا۔
- فرانسیسی آرکاٹ میں اپنا مقام مضبوط کئے اور ڈوپلے کی قوت میں اضافہ ہوا۔
- آپس میں جنگی قیدیوں کا تبادلہ و رہائی۔

## دوسری کرنا ٹِک جنگ (ع ع 1749 تا 1754):

**وجوہات:** آرکاٹ اور حیدرآباد میں جانشینی کے مسائل جنگ کی وجہ بنے۔آرکاٹ میں چندا صاحب اور انورالدین حیدرآباد میں ناصر جنگ اور مظفر جنگ کے درمیان اقتدار کے لئے جدوجہد شروع ہوئی۔

ڈوپلے نے چندا صاحب اور مظفر جنگ سے خفیہ معاہدہ کے ذریعہ ایک اتحاد قائم کرلیا، انوارالدین کو شکست دیکر قتل کیا گیا اور اس کا بیٹا محمد علی ترچنا پلی کو فرار ہو گیا۔

فرانسیسیوں کی مدد سے آرکاٹ میں چندا صاحب، حیدرآباد میں مظفر جنگ نواب بنے، چند دنوں بعد مظفر جنگ کو قتل کر دیا گیا، اس کے مقام پر فرانسیسیوں نے صلاحت جنگ کو نواب بنایا۔اس سے ناراض ہو کر رابرٹ کلائیو کی قیادت میں انگریزوں نے آرکاٹ شہر کو اپنے قبضہ میں کرلیا اور چندا صاحب کو قتل کر دیا گیا۔ محمد علی کو آرکاٹ کا نواب بنایا۔ اس جنگ کے بعد فرانس حکومت نے ڈوپلے کو واپس بلالیا، 1754 کے پانڈیچری معاہدہ کے ساتھ جنگ کا اختتام ہوا۔

**نتائج:**

- آرکاٹ میں فرانسیسیوں کی قوت میں کمی واقع ہوئی۔
- انگریزوں نے ٹیکس وصول کرنے کا اور فوجی دستہ کے قیام کا حق حاصل کیا۔

دوسری کرنا ٹِک جنگ کے اختتام پر آرکاٹ میں انگریزوں نے اور حیدرآباد میں فرانسیسیوں نے اپنی بالادستی قائم رکھی۔

©KTBS Not to be re published

## کرناٹک کی تیسری جنگ (ع ع1758-1763):

**وجوہات :** یورپ میں سات سالہ جنگ کا ع ع 1756 میں آغاز ہوا۔ جس کے نتیجے میں ہندوستان میں فرانسیسی اور انگریزوں کے درمیان تیسری کرناٹک جنگ کا آغاز ہوا۔

ع ع 1760ء میں انگریزی سپہ سالار سر آئر کوٹ اور فرانسیسی گورنر کونٹ ڈی لیالی گو کے درمیان پانڈیچری کے قریب وانڈی واش میں جنگ چلی۔ جنگ میں فرانسیسیوں کو شکست ہوئی فرانسیسیوں نے انگریزوں کے آگے ہتھیار ڈال دیئے۔ یورپ میں بھی سات سالہ جنگوں کا اختتام ہوا اور پیریس معاہدہ ہوا جس کے نتیجے کے طور پر کرناٹک جنگ کا اختتام ہوا۔

**نتائج:**
- ہندوستان میں فرانسیسیوں کا سیاسی اور فوجی رسوخ ختم ہوا۔
- ہندوستان میں انگریزوں اور یورپ کی قوت میں اضافہ ہوا۔

## عہد معاونت (1798):

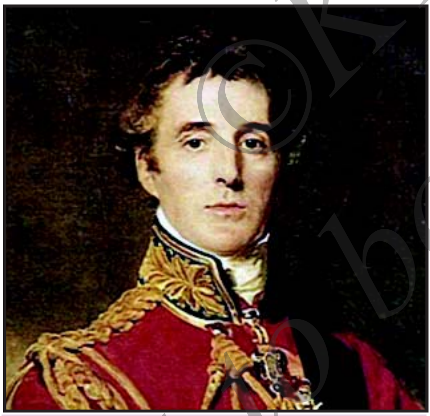

لارڈ ویلزلی

لارڈ ویلیزلی انگریز گورنر جنرل نے 1798 میں عہد معاونت قانون جاری کیا۔ یہ برطانوی حکومت کی توسیع اور ہندوستان پر سیاسی اختیار حاصل کرنے میں مددگار اور معاون قانون بنا۔

پڑوسی حکمرانوں کے خطروں سے محفوظ رہنے کے لئے انگریزوں کی مدد حاصل کرنے ہندوستانی راجاؤں کو اُکسایا گیا کئی باران راجاؤں پر زبردستی بھی کی گئی۔

**شرائط (اقرار نامہ):**
- اس پالیسی کو قبول کرنے والے راجا انگریزی فوج کو اپنی ریاست میں رکھنا پڑتا تھا۔
- فوجیوں کے تمام خرچ واخراجات کو نقدی کی شکل میں انگریزوں کو دینا تھا۔
- دربار میں انگریزی نمائندہ کا تقرر کیا جاتا اس کے تمام اخراجات بھی ادا کرنا تھا۔

©KTBS Not to be re-published

## عہد معاونت کے نتائج:

- فوجی خرچ کے بھاری بوجھ نے ہندوستانی ریاستوں کو معاشی طور پر کمزور کردیا۔
- انگریزوں نے کئی علاقوں کو اپنے قبضے میں کرلیا۔
- اس معاہدے کو تسلیم کرنیوالے ریاستوں نے اپنا اقتدار کھودیا۔

عہد معاونت معاہدہ میں شامل ریاستیں۔ حیدرآباد، میسور، ترانکور، برودہ، جئے پور، جودھ پور، بھرت پور، ناگاپورا، گوالیار اور تنجاور، سورت وغیرہ۔

## مسئلہ الحاق (1848):

لارڈ ڈلہوزی

لارڈ دلہوزی انگریز گورنر جنرل نے مسئلہ الحاق قانون جاری کیا۔ اس قانون کی رو سے کوئی بھی ہندوستانی حکمران جس کو نرینہ اولاد نہ ہو وہ گود لئے بیٹے کو حکومت کا اختیار نہیں دے سکتا تھا۔

ایسے بے اولاد حکمران کے انتقال پر انگریز اس ریاست کو اپنے قبضے میں لے لیتے۔ یہ طریقہ ہندوستان میں قدیم زمانے سے چلے آرہے گود لینے کے رواج کے خلاف تھا۔

**نتائج:** • اس عیارانہ اُصول کے نتیجے میں اَودھ ستارا، ناگپور اور جھانسی وغیرہ ریاستیں براہِ راست انگریزوں کے قبضے میں چلی گئی۔

- 1856ء میں لارڈ ڈلہوزی اپنے ملک واپس لوٹا اس وقت ہندوستان کے 2/3 دوتہائی حصہ پر انگریزوں کا قبضہ تھا۔

## اہم سال:

- پلاسی جنگ 1757
- بکسر جنگ 1764

©KTBS Not to be republished

- کرناٹک جنگیں 1746 تا 1763
- عہد معاونت 1798
- مسئلہ الحاق 1848

## مشقیں

**III. خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجئے۔**

1. پلاسی جنگ کے بعد.......................بنگال نواب بنا۔
2. بکسر جنگ میں حصہ لینے والا مغل بادشاہ......................
3. دوسری کرناٹک جنگ.............................معاہدہ پر ختم ہوئی
4. وانڈی واش جنگ ........................ میں ہوئی۔

**II. درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں دیجئے۔**

1. بکسر کی جنگ کس کس کے درمیان ہوئی؟
2. کرناٹک کی جنگوں کے آخر میں فتح کس کو حاصل ہوئی؟
3. عہد معاونت اُصول کس نے جاری کیا؟
4. مسئلہ الحاق کو کس نے جاری کیا؟

**III. بحث کیجئے اور جواب دیجئے۔**

1. بکسر جنگ کے نتائج کیا تھے؟
2. پلاسی جنگ کی وجوہات کیا تھے؟
3. عہد معاونت کے نتائج بتلاؤ؟
4. مسئلہ الحاق کا اثر کن ریاستوں پر ہوا؟

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

سبق:3

# انگریزی حکومت کے اثرات

# Impact of the British Rule

## سبق کا تعارف

1600 تا 1757 تک انگریزوں کی ایسٹ انڈیا کمپنی صرف ایک تجارتی کمپنی تھی۔تجارتی مقصد لیکر آنے والے انگریزوں نے رفتہ رفتہ سیاست میں دلچسپی لینا شروع کیا۔آغاز میں ہندوستان کی مختلف سیاسی قوتوں کو درخواست دیتے ہوئے اپنے تجارتی مقصد کو فروغ دیا۔بتدریج التجا کے اُصول بدل کر جنگ کا اُصول اپنا لیا۔ اس طرح سیاسی طور پر طاقتور بنے۔جنگوں کے ذریعہ حاصل کردہ ہندوستان کو عقلمندی سے اپنے قابو میں لینے دوراندیشی تدابیر اختیار کئے۔انکے دیرینہ خواب کی تکمیل کے لئے انتظامی اصلاحات کو ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کیا۔سیاسی ،معاشی نظام سماجی شعبوں میں کئی قانون جاری کئے ان کی ہمہ جہتی مقصد ہی سب کچھ تھا۔ان کے تمام رائج کردہ قانون کو اصلاح کا نام دیا ابتداء میں ہندوستانیوں نے اعتماد کیا ان کے جاری کردہ اصلاحات سے ہندوستانی سماج پر اچھے نتائج حاصل ہوئے جو محض ایک اتفاق تھے۔اس باب میں اصلاحات سے متعلق چار علاقوں پر غور وفکر کیا گیا ہے۔محصول (ٹیکس) انگریزی تعلیم ،معاشی اثرات ،انتظامیہ یہی وہ چار علاقے ہیں۔

## صلاحیتیں:

1. مال گذاری نظام میں جاری کردہ مستقل زمینداری نظام، محل واری نظام کسان طرز نظام کی خوبیاں پہچانیں گے۔
2. ہندوستان میں انگریزی تعلیمی نظام کے داخلے کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔
3. معاشی اثرات کی فہرست بنائیں گے۔
4. انتظامیہ کی تبدیلیوں کو جانیں گے۔

©KTBS Not to be re published

## مال گزاری نظام:

ایک مقررہ مقدار کی آمدنی کو سرکاری خزانے میں شامل کرنے انگریزوں نے زمین محصول (زمین کندایہ) اُصول جاری کیا۔ اس کے علاوہ ہندوستان میں جنگوں کے خرچ کی بھرپائی کے لئے اچھی تنخواہ حاصل کرنے والے ہزاروں انگریزوں کی تنخواہ اور دیگر مقاصد کے لئے بکثرت روپیوں کی ضرورت تھی۔ اس کیلئے کمپنی نے ہندوستان کے کسانوں سے زیادہ زمینی محصول وصول کرنا شروع کیا۔

اپنے دورِاقتدار میں گورنر جنرل وارن ہیسٹنگیز نے محصول کے وصول کے لئے نیلامی کا طریقہ کار اختیار کیا۔ نیلام کے وقت آپسی مقابلے کی وجہ زمیندار زیادہ رقم محصول ادا کرنے کو قبول کرتے مگر ادائیگی کے موقع پر وہ ناکام رہتے۔ اس طرح محصول کی مقدار متعین نہ تھی۔ اس مسئلہ کا حل نکالنے کے لئے محصول کے دیگر تین طریقے جاری کئے۔

### 1. مستقل زمینداری نظام (1793ع):

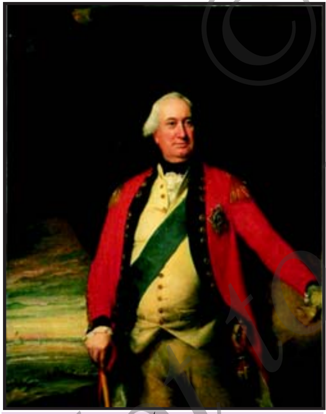
کارنوالیس

گورنر جنرل کارنوالیس نے بنگال، بہار اُڑیسہ میں مستقل طور پر محصول مقرر کرنے کا فیصلہ کیا۔ محصول کو اکٹھا کرنے کے لئے اس نے زمینداروں سے جو معاہدہ کیا اس کو مستقل زمینداری نظام کہتے ہیں ۔ مستقل زمینداری نظام میں زمیندار انگریزی حکومت کا نمائندہ کے طور پر کام کرتا ہے ۔ کمپنی کا ٹھیکہ کی مقدار مستقل طے تھی۔ جس کی وجہ سے حکومت کو ایک مقررہ مقدار میں آمدنی حاصل ہو جاتی۔ محصول اکٹھا کرنے کے لئے حکومت کے خرچ میں بھی کمی آئی۔ زمین کی ملکیت رکھنے والے طاقتور زمیندار کئی مشکل موقعوں پر حکومت کا تعاون کرتے۔ اپنی حمایت اور تائید کیلئے تیار رہتے اس طرح کے کئی نئے گروہ انگریزوں نے تشکیل کئے۔

## کسانوں پر اثرات:

زمیندار زیادہ مقدار میں محصول اکٹھا کرنے کے لئے کسانوں پر جبر و تشدد کرنے لگے۔ زمین مالکان

©KTBS Not to be republished

زرعی پیداوار بڑھانے کے لئے کوئی دلچسپی نہیں دکھائی۔فصل تباہ ہونے پر بھی کسانوں کو ٹیکس کی رقم ادا کرنی پڑتی الغرض مستقل زمینداری نظام کی وجہ زرعی محاذ تباہ ہوگیا۔اپنی صنعتوں کے لئے درکار تجارتی فصلوں کی پیداوار کیلئے کسانوں پر دباؤ ڈالتے ہوئے کسانوں کو مزید غریب بناڈالا اس وجہ سے بندھوا مزدور نظام کو فروغ ملا۔

### 2. کسان طرز/رعیت واری نظام (ع1820):

درمیانی لوگوں (دلالوں) کے بغیر کسان براہ راست حکومت کو محصول ادا کرنے کا طریقہ رعیت واری نظام کہلاتا ہے۔حکومت اور کاشتکار کے درمیان براہِ راست تعلق ہی کسان طرز کی اہم خصوصیت ہے۔اس نظام کو جنوبی اور مغربی ہندوستان میں جاری کیا گیا۔نتائج میں یہ مستقل زمینداری نظام سے جدا نہیں تھا۔

کسان طرز طریقہ میں زمین کو ناپ کر زمین کی زرخیزی آب پاشی کی سہولت کا جائزہ لیکر محصول مقرر کیا جاتا تھا۔پیداوار کا آدھا حصہ محصول کے طور پر ادا کرنا ہوتا۔وقتاً فوقتاً ترمیمات ہوتیں۔مقرر کردہ محصول حد سے زیادہ ہوتا۔قحط سالی یا سیلاب سے مکمل فصل تباہ ہوتب بھی کسانوں کو محصول ادا کرنا لازمی تھا۔مدراس صوبے میں اس نظام کو سرتھامس منرو نے 1820 میں جاری کیا تھا۔

### 3. محل واری نظام (ع1833) :

محل کے معنے گاؤں یا قابل کاشت زمین (Estate) کے ہیں۔محل کے لئے محصول مقرر کردیا جاتا۔مقامی زمیندار تمام کسانوں کی زمینی محصول کا ذمہ دار ہوتا۔19 ویں صدی میں اس نظام کو اتر پردیش، مدھیہ پردیش کے چند مخصوص حصوں میں اور پنجاب میں جاری کیا گیا۔

### زمینی محصولاتی نظام کے کُل نتائج:

- زمین کو قابل فروخت شئے کے طور پر بدل ڈالا۔
- زمین کو فروخت اور نیلام کرنے کے واقعات میں اضافہ ہوا۔
- زمینی محصول نقد طور پر ادا کرنے کی وجہ سے روپئے کی اہمیت بڑھ گئی۔

©KTBS Not to be republished

- آمدنی بڑھانے کی خاطر زمیندار غذائی اجناس کے بدلے کپاس پٹسن ،مونگ پھلی تمباکو، گنا جیسی تجارتی فصلوں کو اُگانے کسانوں پر زور ڈالا جاتا تجارتی فصلیں برآمد کرنے کے قابل ہونے کی وجہ سے انگریزوں کے لئے منافع بخش تھیں۔ جس کے نتیجہ میں غذائی اجناس کی قلت ہونے لگی۔
- زمینداری نظام میں مزید کسانوں کے نئے گروہ بننے لگے۔

**انگریزی تعلیم:**

تعلیم ہر شخص کو آزاد بنانے کا آلہ ہے ۔تعلیم کے ذریعۂ حاصل ہونے والی بیداری زندگی کوخوبصورت اور بہترین بنانے میں معاون ہوتی ہے۔انگریزوں نے انگریزی تعلیم عام کرنے کی وجہ سے ہندوستانیوں نے اسکا فائدہ اٹھایا۔تمام طبقوں کوتعلیم حاصل کرنا ممکن ہوا۔

1813 کے چارٹر قانون کے تحت ہندوستانیوں کی تعلیم کے لئے ایک لاکھ روپیوں کا بجٹ مقرر کیا گیا۔ مگراس رقم سے حکومت نے 1823 تک ایک روپیہ بھی تعلیم کے لئے خرچ نہیں کیا تھا۔ہندوستانی مفکرین اور غیرملکی عیسائی مبلغین نے جدید تعلیم دینے کے لئے تحریک شروع کی۔اس تعلق سے کمپنی کے نظریات الگ تھے۔ اپنی انتظامیہ میں نچلی سطح پر سرکاری ملازمین کے کام انجام دینے کے لئے ہندوستانی انگریزی دان کم تنخواہ پر کام انجام دینے والے درکار تھے۔اپنے وفادار ہندوستانی تعلیم یافتہ طبقہ کو تیار کرنا،ان کا مقصد تھا۔جدید طرز تعلیم کو جاری کرنے کا سہرا لارڈ میکالے اور چالرس ووڈ کو جاتا ہے۔

چالرس ووڈ

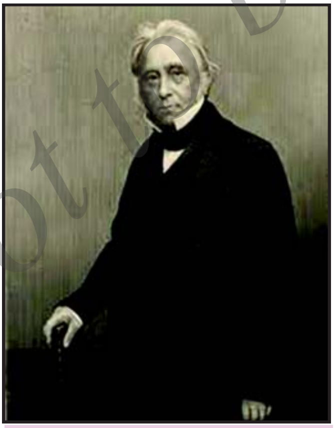

لارڈ میکالے

©KTBS Not to be republished

## ذریعۂ تعلیم پر اختلافات:

ذریعہ تعلیم سے متعلق بعض انگریز ماہرین ہندوستانی زبانوں کے ذریعہ ہندوستانی مضامین کو پڑھانے پر بحث و تکرار کی، بعض نے مغربی سائنس اور ادب کو انگریزی زبان میں ہی پڑھانے پر زور دیا۔ آخر کار (1835) میں اس مسئلہ کا حل نکالنے کے بعد گورنر جنرل ولیم بینک نے مغربی سائنس اور انگریزی ذریعہ تعلیم میں تعلیم دینے کے اُصول کا اعلان کیا۔

چند یوروپی ماہرین تعلیم نے قدیم ہندوستانی تہذیبی وراثت کو مغربی دنیا کو روشناس کرایا 1784 میں سپریم کورٹ کے جج بن کر آنے والے سر ولیم جانسن نے کولکتہ میں ''ایشیاٹِک سوسائٹی آف بنگال'' قائم کی۔ سنسکرت زبان کی شان و شوکت کو سراہا سر چارلس وِلکنس نے 1785 میں بھگوت گیتا کا انگریزی میں ترجمہ کیا میاکس ملرس رگ ویدا اور دیگر تصانیف کا ترجمہ کیا۔

بینٹنگ کے اعلان کو اس کی ورکنگ کمیٹی کے رکن میکالے کے جواب ہی گواہی ہیں۔ میکالے ایک بنیادی طور پر انگریزی زبان کا طرفدار تھا اس نے کہا تھا ہندوستان کی معلومات کم درجہ کی ہیں سنسکرت قواعد پر اس نے سخت مذاق اُڑایا۔ ہندوستانیوں کو ان کی اپنی تہذیب سے الگ کرنا اس کی آخری خواہش تھی اور وہ یہ کہتا ہے کہ ایک بہترین یورپی مکتبہ (لائبریری) کی الماریوں کے ایک قطار کی کتابوں کی برابری سارے مشرقی علوم نہیں کرسکتے یہ بات اس کی پست خیالی کو ظاہر کرتی ہیں۔

ع 1854ع میں انگریزوں نے نئی تعلیمی پالیسی جاری کی۔ یہ چارلس ووڈ کی رپورٹ پر مبنی تھی۔ بہت کم وقفہ میں کولکتہ، ممبئی اور مدارس میں (1857) یونیورسیٹوں کا قیام ہوا۔ پرائمری مدارس، فوقانیہ مدارس کالج، یونیورسٹی اس طرح مرحلہ وار تعلیمی نظام قائم ہوا تعلیمی شعبہ کی نگرانی کے لئے محکمہ تعلیم کے علاقے تشکیل دیئے گے 1844 میں انگریزی زبان انتظامیہ کی مسلمہ زبان قرار دی گئی۔

©KTBS Not to be republished

ممبئی یونیورسٹی

مدارس یونیورسٹی

©KTBS Not to be republished

## مغربی تعلیم کے نتائج:

روایتی تعلیمی نظام روبہ زوال ہوا۔ نئے تعلیمی طریقہ کار سے مختلف زبان والے ہندوستانی انگریزی زبان میں تبادلۂ خیال کرنا ممکن ہوا۔ یہ عوام میں قومیت کے جذبہ کو فروغ دینے میں مددگار ثابت ہوا۔ یوروپی ذہنی افکار دھیرے دھیرے ہندوستانی سماج میں داخل ہوکر دوراندیش نتائج ظاہر کرنے لگے۔ ہندوستانی ادب پر گہرے اثرات مرتب ہوئے۔ یہ تعلیمی نظام نئی ادبی تحریک کا سبب بنا۔ اس کے سبب کئی طبقوں میں نئی سماجی بیداری پیدا ہوئی۔

## معاشی اثرات:

18 اور 19 ویں صدی میں انگلینڈ کے صنعتی انقلاب نے ہندوستانی تجارت اور کاروبار پر گہرے اثرات مرتب کئے 1600 تا 1757 تک کمپنی صرف ایک تجارتی کمپنی تھی۔ پلاسی کی جنگ کے بعد اس نے ہندوستان کے کاروبار اور پیداوار پر اجارہ داری قائم رکھنے کے لئے بنگال کے اپنے سیاسی اقتدار کا بھرپور استعمال کیا۔ کپاس کی فروخت پر اپنی اجارہ داری قائم کی۔ جس کے نتیجے میں جلاہے۔ خام اشیاء مہنگی قیمت ادا کرکے خریدنے پر مجبور ہوئے۔ الغرض انگریزوں کی تجارتی اُصول کا مقصد انگریزی کارخانوں کی ضروریات پورا کرنا تھا اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ ہندوستان کو برطانیہ کی کارخانوں کی تیار اشیاء کو درآمد کرنا اور برطانیہ کی ضرورت کی خام اشیاء کو برآمد کرنا اس کا مقصد تھا، آزادانہ تجارت کے نظام سے ہندوستانی چھوٹی صنعتیں تباہی کے دہانے پر پہنچ گئی۔

دادا بھائی نوروجی

برطانیہ کے دور حکومت میں ہندوستان غریب ملک بننے کی اہم وجہ ملک کی دولت انگلینڈ کی جانب بہنے لگی۔ دادا بھائی نوروجی کے مطابق دولت کا بہاؤ (drain of wealth) اس کا اہم سبب تھا۔ برطانیہ کے شہری ہندوستان میں مختلف شعبوں میں سرمایا کاری سے حاصل کردہ منافع دولت کے بہاؤ کا ایک اور

© KTBS Not to be republished

اہم ذریعہ تھا۔

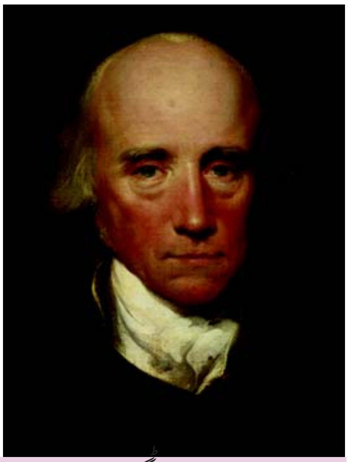

وارن ہیسٹنگز

دولت کے بہاؤ کا اثر یہ ہوا کہ ہندوستان ایک غریب ملک بننے کے علاوہ ملک میں سرمایا کاری کی قلت کا سامنا کرنا پڑا۔جن کی وجہ سے یہاں صنعتی ترقی میں روکاوٹ پیدا ہوئی ۔ ماہر معاشیات آڈم اسمتھ ہندوستان پر حکومت کرنے والے انگریزوں کو"غاصِب"قرار دیا ہے۔

## قانون ساز ترقی

### ریگولیٹنگ ایکٹ(1773):

ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ہندوستان میں دستوری اصلاحات کا انگریزوں کے دورِحکومت میں آغاز ہوا۔اس ملک کے دستوری تاریخ میں ریگولیٹنگ ایکٹ ایک اہم سنگِ میل ہے۔گورنر جنرل وارن ہیسٹنگز اس قانون کو 1773 میں ہندوستان میں جاری کیا۔ہندوستان میں انگریزوں کی حکومت قائم کرنے کے لئے بنیاد بنا یہ ایسٹ انڈیا کمپنی کو دستورعطا کیا۔

### پٹ انڈیا ایکٹ(سن 1784):

ہندوستان میں حکومت کے طریقہ پر انگلینڈ حکومت کو تشفی نہیں تھی،اس پر بھرپور توجہ دینا طئے کیا۔ اس لئے وزیر اعظم پٹ نے ایک ایکٹ جاری کیا یہ ایکٹ ایسٹ انڈیا کمپنی کو برطانیہ حکومت کے قابو میں لیتے ہوئے اس کو اپنا ایک شعبہ تسلیم کیا۔اسکے بعد کئی قوانین انگریزوں نے جاری کئے۔

### مارلے منٹو اصلاحات(سن 1909):

لارڈ منٹو ہندوستان کا وائسرائے تھا۔اُسی دور میں مارلے سکریٹری آف اسٹیٹ تھا۔لارڈ کرزن کی تکبرانہ حکومت ہندوستان کی آزادی کے مجاہدین کے طرف سے چلائی گئی انتہا پسند تحریک کی وجہ سے مارلے منٹو اصلاحات جاری کئے۔یہ ایکٹ حکومت کے کام وکاج میں قابل ہندوستانیوں کو شامل ہونے کا موقع فراہم کیا۔مرکزی دستور ساز مجلس میں اراکین کی تعداد میں اضافہ کرنا طئے پایا۔علاقائی دستور ساز مجلس کی توسیع کی گئی۔

©KTBS Not to be republished

مارلے منٹو اصلاحات ہندوسان کے آئینی واقعات میں کسی طرح کی انقلابی تبدیلیاں نہیں لائی اور نہ ہی عوامی نمائندوں کو کسی طرح کی ذمہ داری دی گئی۔

## مانٹیگو چلمس فرڈ اصلاحات (1919ع):

مارلے منٹو اصلاحات سے ہندوستانیوں کو تسلی نہیں ملی تھی۔ 1917 میں سکریٹری آف اسٹیٹ مانٹگو نے ایک اعلان نامہ جاری کیا اس اعلان نامے میں کہا گیا کہ حکومت میں ہندوستانیوں کو زیادہ موقع دینا اور مقامی حکومتوں کو فروغ دینا ہی برطانیہ حکومت کا اُصول ہے۔ اس وقت ہندوستان کے وائسرائے لارڈ منٹو نے اس ایکٹ کو ہندوستان میں جاری کیا۔ سکریٹری آف اسٹیٹ کی انڈیا کونسل میں اراکین کی تعداد میں اضافہ کیا گیا اوران کی معیاد 5 سالہ طئے کی گئی۔ ہندوستان کے ہائی کمشنر کو لندن میں تقرر کیا گیا۔

## 1935 قانون:

مارلے منٹو اصلاحات سے بھی ہندوستانیوں کو تشفی نہیں ہوئی، عوام کی تسلی کے لئے 1935 میں ہندوستانی حکومت کے ایکٹ میں اہم تبدیلی کی۔ علاقائی اور ریاستی اتحاد سے متحد ہندوستان کی تشکیل ہوئی۔ مرکزی حکومت میں دوہری طرز حکومت کا نظام رائج ہوا۔ علاقائی حکومت میں ذمہ دار حکومتیں بنی یہ قانون ہندوستان کے تاریخی واقعات میں ایک اہم سنگ میل ہے۔

## مشق

### I. مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں دیجئے۔

1) مستقل زمینداری کا نظام کس نے جاری کیا؟
2) کسان طرز کسے کہتے ہیں؟
3) 1813 میں چارٹر قاعدے کے مطابق تعلیم کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟
4) ہندوستان ریگولیٹنگ ایکٹ کس نے کب جاری کیا؟
5) 1857 میں قائم کئے گئے یونیورسٹیاں کون کونسی ہیں۔

©KTBS Not to be republished

**II. مندرجہ ذیل سوالات پر گروہ میں بحث کرتے ہوئے جوابات دیجئے۔**

1. مستقل زمینداری نظام سے کسانوں پر ہونے والے اثرات کیا ہیں؟
2. انگریز تعلیم نظام کے نتائج کیا ہیں؟
3. ہندوستان کے اہم دستوری اصلاحات کے نام لکھو؟

**III. فہرست الف سے فہرست ''ب'' کے مضامین کو صحیح جوڑ لگاؤ:۔**

| الف | ب |
|---|---|
| وارن ہسٹینگز | مستقل زمینداری نظام |
| کارن والس | انگریزی تعلیم |
| تھامس منرو | محصول اکھٹا کرنے نیلامی کا طریقہ |
| ولیم بینٹک | دولت کا بہاؤ کا اصول |
| دادا بھائی نوروجی | کسان طرز طریقہ |

**IV. بحث کرو:۔**

1. انگریزوں کے دور حکومت کا محصولاتی نظام اور موجودہ محصولاتی نظام

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

سبق: 4

# سماجی اور مذہبی اصلاحات

# Social and Religious Reforms

**سبق کا تعارف :۔**

مغربی تعلیم کے نفاذ سے ہندوستانیوں میں ایک نئی بیداری پیدا ہوئی ۔اس کے علاوہ ہندوستانی سماج کے کمزوریوں اور تباہ کاریوں کو واضح کیا ۔اس وجہ سے ہندوستانیوں کو اپنے سماج میں موجود کمزوریوں سے متعلق نہ صرف احساس ہوا بلکہ انکی اصلاح کے لئے کئی طریقے تلاش کئے گئے ۔اس ضمن میں ادارے اور تنظیموں کو قائم کرتے ہوئے ۔ہندوستانی سماج میں اصلاح لانے کے لئے کوشش کرنے والے 19 ویں صدی کے اصلاح کاروں کے کارنامے اس سبق میں موجود ہیں ۔

**صلاحیتیں**

1) انیسویں صدی میں ہندوستانی سماجی بیداری کی وجوہات اور مفکرین کی کوششوں کے متعلق معلومات حاصل کرینگے ۔

2) سماجی بیداری تنظیموں اور اصلاح کاروں کی خدمات کو یاد کریں گے ۔

3) سماجی اصلاحی تحریکوں سے پیدا شدہ نتائج کو سمجھیں گے ۔

- جدید مغربی طرزِ فکر کے نتیجہ سے ہندوستان میں ایک نئی بیداری پیدا ہوئی ۔مغربی تہذیب ،لباس، چال چلن ،سماجی و مذہبی افکار ۔عقائد اور انگریزوں کے سماجی اقدار سے ہندوستانیوں نے اہل مغرب کے سائنسی افکار ،انسانیت اور عمل پیرائی کے نظریات سے متاثر ہوئے ۔ان تبدیلیوں کے نتیجہ میں نوآبادی دور کے ہندوستانیوں میں نشاۃ ثانیہ کے پیدا ہونے کے لئے راہیں ہموار ہوئیں ۔مساوات کی امیدوں کو جگانے والی نئی بیداری ہی نشاۃ ثانیہ کی تحریک ہے اسے سماجی اور مذہبی تحریک بھی کہا جاتا ہے ۔ان تحریکوں نے ( دلت ) کمزور طبقات اور خواتین کو سماج میں خود کفیل بنّے پر زور دیا ۔

©KTBS Not to be republished

انگریزی تعلیم کو ہندوستانیوں کی آزادی کی راہ کہتے ہوئے انگریز نو آبادیاتی نظریات کو ہندوستانیوں پر ڈالتے گئے ہمارے ملک میں بہت عقائد ہیں۔مگر عقائد کے تمام باتیں عمل کے قابل نہیں ان میں موجود غلط عقائد، تو ہم پرستی کو دور کرنے کی ضرورت ہے۔

## راجہ رام موہن رائے۔ برہما سماج 1828 :

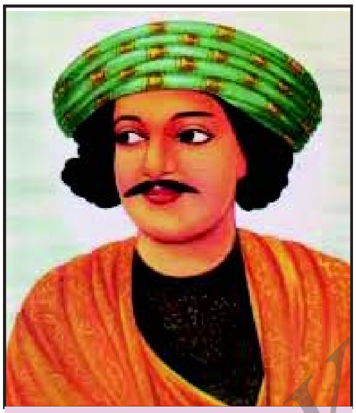

راجہ رام موہن رائے

جدید دور کے ہندوستانیوں میں سماجی بیداری پیدا کرنے والوں میں راجہ رام موہن رائے اولین شخص ہیں۔انہیں ''ہندوستانی نشاۃ ثانیہ کے باوا آدم'' کہنے والے رابندرناتھ ٹیگور کا کہنا قابل اعتراف ہے۔

کاہل ہندوستانیوں میں حیات نو/ نئی سوچ بھرنے کے مقصد سے راجہ رام موہن رائے 'آتمیا سبھا' نامی تنظیم قائم کی پھر 1828 میں برہما سبھا قائم کی۔دوسرے ہی سال اسکو برہما سماج کا نام دیا گیا۔

راجہ رام موہن رائے مشرقی ومغربی افکار نظریات کے استحکام کے ترجمان تھے۔ستی رسم، ذات پات کی رسم، بت پرستی، کثیر ازدواج۔کمسن بیاہ اور کئی طرح کے غلط عقائد (توہم پرستی) کی برہما سماج نے پرزور مخالفت کی۔راجہ رام موہن رائے اور انکے ساتھیوں نے بے معنی ستی کی رسم کو ختم کرنے کے لئے برٹش سرکار سے درخواست کی۔جس کے نتیجہ میں اس وقت کے گورنر جنرل ولیم بینٹنگ نے ستی کی رسم کو غیر قانونی ہونے کا اعلان کیا۔1829 میں مغربی تعلیم کی تائید کرنے والے راجہ رام موہن رائے اسی کے ذریعۂ غیر انسانی رسومات کو ختم کرنا چاہتے تھے بیواؤں کی شادی اور واحدنیت کی حمایت کرنے والے راجہ رام موہن رائے نے ''سمواد اکومدی'' اخبار کے ذریعہ سماجی اصلاحی تحریک کے عمل کو شروع کیا۔

بیواؤں کی افسوس ناک حالات

©KTBS Not to be republished

ذی شعوریت کے ذریعۂ ہندو دھرم کی گندگیوں کو پاک وصاف کرنے کی راجہ رام موہن رائے نے کوشش کی۔

انگریزی زبان کی حمایت کرنے والوں میں راجہ رام موہن رائے بھی ایک ہیں۔اپنے ذاتی خرچ سے انگریزی اسکول چلائے۔انہوں نے ہندوؤں کے فلسفے، ویدانت اسکول بھی قائم کئے  راجہ رام موہن رائے ہندوستانی صحافت کے قابل صحافیوں میں ایک تھے۔انہوں نے کئی رسالے شائع کروائے منجملہ انہوں نے اپنی ساری زندگی سماجی ناانصافیوں کے خلاف جدوجہد میں گزاردی۔ان کے سماج ترقی کارروائیوں کو آگے چل کر دیویندر ناتھ ٹیگور۔اور کیشو چندر سین نے آگے بڑھایا۔

آپکو یہ معلوم رہے۔راجہ کا لقب موہن رائے کو مغل بادشاہ نے 1829ء میں دیا تھا۔

## آتمارام پانڈورنگا (پرارتھنا سماج - 1867)

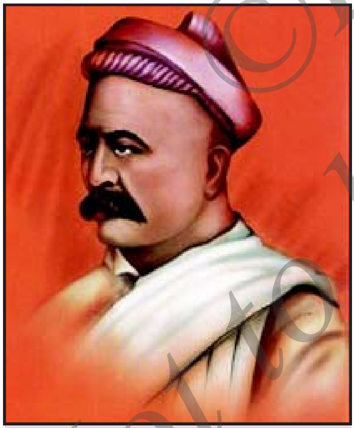
یم۔جی۔رانا ڈے

پرارتھنا سماج کو آتمارام پانڈورنگا نے شروع کیا۔یہ برہما سماج کے بعد ممبئی کے علاقوں میں شروع ہوا سماجی اصلاحی ادارہ تھا۔بال وا گھلے، ین۔جی چنداوارکر۔یم۔جی رانا ڈے وغیرہ اس کے رہنما تھے۔انہوں نے بیواؤں کی شادی۔بین۔ذات شادیاں عورتوں کی عزت وعفت کو اعلی مقام تک پہنچایا۔استحصال کا شکار طبقوں کی ترقی کی طرف توجہ دی۔اسکے علاوہ بے سہارا اور یتیموں کے لئے یتیم خانے قائم کئے۔بیواؤں کی فلاح و بہبودی کے لئے تعلیمی ادارے قائم کئے۔

## مہاتما جیوتی باپولے۔ستیہ شودھکا سماج (1873):

مہاتما جیوتی باپولے سے مہاراشٹرا میں غیر برہمنیت تحریک شروع ہوئی۔مہاراشٹرا کے پچھڑے ہوئے طبقوں میں بیداری پیدا کرنے کے لئے انہوں نے ستیہ شودھکا سماج قائم کیا۔

Not to be republished ©KTBS

مہاتما جیوتی باپولے

اچھوتوں، یتیموں اور بیواؤں کے لئے اسکول قائم کیے برہمنوں کی ''پروہت شاہی'' کی مذمت کرتے ہوئے۔ انہوں نے ''غلامی'' تصنیف لکھکر اپنے خیالات کو بات چیت کی طرح سمجھائے۔ اپنی بیوی ساوتری بائی کے ساتھ مل کر پونہ میں لڑکیوں کا مدرسہ شروع کیا۔ کمسن بیواؤں کے لئے 1863 میں باز آبادکاری مرکز قائم کرتے ہوئے۔ نومولود بچوں کے قتل کے معاملات کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ بیواؤں کی شادیوں پر زور دیا۔ درحقیقت مہاتما جوتی باپولے کو بی۔ آر۔ امبیڈکر نے اپنے نظریاتی رہنما کے طور پر قبول کیا۔

**ترن بنگالی تحریک:۔** راجہ رام موہن رائے کی اصلاحی تحریک نے بنگال کے کئی نئی سوچ کے نوجوانوں کو ابھارا یہ ترن بنگالی تحریک کی بنیاد کے لئے راہ ہموار ہوئی۔ اینگلو انڈین نوجوان ہنری۔ وی۔ وی، ین ڈیرو جیو اس تحریک کے رہنما تھے۔ انفرادی اور سمجھداری سے سوچنے کے لئے نوجوانوں کو آواز دی۔ لیکن ہندوستانیوں نے اس وقت انکی آواز کی مناسب حمایت نہیں کی۔

## سوامی دیانندا سرسوتی (آریہ سماج 1875):

سوامی دیانندا سرسوتی

سوامی دیانندا سرسوتی آریہ سماج کے بانی تھے۔ انکا پہلا نام مولا شنکرا تھا۔ ویدوں کے دور کے ہندوستان میں مثالی سماج قائم تھا۔ ایسا ہی سماج دوبارہ قائم ہو یہ انکی خواہش تھی۔ اسی پس منظر میں دیانندا سرسوتی نے ویدوں کی طرف لوٹ آؤ کا نعرہ دیا۔

مورتیوں کی پوجا، چھوت چھات، کمسنوں کی شادی اور ذات پات کی رسموں کی مذمت کی۔ دیانند سرسوتی نے بین ذاتی شادیاں اور بیواؤں کی شادیوں کی ہمت افزائی کی۔ اسکے علاوہ ایک خدا کی عبادت پر زور دیا۔

©KTBS Not to be republished

دیانندا سرسوتی نے اپنے نظریات کو مشہور تصنیف ''ستیارتھا پرکاش'' میں ظاہر کیا ہے۔ آریہ سماج ہندوستانی تعلیمی ترقی کے لئے محنت کرنے کے ساتھ ساتھ قومی تحریک کے جذبے کو بھی ابھارا آریہ سماج کے

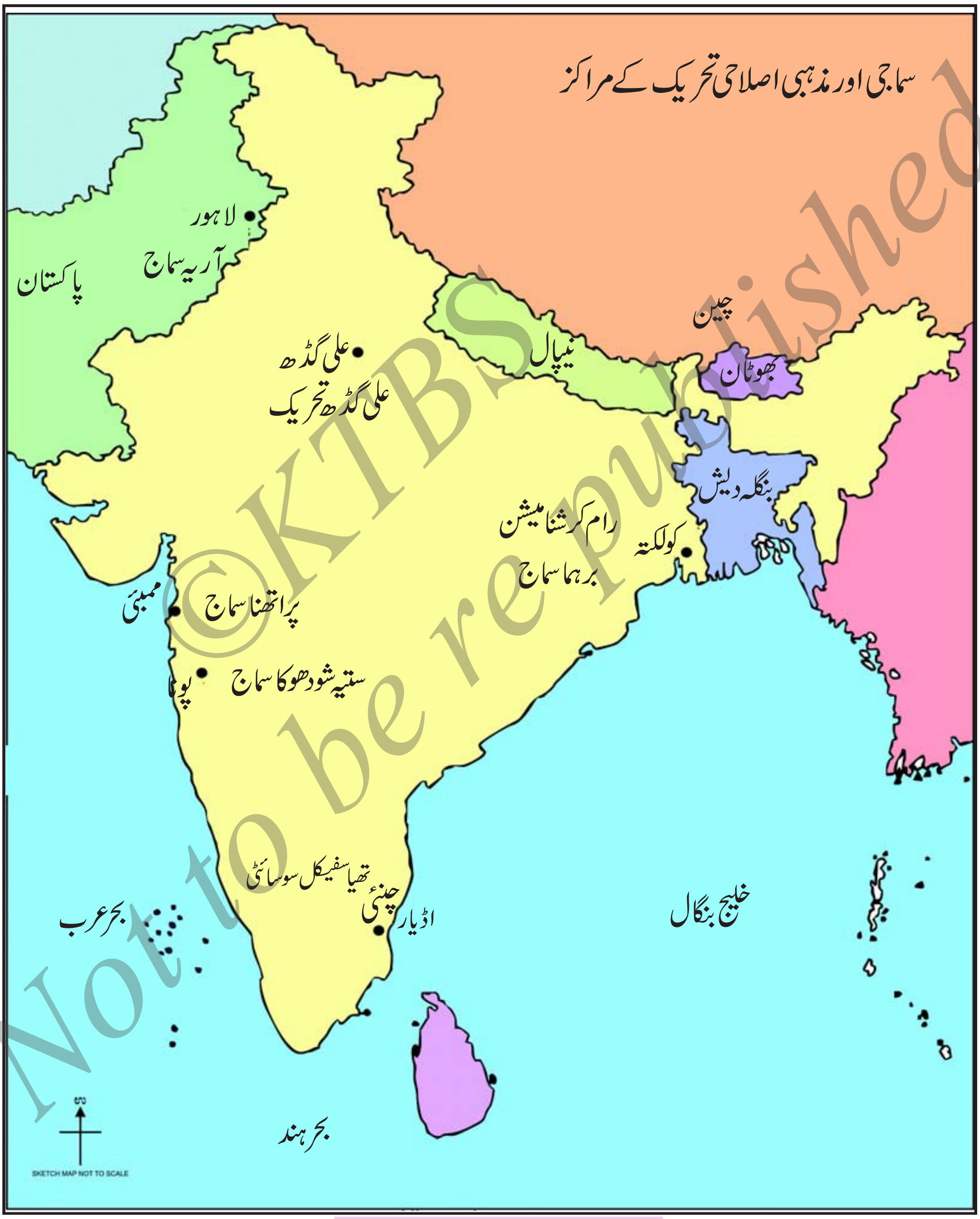


©KTBS Not to be republished

سماجی اور مذہبی اصلاحی تحریک کے مراکز

رہنمالالہ ہنس راج نے لاہور میں ''دیانندااینگلوویدک اسکول'' قائم کیا۔تلک، لالہ لجپت رائے جیسے قومی رہنما آریہ سماج کے فلسفے اوراندازفکر سے بہت زیادہ متاثر ہوئے۔تبدیلی مذہب کرنے والوں کودوبارہ ہندودھرم کو واپس لانے میں دیانند کے شاگرد شردھانند نے شدھی تحریک شروع کی۔

دیانند نے صرف پیدائش کی بنیاد پر برہمنوں کواقتدار حاصل کرنے کومسترد کردیا۔اور یہ اعلان کیا کہ عورتوں کے ساتھ ساتھ تمام کوویدسیکھنے کا حق ہے۔گائے کی پوجا کی حمایت کی۔اگراختصار کے ساتھ کہا جائے تو آریہ سماج آزادی اورسودیشی جذبات کوابھارنے والا ایک انقلاب تھا۔

### سوامی ویویکانندا (رام کرشنامشن 1897):

اُٹھو ! جاگو ! مقصد کے حصول تک نہ رکو۔یہ ہندوستانی نوجوانوں کوسوامی ویویکانند کانعرہ تھا۔

ان کا پہلا نام نریندرناتھ دتا تھا۔یہ کلکتہ میں 12 جنوری 1863 میں پیدا ہوئے۔یہ راما کرشن کی موت کے بعد انکے تمام شاگردوں کومتحد کرتے ہوئے انکی رہنمائی کرنے کی ذمہ داری سوامی ویویکانندا کے کندھوں پر پڑی ۔امریکہ کے چکاگوشہر میں منعقد ہوئی پہلی مذہبی عالمی کانفرنس میں (1893) اُنکی ویدانت سے متعلق کی گئی تقریر نے اُنہیں ساری دنیا میں مشہور کردیا۔مغربی تہذیب کے بہت سے کارنامے،عورتوں کے لئے مساوات کی امید یں انہیں اچھی لگیں۔

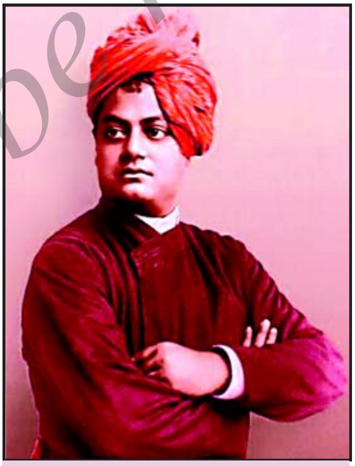

سوامی ویویکانند

سری رام کرشنا پرماہمس

ہندوستان کا پیدل دورہ کرتے ہوئے ویویکانندنے ہندوستان کے اس وقت کے سماجی حالات کودیکھ رنجیدہ ہوئے ''عوام جب تک بھوک غریبی اور لاعلمی کا شکار رہینگے میں تب تک باربارجنم لیکران کودورکرنے کی کوشش کرتارہوں گا۔وہ ہمیشہ یہی کہا کرتے تھے۔

©KTBS Not to be re published

پنڈت ایشور چندر ودیا ساگر نے غیر برہمن طلباء کے لئے سنسکرت کالج قائم کیا۔1856 میں پہلی بار اعلی ذاتوں میں قانونی طور پر بیواؤں کی دوبارہ شادیاں کلکتہ میں ودیا ساگر کی نگرانی میں ہوئیں۔

انسانی حقوق اور سماجی خدمات کو مسلسل انجام دینے کے لئے انہوں نے رام کرشنا مشن کو قائم کیا۔ عورتوں کے متعلق بہت ہی فکرمند اور احترام رکھنے والے سوامی جی نے 'عورتوں کی ترقی ملک کی ترقی ہے'۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔ ''دردرانارائین''، یعنی غریبوں کی خدمات کے لئے آواز دی۔ یہ ہندوستان کی ترقی کے خواب دیکھا کرتے تھے۔

بال گنگا دھر تلک نے سوامی ویویکا نند کو ہندوستان کی قومیت کا اصلی باوا آدم کے نام سے پکارا۔ سبھاش چندر بوس کے ساتھ ساتھ کئی قومی رہنما انکی تصانیف سے متاثر ہوئے۔

سوامی ویویکانند عالمی مذہبی کانفرنس کو جانے سے قبل میسور کا دورہ کئے تھے۔

دسویں چامراج وڈیر نے سوامی ویویکانند کو شاہی محل میں دعوت دے کر عالمی مذہبی کانفرنس جانے کے لئے مالی مدد کی ویویکانند کی درخواست پر میسور راجہ وڈیر نے دلتوں کے لئے تین مخصوص مدرسے قائم کئے۔

سرگرمی:۔ سوامی ویویکانند نے چکاگو کے عالمی مذہبی کانفرنس میں جو تقریر کی اس کے متعلق جانکاری اکھٹا کرو۔

میڈم اینی بسینٹ

میڈم ہیچ۔ پی بلاوٹسکی اور کرنل۔ ہیچ ۔ ایس۔ آلا کٹ (تھیسا سا فیکل سوسا ئیٹی (1875 تھیاسافیسکل سوسائٹی (برہما ودھیا سماج) کو روس کی میڈم ہیچ۔ پی بلاوٹسکی اور امریکہ کے کرنل ہیچ۔ ایس۔ الاکٹ نے نیو یارک میں قائم کیا تھا۔ ہندوستان آ کر چنئی کے قریب اڈیار مقام پر سوسائٹی کے عالمی مرکز کی

Not to be re-published ©KTBS

شروعات کی۔اسکے بعد اینی بسینٹ اس سوسائٹی کی صدر بنیں۔

میڈم ہچ۔پی بلاوٹسکی

ہیچ۔بی۔بلاوٹسکی ایک مصنف تھیں۔انہوں نے کئی مشہور رسالے لکھے ہیں۔ان رسالوں میں۔عالمی بھائی چارگی، فلسفہ مذہب مساوات اور قدرتی حقائق کو جاننے کے متعلق اپنے خیالات ظاہر کئے ہیں۔

ہندوستانی تہذیب سے متاثر ہو کر ڈاکٹر اینی بسینٹ نے بھگوت گیتا کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا۔ نیو انڈیا نامی رسالوں کو شائع کیا۔ ہندوستان میں تھیاسافیکل تحریک کی مرکزی طاقت بن کر آگے بڑھایا۔

## تھیاسافیکل سوسائٹی کے مقاصد:

1. بھید بھاؤ کو چھوڑ کر عالمی بھائی چارگی قائم کرنا۔
2. مذہب۔فلسفہ اور سائنسی علوم کا موازنہ کرتے ہوئے مطالعہ کرنا۔
3. قدرت کے پوشیدہ راز اور انسانوں میں چھپی ہوئی صلاحیتوں کے متعلق تحقیقات کرنا۔

اینی بسنت نے بنارس میں ''سنٹرل ہندو کالج قائم کیا۔یہی آگے چل کر'' بنارس ہندو یونیورسٹی'' کا نام حاصل کیا۔کم سنوں کی شادی اور غلط عقائد کے خلاف تحریک کے لئے ''نمائندے'' نامی تنظیم کو شروع کیا۔ انہوں نے آگے چل کر ہوم رول تحریک بھی چلائی۔اسی طرح انڈین نیشنل کانگریس کی پہلی خاتوں صدر بنے۔

## سر سید احمد خاں (علی گڈھ تحریک):

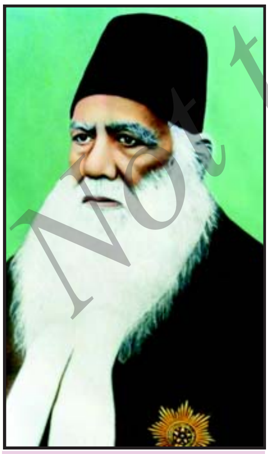
سر سید احمد خاں

بہت سارے مسلمان مغربی تعلیم کو شک کی نظر سے دیکھتے تھے اسکو مذہب کی بقاء کیلئے مہلک سمجھ رہے تھے۔ابتداء میں نواب عبدالطیف صاحب نے 1863 میں محمڈن لٹریری سوسائٹی قائم کی۔اس تنظیم کے ذریعۂ مسلمانوں میں انگریزی تعلیم پھیلا نے کی کوشش کے ساتھ ساتھ ہندو۔مسلم اتحاد کے لئے بھی کوشش کی۔

اس کوشش کو تحریک کی شکل دینے والے سر سید احمد خاں تھے۔ 1817 میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ یہ ''برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی میں عدلیہ کے افسر مقرر ہوئے آپ

©KTBS Not to be republished

سمجھ چکے تھے کہ اپنی قوم انگریزی تعلیم سے محروم ہوکر معاشی اور سماجی مواقعوں کو کھو رہی ہے۔ان کی خواہش تھی کہ مسلمان تعلیم حاصل کرتے ہوئے حکومت کے اعلی عہدوں کو حاصل کرے۔

اسی طرح ایک سماجی مصلح کی حیثیت۔کثیر ازدواج۔طلاق کی رسم کی مخالفت کی۔انگریزی زبان کی سائنسی اورادبی تصانیف کواردو زبان میں ترجمہ کرنیکے لئے ''ٹرانسلیشن سوسائٹی'' شروع کی۔آگے چل کر اسکا نام سائنٹیفک سوسائٹی پڑا مسلمانوں میں سائنسی نظریات کو فروغ دینے کے لئے ''علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گیزٹ'' نامی اخبار شروع کیا۔ یہ اخبار اردو اور انگریزی زبان میں شائع ہوتا رہا۔ 1875 میں محمڈن اینگلواورینٹل کالج'' شروع کیا۔یہ ادارہ ہی 1920 میں ''علی گڈھ مسلم یونیورسٹی'' میں تبدیل ہوا۔

**شری نارائن گرو۔** شری نارائن گرو ایک اہم سنت اور سماجی مصلح کے طور پر مشہور ہیں۔ یہ 1854 میں تروانکور ''ایلوا'' قوم کے ایک خاندان میں پیدا ہوئے۔انہوں نے 1903 میں شری نارائینا نے ''دھرما پری پالا نا یوگم'' نامی ادارہ قائم کیا۔

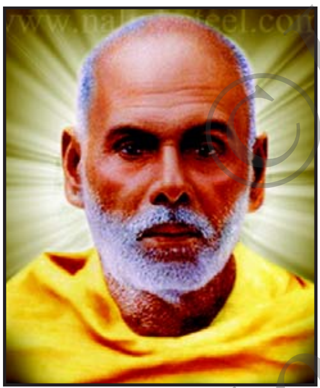
شری نارائن گرو۔

اس کے ذریعۂ کیرلا کے ایلواؤں کے ساتھ ساتھ پچھڑے ہوئے طبقوں میں سماجی، تعلیمی، معاشی اور تہذیبی ترقی کے لئے کوشش کی۔ذات پات کا نظام جانوروں کی قربانی کی مخالفت کی۔ سنسکرت اسکول قائم کئے وہاں ذات پات کا فرق کئے بغیر تمام کو داخلہ دیا۔انہوں نے تقریباً 30 مندر بنوائے۔ کیرلا کے اچھوتوں کے ساتھ ساتھ تمام مذاہب کے لوگوں کو داخلہ کی اجازت دی۔ یہ چاہتے تھے کی تمام مندروں میں تمام مذاہب کی مقدس کتابوں کے کتب خانے ہوں۔شری نارائن گرو کی امیدیں اس قول سے ظاہر ہوتی ہیں۔ایک خدا ہو، ایک مذہب ہو اور ایک ذات ہو، کرناٹک میں بھی انکا اثر دیکھ سکتے ہیں نارائن گرو 1928 میں فوت ہوئے۔

سرگرمی:۔ شری نارائن گرو اور ٹمل ناڈو میں 1920 کی دہائیوں میں آتما گورو تحریک کا آغاز کرنے والے پیری یار کے متعلق زیادہ جانکاری اکھٹا کریں۔



© KTBS Not to be re published

"مہیلا سماج سدھارک" خاتون سماج اصلاح کار" میڈم ہیچ ۔ پی ۔ بلاوٹسکی اینی بسینٹ ۔ ساوتری بائی پولے ۔ تارابائی شندے ۔ پنڈت رمابائی وغیرہ اہم اصلاح کار ہیں۔

## ساوتری بائی پولے:

ساوتری بائی پولے

ساوتری بائی پولے ہندوستان کی مشہور سماجی اصلاح کار، تعلیمی اصلاح کار اور شاعرہ تھیں۔ اپنے شوہر جوتی باپولے کے ساتھ مل کر پونہ میں لڑکیوں کا مدرسہ شروع کرتے ہوئے خود ہی معلّمہ کی خدمات انجام دینے لگیں۔ کمسن بیواؤں کے لئے رہائش گاہوں کو قائم کرتے ہوئے۔ نومولود بچوں کے قتل کے واقعات کو اختتام تک پہنچانے کی کوشش کی۔ ذات پات اور صنفی مساوات کے خلاف جدو جہد کی اس وجہ سے انہیں سماج کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ شوہر جیوتی باپولے کی سماجی جدوجہد میں شانہ باشانہ رہی اُنکی موت کے بعد "ستیا شودھکا سماجا" ادرے کو آگے بڑھایا۔ پلیگ میں مبتلا لوگوں کی خدمات انجام دیتے ہوئے اُسی بیماری کا شکار بن گئی۔

## تارابائی شندے:

تارابائی شندے

تارابائی شندے ریاست مہاراشٹرا کی پہلی خاتون اصلاح کار ہیں۔ جیوتی باپوے کی "ستیہ شودھا کا سماج" کی آپ متحرک رکن کی حیثیت سے سماجی تحریکوں میں مشغول رہیں۔ کم سن بیواؤں کی حفاظت اور بیواؤں کی شادیوں کی ہمت افزائی کی اپنی تصنیف "استری پروش تلنا" عورت و مرد کا موازنہ" میں عورتوں پر ہو رہے مظالم کی پرزور مذمت کی۔

## پنڈت رمابائی۔

پنڈت رمابائی

پنڈت رمابائی ہندوستان کے مشہور عیسائی سماجی اصلاح کار ہیں۔ اننتا شاستری ڈوگری اور لکشمی بائی کی دختر جنوبی ساحل کے گنگا مولا مقام میں پیدا

©KTBS Not to be republished

ہوئیں۔ اس دور کے سماجی حالات کے خلاف تعلیم حاصل کی ۔ انگلینڈ میں تعلیم حاصل کرتے وقت عیسائی مذہب کو اپنایا۔ ہندوستانی عورتوں کی ترقی کے لئے اپنی ساری زندگی وقف کردی 1889ء میں 'مُکتی مشن' کی بنیاد ڈالی یہ تنظیم بیواؤں ۔ یتیموں اور شرابیوں کو زندگی گزارنے کے اُصول سیکھاتے ہوئے آج بھی کوشاں ہے۔

## مشقیں

### I. مندرجہ ذیل خالی جگہوں میں مناسب الفاظ پر کیجئے۔

1. سمواداکوموودی اخبار ------------ نے شائع کیا۔
2. غلامی تصنیف کو ------------ نے لکھا۔
3. لاہور میں دیانند اینگلو ویدک اسکول کو قائم کرنے والے ------------ تھے۔
4. عورتوں کی ترقی ''کے لئے'' شِ مکتی مشن ادارہ ------------ نے قائم کیا۔

### II. مندرجہ ذیل سوالات کو ایک جملے میں جواب دیجئے۔

1. ہندوستانی نشاۃ ثانیہ کا باوا آدم کسے کہا گیا ہے؟
2. مہادیوا گوندرا ناڈے کون تھے؟
3. ستیہ شودھا کا سماج کے بانی کون ہیں؟
4. ''اٹھو! جاگو!، مقصد کے حصول تک نہ رکو'' یہ کس کا نعرہ تھا؟
5. ڈاکٹر اینی بسینٹ کون تھیں۔
6. علی گڑھ تحریک کے رہنما کون تھے؟
7. شری نارائن گرو نے کس ادارے کی بنیاد رکھی؟
8. ''عورت و مرد کا موازنہ'' تصنیف کس نے لکھی؟
9. ہندوستان کی مشہور عیسائی سماجی اصلاح کار کون تھی؟

©KTBS Not to be republished

## III. مندرجہ ذیل سوالات کو گروہ میں بحث کرتے ہوئے جواب دیجئے۔

1. راجہ رام موہن رائے کی سماجی و مذہبی اصلاحی طریقوں کو بتائے؟
2. سماجی اصلاح میں جیوتی باپولے کا کردار کیا ہے؟
3. تھیاسافیکل سوسائٹی کے مقاصد کیا تھے؟
4. مسلمانوں کی اصلاح میں سرسید احمد خاں کا کردار کیا ہے؟
5. پچھڑے ہوئے طبقات کی اصلاح کے لئے نارائن گرو نے کن طریقوں کو اپنایا؟
6. عورتوں کی اصلاح میں پنڈت رمابائی کی خدمات کیا ہیں؟

## IV. فہرست ''الف'' سے ''ب'' کے مضامین کو صحیح جوڑ لگاؤ:-

| ''الف'' | ''ب'' |
|---|---|
| سوامی وویکانند | علی گڑھ تحریک |
| سوامی دیانند سرسوتی | ستیہ شودھکا سماج |
| سرسید احمد خان | تھیاسافیکل سوسائٹی |
| جیوتی باپولے | رام کرشنا مشن |
| اینی بسینٹ | آریا سماج |

## V. بحث کریں۔

''عورتوں کی ترقی ملک کی ترقی'' سوامی وویکانند کا یہ قول آج بھی کتنی اہمیت رکھتا ہے۔ گروہ میں بحث کرو۔

| |
|---|
| سرگرمی : یم۔ جی۔ رانا ڈے جیوتی باپلے راجہ رام موہن رائے سوامی وویکانندا، سوامی دیانند سرسوتی، سرسید احمد خاں اور شری نارائن گرو کے سوانح پڑھیں۔ |

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

سبق: 5

# آزادی کی جدوجہد

## Freedom Struggle

**سبق کا تعارف:۔**

ہندوستانیوں نے اپنی آزادی کے لئے کئی جدوجہد کی ہندوستان کی تاریخ میں یہ ایک اہم سنگ میل رہا۔ ہندوستان میں پرتگالی، ڈچ، فرانسیسی اور انگریز اپنی تجارتی کوٹھیاں قائم کی۔ ہندوستانیوں کو مسلسل اپنے ظلم وستم کا شکار بناتے رہے۔ ان کے قابضانہ اصول، ناانصافی، معاشی استحصال کے خلاف ہندوستانیوں نے کمرکس لی انگریزوں کو ہندوستان سے باہر نکال پھینکنے کا عہد کرتے ہوئے جدوجہد کے لئے تیار ہوگئے۔ اس جدوجہد کے مختلف مراحل کو یہاں بیان کیا گیا ہے۔

**صلاحیتیں:**

1. انگریزوں کے خلاف ہوئے ابتدائی احتجاج کو جاننا۔
2. 1857 کی ہندوستان کی پہلی جنگ آزادی کے وجوہات جاننا۔
3. پہلی جنگ آزادی کے اہم مجاہدین کی جدوجہد کا ذکر کرنا۔
4. 19ویں صدی میں قومیت کے فروغ کا سبب بننے والے اہم نکات جاننا۔
5. اعتدال پسندوں، عسکریت پسندوں اور انقلاب پسندوں کی نظریاتی فیصلوں اور اصولوں کو سمجھنا۔
6. انگریزوں کے خلاف گاندھی جی کی آزمائی گئی عدم تشدد اور ستیہ گرہ کے اصولوں کی سراہنا کرتے ہوئے ناز/فخر محسوس کرنا۔
7. گاندھی جی کی قائدانہ صلاحیت، ہمت، سچائی، سادگی، انسانیت اور عاجزی کو پسند کرنا۔

## 1: انگریزوں کے خلاف ہوئے ابتدائی احتجاج:

ہندوستانیوں نے انگریزوں کے اقتدار کے خلاف احتجاج کئے۔ بنگال کا نواب میر جعفر انگریزوں کی امیدوں کو پورا کرنے میں ناکام ہونے کی وجہ سے اقتدار سے برخاست کیا گیا۔ انکے داماد میر قاسم کو عارضی طور پر اقتدار کا لالچ دیتے ہوئے دھوکہ دیا۔ علاوہ ع.ع 1767 سے 1799 تک اینگلو۔میسور کی جنگیں

©KTBS Not to be republished

ع ع 1775 سے 1818 تک اینگلو مراٹھا کی جنگیں ہوئیں انگریز، سکھ، افغان، نیپالی، برمیوں، پر جنگیں کر تے ہوئے برصغیر پر اپنی سیاسی گرفت قائم کئے۔ کرناٹک میں بھی ایسے کئی احتجاج ہوئے ہیں۔

ع ع 1800 میں دونڈیا واگھا نے انگریزوں کے خلاف بغاوت کی لیکن انگریزوں نے مراٹھا اور نظاموں کی مدد سے واگھا کو گرفتار کر کے آرتھر ویلزلی نے مخروطی بندوق سے قتل کر ڈالا۔ ع.ع 1819 میں کوپّلا میں ویرپّا نامی زمیندار نے نظاموں کے خلاف بغاوت کی۔ جس کو انگریزوں نے پسپا کیا۔

ع.ع 1824 میں بیجاپور ضلع کے سندگی میں دیوا کردکشت اور بالا جی دیش پانڈے نے انگریزوں کے خلاف بغاوت کی۔ وہاں خود لگان وصول کئے۔ لیکن انگریزوں نے اس پر قابو پا کر انہیں قید کر دیا۔ ع ع 1824 تا 1830 بیلگاوی ضلع کتور میں انگریزوں کے خلاف رانی چنمّا اور وفا دار نوکر سنگولی رائینا دلیری کے ساتھ جد جہد کرتے ہوئے اپنی جان گنوا بیٹھے۔

اسکے ساتھ ساتھ بادامی، بدنور شہری بغاوت اور کورگ کی بغاوت اہم ہیں۔ لیکن انگریزوں نے بڑی آسانی کے ساتھ ہندوستانیوں کے احتجاج پر قابو کرتے ہوئے اپنے مقام کو مضبوط بنایا۔

یہاں ہوئے ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد ''اسلحہ بغاوتی احتجاج'' کے نام سے پہچانی جاتی ہیں۔ اسطرح کی کئی احتجاج ہندوستان کی پہلی جنگ آزادی کا آغاز ہیں۔

## 2: ہندوستان کی پہلی جنگِ آزادی (1857 سے 1858):

جدید ہندوستان کی تاریخ میں ع.ع 1857 ایک اہم تاریخی سنگ میل ہے۔ انگریز ع.ع 1857 کے تاریخی واقعہ کو صرف ''فوجی بغاوت'' میں شمار کیا تو ہندوستانی قومی دعویداروں نے ''ہندوستان کی پہلی جنگِ آزادی'' کا نام دیا۔ یہ برطانیہ حکومت کے خلاف ہوئی عظیم جدوجہد تھی۔ فوج اور عوام سامراجیوں کی حکمتِ عملی کو جڑ سے نکال پھینکنا چاہتے تھے۔

### وجوہات:

انگریزوں کے طویل عرصے کے انتظامیہ سے ہندوستانیوں کی معاشی حالت کمزور ہو چکی تھی۔ عوام

©KTBS Not to be re published

بہت زیادہ مشکلات میں مبتلا ہو گئے تھے۔کسان لگان کے بوجھ سے ٹوٹ چکے تھے۔چھوٹی چھوٹی صنعتیں ختم ہورہی تھیں۔خاندانی پیشے اپنی خاصیت کھو چکے تھے۔جس کی وجہ سے لوگ برباد ہو گئے تھے۔اسلئے انگریزوں کے خلاف جنگ کرنے پر آمادہ ہو گئے۔اس جنگ کے لئے ترغیبی نکات کو سیاسی،معاشی سماجی،مذہبی انتظامی اور فوجی وجوہات کے طور پر درجہ بندی کر سکتے ہیں۔

**سیاسی وجوہات:**

لارڈ ویلزلی کی عہدِ معاونت اور لارڈ ڈلہوزی کی مسلۂ الحاق کے حکمتِ عمل سے کئی راجاؤں اور نوابوں کو اپنی حکومتیں کھونی پڑی۔ستارا، جئے پور، سنبھل پور، اودے پور، جھانسی، اودھ وغیرہ ریاستیں ڈلہوزی کی حکمتِ عملی کا شکار بنی۔اس کے علاوہ چند راجاؤں کے وظیفے بھی روک دیئے گئے۔اور خطابات کو منسوخ کر دیا گیا۔یہ عام طور پر ہندوستانی حکمرانی طبقہ اور عوام کے جذبات کو ٹھیس پہنچایا۔

**انتظامی وجوہات:**

عوامی اور فوجی اعلی عہدوں کو انگریزوں کے لئے مختص کرنے کی مقصد سے نئے انتظامیہ کی تشکیل کی۔ انتظامیہ میں مداخلت کاروں کی پریشانی زیادہ تھی۔قانونی انتظامیہ سماجی درجاتی نظام کے زوال کا سبب بنی۔ عدالت میں فارسی زبان کی بجائے انگریزی زبان کو ترجیح دی گئی جو ہندوستانی عوام اور حکمرانوں کو ناگوار گزری۔

**3: معاشی وجوہات:**

انگریز اپنے فائدے کے لئے مال و دولت کو لوٹنے کی غرض سے اپنی سیاسی طاقت کا استعمال کئے ۔ انگریزوں کی تجارتی دلچسپی سے ہندوستان کی چھوٹی صنعتیں اور گھریلو صنعتوں پر برا اثر پڑا۔زمینی محصول کی حکمت عملی ناگوار تھی ۔تعلق دار اور زمینداروں کے مقام و مرتبہ اور آمدنی کے ذرایعوں کو چھین لیا گیا ۔ بڑے پیانے پر دولت بیرونی ممالک جانے لگی۔کاشتکاری کاروبار بن جانے سے کسانوں کی معاشی

بہادر شاہ ظفر

©KTBS Not to be republished

حالت کمزور ہوگئی۔اس وقت قحط سالی سے لاکھوں لوگوں کی جانیں چلی گئیں یہ تمام نکات ہندوستان کوغریبی کی طرف لے گئے۔

کپڑا بننے کا روایتی طریقہ

**4: سماجی ومذہبی وجوہات:**

سماجی و مذہبی نکات بھی بغاوت پھوٹنے کی وجہ تھی ۔ انگریز ہندوستانیوں کو غیر مہذب سمجھتے تھے ۔ ہندوستانیوں کو''خنزیر'' کالے انسان'' وغیرہ سے مخاطب کرتے تھے ۔ انگریزوں کے ماتحت ہوٹل اور کلبوں میں ہندوستانیوں کو داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی۔ ''کتوں اور ہندوستانیوں کو اندر آنا منع ہے''اس طرح کی تختیاں دروازے پر لٹکائی جاتی تھیں۔اس سے بڑھ کر ستی کی رسم اور کمسن بیاہ پر پابندی،اور بیواؤں کی دوبارہ شادی کے لئے حوصلہ افزائی کرنا ان تمام سے ہندوستانی یہ سوچنے لگے کہ انگریز ہمارے سماجی طریقوں میں مداخلت کررہے ہیں۔اسکے علاوہ ریل گاڑیوں کا آنا پرہیزگار ہندوستانیوں کے لئے ناقابل برداشت بات تھی۔تمام طبقات کے لوگوں کا ایک ہی ڈبےّ میں سفر کرنا۔یہ اعلی طبقے کے لئے غصہ کا باعث بنی۔

**5: فوجی وجوہات:**

کئی ہندوستانی سپاہی غیر مطمئن تھے۔سپاہی پشتوں سے استعمال کررہے مذہبی نشان اور پگڑیوں کے استعمال پر پابندی لگائی گئی۔ ہندوستانی فوجیوں کو بہت کم تنخواہ دی جاتی تھی۔ترقی کے مواقع نہیں تھے۔صرف انگریز فوجیوں کو کثیر تنخواہ اور سہولیات دی جاتی تھیں۔

©KTBS Not to be republished

ہندوستانی فوجیوں کو دیگر خدمات کے عوض زیادہ تنخواہ نہ دیکر دور دراز علاقوں پر تعین کیا جاتا تھا۔ لارڈ کیا ننگ کی ’’عام فوجی خدمات‘‘ قانون کے مطابق تمام ہندوستانی فوجیوں کو انگریزوں کے حکم پر کہیں بھی دیگر خدمات کے لئے جانا پڑتا تھا۔ یہ تمام باتیں ہندوستانی فوجیوں کے لئے ناگوار گزریں۔

### 6: فوری وجوہات:

عوامی بغاوت کا وقت قریب تھا۔ اُن میں شعلے بھڑکانے کے لئے ایک ہی چنگاری کافی تھی۔ ع.ع 1857ء میں ایک نئی طرز کی بندوق (ین فیلڈ رائفل) کو فوج میں شامل کرنا ہی فوجی بغاوت کا فوری سبب بنا۔ ینفیلڈ بندوق میں (کارتوس) بھرنے سے پہلے اس پر ڈھانپے ہوئے کاغذ کو دانتوں کی مدد سے کاٹ کر نکالنا پڑتا۔ فوجیوں میں یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اس کاغذ پر خنزیر اور گائے کی چربی کا استعمال ہوا ہے۔ یہ مسلمان اور ہندو فوجیوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس (دھکا) پہنچانے والا تھا۔ انہوں نے اسکے استعمال سے انکار کیا، تو یہ انگریزوں کی سزا کا شکار بنے۔

### بغاوت کے حالات:

10 مئی 1857 کو میرٹھ کی چھاونی سے بغاوت شروع ہوئی۔ اس کے بعد شمالی ہندوستان کے علاقوں میں تیزی سے پھیل گئی۔ میرٹھ کی چھاونی میں فساد شروع ہونے سے پہلے بیارک پور (بنگال) ہندوستانی سپاہی منگل پانڈے چربی لگی ہوئی بندوق کو استعمال کرنے سے انکار کرتے ہوئے سرعام انگریز افسر کو گولی مار کر ہلاک کر دیا پھر وہ خود بھی مارا گیا۔ اس وقت میرٹھ میں نظر آنے والے انگریزوں کو فوجیوں نے قتل کرنا شروع کر دیا۔ ’’مارو فرنگی کو‘‘ نعرہ لگاتے ہوئے مشتعل ہو کر دلّی کی طرف روانہ ہوئے۔ دلی میں فوجیوں نے ضعیف اور کمزور مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کو ہندوستان کا شہنشاہ قرار دیا۔

منگل پانڈے

©KTBS Not to be republished

فرنگی بنیادی فارسی لفظ ہے۔ اسکو اردو اور ہندی میں انگریزوں کو نیچا دکھانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

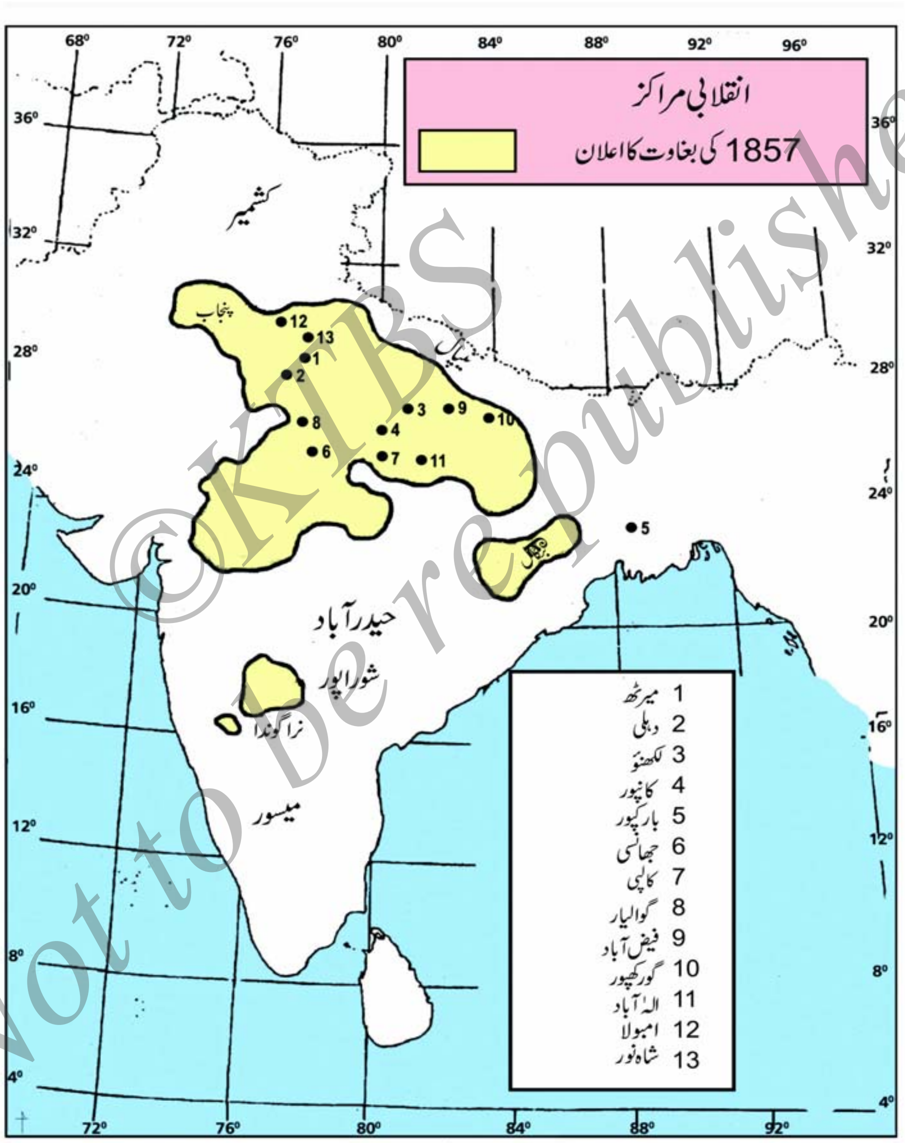

Sketch Map not to scale

©KTBS
Not to be republished

انقلابی مراکز جیسے دہلی، کانپور، لکھنؤ، بریلی، جھانسی اور بہار کے آرا میں قلیل مدت ہی میں بغاوت وسیع پیمانے پر پھیل گئے۔

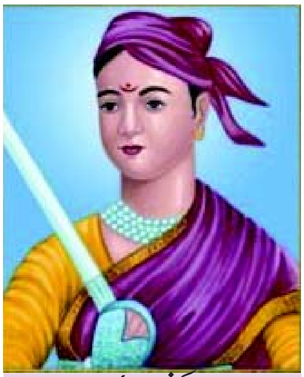

لکشمی بائی

دہلی کے سپہ سالار بخت خان، کانپور میں نانا صاحب اور تانتیا ٹوپے، لکھنؤ میں بیگم حضرت محل، جھانسی میں لکشمی بائی اور بہار میں کنور سنگھ وغیرہ کی قیادت میں بغاوت شروع ہوئی۔ انگریز بغاوتوں کو یک ایک کر کے قابو میں کرتے گئے۔ یہ انقلاب صرف شمالی ہندوستان تک ہی محدود نہ ہو کر جنوبی ہندوستان میں بھی پھیل گیا۔ کرناٹک میں منڈرگی بھیم راؤ، ہلگی بیڈور، سورپور کے نالوڑی وینکٹپّا نائک اور نرگندہ کے بابا صاحب اہم قائدین تھے۔ شمالی اور جنوبی ہندوستان میں ہر طرف بغاوت تیزی سے پھیلنے کے باوجود انگریزوں نے قلیل مدت میں بغاوت کو کچل دیا۔

**سرگرمی:** جھانسی کی رانی لکشمی بائی انگریزوں کے خلاف کس طرح جدوجہد کی اس سے متعلق واقعات اکھٹا کیجئے۔

## نتائج

کنور سنگھ

نانا صاحب

یہ جدوجہد ناکام ہونے کے باوجود طویل مدت کے نتائج نکلے۔ اس جدوجہد کے نتیجے میں ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت کا خاتمہ ہوا۔ اور ہندوستان کی حکومت کا اقتدار مِلکۂ برطانیہ نے اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔ ع.1858ء میں ملکۂ برطانیہ وکٹوریہ نے ایک ''سرکاری اعلان'' کروایا۔ اس سرکاری اعلان میں یہ واضح کیا گیا کہ ہندوستانیوں کی مذہبی آزادی میں کسی بھی طرح کی دخل اندازی نہیں کی جائیگی۔ 1857 تا1858 کی جدوجہد آگے چل کر جدید قومی تحریک کے مستقبل کے لئے راہیں ہموار کیں۔ یہ مستقبل میں جدوجہد آزادی کے لئے مسلسل حوصلہ افزائی کا سبب بنی۔

©KTBS Not to be re published

## 1857ء کی عظیم بغاوت کی نوعیت:

انگریزی مورخین نے 1857 کی ہندوستان کی جدوجہد کو صرف ''فوجی بغاوت'' کے طور پر شمار کیا۔ لیکن ہندوستان کے مورخین نے اسے عوامی عظیم بغاوت کہتے ہوئے ''ہندوستان کی پہلی جنگ آزادی'' کا نام دیا۔

اس جدوجہد کو ملک کی آزادی کے لئے ہوئی پہلی جنگ کہنے والے پہلے شخص ونا ئیک دامودر ساورکر تھے۔ پٹّا بھی سیتا رامیّا نے بھی اسکو ہندوستان کی پہلی جنگ آزادی کہا یہ ملک کے زیادہ سے زیادہ عوامی طبقات کے اتحاد سے ہوئی جدوجہد تھی۔

ع.ع 1857 کی جدوجہد سے ہندوستان کی تاریخ میں نیا سیاسی شعور پیدا ہوا اسکے نتیجے میں سامراجی حکومت کے خلاف جدوجہد مختلف شکل میں نشونما پائی اس جدوجہد میں حصہ لیکر شہید ہونے والے ملک میں بہت جلد مشہور ہوگئے۔ انکی ایثاروقربانیوں کو ہمیشہ یاد کرنا چاہئیے۔

**I. درج ذیل سوالات کے ایک جملے میں جواب دیجئے۔**

1. پہلی جنگِ آزادی کے فوری وجوہات کیا تھے؟
2. منگل پانڈے کون تھا؟
3. پہلی جنگِ آزادی کا کوئی ایک نتیجہ بتلایئے؟
4. 1857 کی جدوجہد کو ہندوستان کی پہلی جنگ آزادی کہہ کر کس نے کہا؟
4. پہلی جنگِ آزادی میں حصہ لینے والے پہلے مغل حکمران کون تھے؟
5. پہلی جنگِ آزادی میں جدوجہد کرنے والی پہلی خاتون قائدکون تھی؟

**II. درج ذیل سوالات کو گروہوں میں بحث کرکے جواب دیجئے۔**

1. ہندوستان کی پہلی جنگ آزادی کے وجوہات کی فہرست بنائیں۔
2. ہندوستان کی پہلی جنگ آزادی میں حصہ لینے والے کرناٹک کے قائدین کے نام بتائیں۔

©KTBS Not to be republished

**سرگرمی:۔**

منگل پانڈے، جھانسی کی رانی لکشمی بائی، تانتیا ٹوپے، نانا صاحب بیگم حضرت محل، کنور سنگھ، منڈرگی بھیم راؤ دیگر انقلابیوں کی زندگی کی سوانح عمری پڑھیئے۔

## تحریک آزادی (1885-1919):

انگریزوں کی ظالمانہ حکمت عملی سے 19 ویں صدی کے نصف میں قومیت نمودار ہونے لگی۔ انگریزی تعلیم حاصل کئے ہوئے نئے تعلیمی طبقے نے برطانوی حکومت کے اصل مقصد کو سمجھ لیا تھا۔ کسان، قبائلی لوگ و دیگر طبقات بھی برطانوی حکومت کے ظلم کا شکار تھے۔ انگریزوں کے خلاف احتجاج کی تاک میں تھے۔

### قومیت کا فروغ

ہندوستان مختلف تہذیبوں پر مشتمل ملک ہے۔ ہماری طویل تہذیبی اور تاریخی روایات 19 ویں صدی کے نصف میں قومیت کے فروغ کے لئے ایک نظریاتی بنیاد ڈالی۔ قومیت کے معنی ایک مقررہ جغرافیائی علاقے کے لوگوں کے ''ہم سب ایک ہیں'' کا جو جذبہ اُبھرتا ہے اس احساس کو قومیت کا جذبہ کہا جاتا ہے۔

1857ء کی پہلی جنگ آزادی میں تال میل کی کمی سے یہ جدوجہد ناکام رہی۔ یہ سمجھدار ہندوستانیوں میں اتحاد کا تصور پیدا کیا۔ رفتہ رفتہ قومی جدوجہد کی شکل اختیار کی۔ قومیت کے فروغ کے لئے چند حوصلہ مند نکات یہ ہیں۔

- **مغربی تعلیم اور جدید سائنسی معلومات:**

انگریزی تعلیم حاصل کئے ہندوستانیوں نے یوروپ کے مفکرانہ تصانیف پڑھتے ہوئے قومی سیاسی جذبہ پیدا کیا۔ یوروپ میں ابھرنے والے تصورات جیسے آزادی، یکسانیت، اور بھائی چارگی ان تمام کو سیاسی طور پر حوصلہ افزائی ملی۔ آزادی کی خواہش کے لئے حوصلہ ملا انگریزوں کا یہ خیال جھوٹ ثابت ہوا کہ انگریزی تعلیم حاصل کئے ہوئے ہندوستانی ان کی حمایت کریں گے۔

© KTBS Not to be republished

- **ایک ہی طرز کا انتظامیہ:**

انگریزوں نے ہندوستان کو ایک ہی طرز کے انتظامیہ میں شامل کیا۔اس کے نتیجے میں ایک ہی طرح کے اصولوں پر عمل کر کے ہم سب ہندوستانی ایک ہیں یہ جذبہ ابھرا۔اسی طرح انگریزوں سے جاری کردہ عوام کی مخالفت کے قاعدے قوانین کو عموماً متّفِق ہو کر مخالفت کرنا شروع کئے۔ یہ ہندوستانیوں میں قومیت کا جذبہ اُبھارنے کا سبب بنا۔

- **معاشی استحصال:**

انگریزوں کی معاشی حکمت عملی کے ذریعہ ہندوستانیوں کی تجارت، زراعت، صنعتوں کے زوال کا سبب بنی۔زمین کو قابل فروخت اشیاء کے طور پر تبدیل کر دیا گیا۔دادا بھائی نوروجی نے انگریز ہندوستان کی دولت لوٹنے کی طریقے کو اپنی ''دولت کا بہاؤ'' نظریہ کے ذریعہ بیان کیا ہے۔ "The drain of wealth Theory"

- **روایات کا تعارف:**

سر ولیم جونس، کول بروک، میاکس مُلّر، کینگ ہیام دیگر غیر ملکی فلاسفر نے ہندوستانیوں کو ہندوستان کی تاریخی اور تہذیبی روایات کو اپنے مطالعہ کے ذریعہ تعارف کروایا۔جس کی وجہ سے اس بات کی تصدیق ہوئی کہ ہندوستانی تہذیب یونان اور روم سے کچھ کم نہیں۔اسطرح سے قومیت کی جڑیں اور بھی گہری اور مضبوط ہوگئی۔

- **سماجی و مذہبی تحریکیں:**

19 ویں صدی کے ہندوستانی سماجی صلاح کار جیسے راجا رام موہن رائے، ایشور چندو دیا ساگر، سوامی دیانند سرسوتی، سوامی وویکا نندا وغیرہ نے محروم اور استحصال طبقوں کو تعلیمی اہمیت سمجھائی۔سوراجیہ اور سودیشی کے تعلیمات دیئے۔سوامی وویکا نند نے کاہل طبقوں میں بیداری پیدا کرنے کا کام کیا۔یہ قومیت کے نشونما میں ایک روح پھونکی اور تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کو متحرک کیا۔

- **ہندوستان کی پہلی جنگِ آزادی کی حوصلہ افزائی۔**

یہ واقعہ ہندوستانیوں کو سیاسی طور پر مزید متحد ہونے کے لئے ذہن نشین کرتا ہے۔اسکے علاوہ اس

©KTBS Not to be re published

جدوجہد میں جان بحق ہوئے منگل پانڈے، لکشمی بائی حضرت محل، دیگر مجاہدین کی پیروی کرنے والوں کے لئے حوصلہ افزائی کا سبب بنے۔

- **نسلی امتیاز:**

انگریز اپنے آپ کو سب سے عظیم سمجھتے ہوئے ہندوستانیوں کو غیر مہذب کے نام سے پکارتے تھے۔ انتظامیہ کے اعلیٰ عہدے انگریزوں کے لئے مختص کئے گئے۔ اس وجہ سے ایک ہی اُصول وضابطے کے ماتحت ہندوستانیوں میں فطری طور پر تمام ایک ہیں کا جذبہ پیدا ہوا۔ برطانیہ کی جاری کردہ ”عوامی مخالف قوانین“ کی متحدہ طور پر مخالفت شروع کی۔ اسطرح سے ہندوستانیوں میں ہم تمام ایک ہیں کا شعور پیدا ہوا۔

## انڈین نیشنل کانگریس (1885)

انڈین نیشنل کانگریس وظیفہ یاب انگریز شہری عہدیدار الآن اکٹیون ہیوم (اے۔او۔ہیوم) کا دیرانہ خواب تھا۔ ع.ع1885 میں ممبئی میں اسکی بنیاد رکھی گئی۔ اُمیش چندر بنیرجی کانگریس کے پہلے صدر تھے۔ ممبئی میں ہوئی کانگریس کی پہلی اجلاس میں 72 نمائندوں نے حصہ لیا۔ ان میں سب سے زیادہ وکیل، صحافی اور سماج کے اعلی طبقے کے اراکین موجود تھے۔ حقیقت میں کانگریس ہی وہ پہلی سیاسی تنظیم ہے۔ جو قومی تحریک کو بڑھاوا دیتی ہے۔

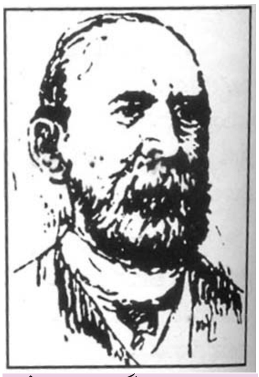

اے او ہیوم کانگریس کا بانی

اُمیش چندر بنیر جی پہلی اجلاس کے صدر

Not to be republished ©KTBS

فیروز شاہ مہتا

سید بدرالدین طیّب جی

## انڈین نیشنل کانگریس کے مقاصد:

- ☆ ملک کے مختلف علاقوں کے سیاسی پیروکاروں کے درمیان دوستانہ تعلقات پیدا کرنا۔
- ☆ قومی اتحاد قائم کرنا۔
- ☆ عوام کے مطالبات کو حکومت کے روبرو پیش کر کے عوامی خیالات مرتب کرنا۔
- ☆ صوبائی خودمختاری کو ترک کر کے قومیت کو اُبھارنا۔

## اعتدال پسندوں کا دور (1885تا1905)

ہندوستانی قومی کانگریس کے ابتدائی رہنماؤں کو اعتدال پسند (نرم رویہ اختیار کرنے والے) کہا جاتا ہے۔ ع.1885ع تا 1905 کے دور کو اعتدال پسندوں کا دور کہا گیا ہے۔ وہ آئین پر مبنی حکمت عملی پر یقین رکھتے تھے۔ برطانوی حکومت کے فرنبردار تھے۔ وہ گزارش، عرضداشت اور احتجاج کی پالیسی کو اپنائے ہوئے تھے۔ ساتھ ہی سیاسی، سماجی اور معاشی میدان میں سدھار لانے کی غرض سے انگریزوں کا دل جیتنے کی کوشش کرتے تھے۔ اہم اعتدال پسند رہنماؤں میں دادا بھائی نوروجی، سریندر ناتھ بینرجی گوپال کرشنا گوکھلے، مہادیو گوند رانا ڈے وغیرہ شامل ہیں۔

اعتدال پسندوں کی جدوجہد کی نتیجے سے ہندوستانیوں کو مجلس قانون ساز مجلس میں داخل ہونا ممکن ہوا۔ اسکے علاوہ اعتدال پسندوں کی کوششوں سے معلوم ہوا کہ ہندوستان کی غربت کے لئے برطانوی حکومت ذمہ دار ہے۔

©KTBS Not to be republished

ساتھ ہی اس دور میں ہندوستانی سیاسی لڑائی کے لئے درکار تربیت حاصل کرتے ہوئے انگریز مخالف تحریک کو قومی سطح پر پھیلا گیا۔

گوپال کرشنا گوکھلے

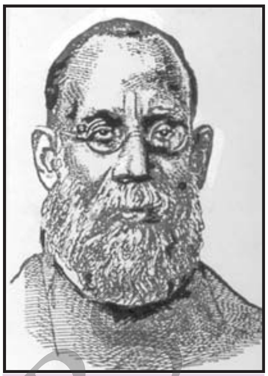
سریندر ناتھ بینرجی

دادا بھائی نوروجی

**اعتدال پسندوں کے مطالبات:** تقریر اور طباعت کی آزادی، انتظامیہ سے عدلیہ کی علیحدگی۔ فوجی اخراجات میں کمی، پرائمری اور سکینڈری اور پیشہ وارانہ تعلیم کا رائج کرنا۔ اسلحہ پر پابندی کا قانون رد کرنا، بیانکینگ، آبپاشی، طبی اور صحتی سہولیات نمک پر محصول کو مکمل رد کرنا۔ انگلینڈ اور ہندوستان میں بیک وقت آئی۔سی۔ایس امتحانات چلانا۔ مرکزی اور علاقائی قانون ساز مجلس میں ہندوستانیوں کو نمائندگی دینا۔ ہندوستانیوں کو اعلی عہدوں کے لئے نامزد کرنا وغیرہ۔

## - 4 - عسکریت پسندوں کا دور (1905 - 1919) :

اعتدال پسند عام طور پر عوام تک پہنچ نہ پائے۔ انکی اپنائی گئی گزارش اور عاجزانہ حکمت کو ''بھیک کے اُصول'' (پالیسی آف مینڈیکنسی) کہہ کر عسکریت پسند مذاق اُڑاتے تھے۔ نوجوان طبقہ انکی حکمت عملی کی طرف راغب نہیں ہوا انکے انتظامیہ طریقہ پر سوال اُٹھانے والے نئے رہنما کا ایک گروہ کانگریس میں اُبھرا وہی عسکریت پسند کہلائے۔ لالہ لجپت رائے، بال گنگا دھر تلک اور بپن چندر پال عسکریت پسند گروہ کے قائد تھے۔ ''لال، بال، پال'' کے نام سے مشہور ہوئے۔ ع.ع 1905 -1919 دور کو عسکریت پسندوں کا سیاسی دور کہا گیا۔

© KTBS Not to be republished

بپن چندر پال

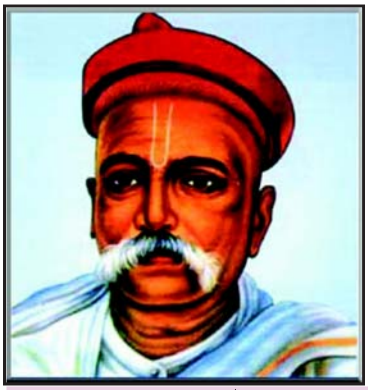

بالا گنگادھرا تلک

لال لچپت رائے

## عسکریت پسندوں کے عروج کے اسباب:

☆ ہندوستانیوں کو اعلیٰ عہدوں کے قابل نہ سمجھنا۔

☆ 1905 میں لارڈ کرزن نے بنگال کی تقسیم کے ذریعہ فرقہ وارانہ سیاست کی کوشش کی۔

☆ 1905 میں ملک روس کو جاپان جیسے چھوٹے ملک سے شکست کے واقعہ سے یوروپ کو ایشیائی شکست دے سکتے ہیں یہ خوداعتمادی پیدا ہوئی۔

آئرلینڈ، روس، ترکی، مصر دیگر ممالک میں جاری انقلابی تحریکوں نے ہندوستانیوں کو حوصلہ افزائی ملی۔

بال گنگادھر تلک ایک بے مثال وطن پرست تھے۔ سوراجیہ میرا پیدائشی حق ہے اور میں اسے حاصل کر کے ہی رہوں گا'' انکے اس نعرہ میں آزادی کی شدت تھی۔ عوام کو متحد کرنے کے نظریہ سے تلک نے گنیش اور شیوا جی تہواروں کی پہچان کروایا۔ ''مراٹھا'' (انگریزی) اور کیسری (مراٹھی) اخبارات شائع کرنے کے ذریعہ عوام کو سیاسی طور پر ترعیب دی بپن چندر پال نے 'نیو انڈیا'' اور اروندو نے وند ماترم' اخبارات شروع کئے لالہ لچپت رائے'' پنجاب کا شیر'' نام سے مشہور تھے۔ انہوں نے کہا کہ ''ہم آزادی کو حق کے طور پر حاصل کریں گے نہ کہ بھیک کے طور پر'' بپن چندر پال نے بنگال میں ''اجتماعی احتجاج'' کا انعقاد کیا۔ عسکریت پسندی کی نمائندگی کرنے والے ایک اور قائد اروند گھوش نے غیر ملکی اشیاء کا بائیکاٹ کرنا ملکی اشیاء کا استعمال اور قومی اسکولوں کا قیام انکے کام کا طریقہ تھا۔

©KTBS Not to be republished

## بنگال کی تقسیم (1905)

عسکریت پسندوں کی قومی جدوجہد کوفروغ دینے والا اہم واقعہ ع.1905 میں بنگال کی تقسیم کا ہے۔ بنگال میں قومیت کی تیز لہر کی شدت کو دیکھ کر انگریز خوفزدہ ہوگئے۔ اسلئے لارڈ کرزن بنگال کی ہندو اور مسلمانوں میں مذہبی تفریق کے ذریعہ قومیت کی تیز لہر پر قابو پانے کی کوشش کی اس تقسیم کی مخالفت کرتے ہوئے 16 اکتوبر 1905 کو سارے بنگال میں 'قومی یوم سوگ منایا گیا۔ رابندر ناتھ ٹیگور نے 'امر سونار بانگلا' گیت کو قومی گیت کے طور پر گایا۔ بنکمِ چندر کی 'وندے ماترم' حب الوطنی کا گیت تھا۔ بنگال کے اتحاد کی نمائندگی کرنے کے لئے ہندو مسلمان باہمی طور پر ''رکشا بندھن'' باندھے اسطرح انگریزوں کو عوام کے شدید احتجاج کے آگے جھکنا پڑا۔ ع.1911 میں بنگال کی تقسیم کو ختم کرنا پڑا۔

بینکم چند چیٹر جی

لارڈ کرزن

©KTBS Not to be republished

## 6 . مسلم لیگ کا قیام (1906):

انگریز پھوٹ ڈالو حکومت کرو حکمت عملی کے تحت مسلمانوں کو قومی تحریک سے دور رکھنے کی کوشش کی جارہی تھی۔ انڈین نیشنل کانگریس کے قیام کے دور سے ہی مسلمانوں کی بقا کے لئے علیحدہ تنظیم کی تشکیل کے لئے انگریز ترغیب دیتے رہے۔ ع.1906 میں مسلمانوں کے ایک وفد نے ہندوستان کے وائسرائے منٹو سے ملاقات کی۔

ملاقات سے حوصلہ پا کر سر آغا خان، ڈھاکہ کے نواب سلیم اللہ اور دیگر تمام نے 1906 میں ڈھاکہ میں انڈین مسلم لیگ کی (موجودہ بنگلہ دیش کا صدر مقام) بنیاد رکھی۔

## سورت کی پھوٹ (1907):

بنگال کی تقسیم کے پس منظر عسکریت پسندوں نے ملک بھر میں سودیشی اور بائیکاٹ تحریک کا وسیع پیمانے پر اہتمام کیا۔ لیکن اعتدال پسندوں نے اسے بنگال تک ہی محدود رکھنا چاہا اسکے علاوہ وہ حکومت کے ساتھ راست لڑائی جھگڑے پر اترنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ عسکریت پسندوں اور اعتدال پسندوں کے درمیانی اختلافات سے کانگریس میں سیاسی پھوٹ پڑ گئی 1907 میں سورت میں ہوئے کانگریس اجلاس میں اعتدال پسندوں اور عسکریت پسندوں کے درمیان کانگریس دو حصوں میں تقسیم ہوگئی۔

کانگریس میں پڑی پھوٹ کے بعد حکومت نے عسکریت پسندوں کے خلاف سخت اقدامات اٹھائے۔ ان میں کئی رہنماؤں کو قید و بند کیا گیا۔ جب بعض لوگوں کو سرحد پار کیا گیا۔ تلک کو کالے پانی کی سزا دیکر مانڈلے (برما) جیل خانے کو سرحد پار کیا گیا۔

عسکریت پسندوں کو سیاسی طور پر ناکام کرنے کی غرض سے انگریزوں نے اعتدال پسندوں اور مسلمانوں کو قانون ساز مجلس میں زیادہ نمائندگی دے کر خوشامد کرنے کی کوشش کی۔ اس سلسلہ میں منٹو مارلے ایکٹ کو 1909 میں جاری کیا۔ اس قانون میں مسلمانوں کے لئے "علیحدہ انتخابی حلقہ" فراہم کیا گیا۔ اس درمیان اچانک پہلی جنگ عظیم کا آغاز ہوا۔ (1914) اس وجہ سے قومی تحریک کو ایک نیا جوش ملا۔ 1916 میں لوک مانیہ تلک اور اینی بیسینٹ نے ہوم رول تحریک کا آغاز ہوا۔

### ہوم رول:

یہ آئرش ہوم رول تحریک ترغیب تھی جسکا اہم مقصد ہندوستان کو خودکا انتظامیہ لانا تھا۔ تلک اور اینی بیسنٹ نے 1916 میں علیحدہ ہوم رول تحریکوں کو مہاراشٹرا اور تمل ناڈو علاقوں میں شروع کیا۔

©KTBS Not to be republished

## راولیٹ ایکٹ(1919)

1917دسمبر میں منصف راولیٹ کی رہنمائی میں ایک کمیٹی تشکیل کی گئی۔ جسکا مقصد ہندوستان کی انقلابی سرگرمیوں پر قابو پانا تھا آخرکار راولیٹ قانون 1919ءفروری میں جاری ہوا۔اُس قانون کی رو سے حکومت کسی بھی فرد کو شک کی بنیاد پر بغیر وجہ گرفتار کرسکتی تھی۔ اطلاع کے بغیر کسی بھی علاقہ کی تلاشی لے سکتے تھے۔گرفتار فرد کو وکیل نامزد کرنے کا بھی حق نہیں تھا۔اسلئے ہندوستانیوں نے اس کی سخت مخالفت کی۔

## جلیان والا باغ قتلِ عام (1919):

راولیٹ قانون کے خلاف گاندھی جی کی اپنائی گئی ستیہ گرہ کی وجہ سے پنجاب کے اکثر حصوں میں احتجاج شروع ہوئے۔13اپریل 1919 کو امرتسر کے گولڈن ٹمپل (سونے کا مندر) سے تھوڑی دوری پر جلیان والا باغ نامی پارک میں ایک جلسہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جلسے میں اپنے رہنما سیف الدین کچلو اور ڈاکٹر ستیہ پال کی گرفتاری کے خلاف احتجاج کرنا تھا۔

جیلیان والا باغ قتل عام کا بھیانک منظر

©KTBS Not to be republished

امرتسر کا محافظ جنرل ڈائر نے احتجاجیوں کو سبق سکھانے کی غرض سے پارک کا واحد رخصتی دروازہ بند کروایا۔ نہتے عوام پر گولیاں چلانے کا حکم دیا۔ خوف و دہشت میں مبتلا عوام افراتفری کے عالم میں ادھر ادھر دوڑنے لگے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق قتل ہونے والے افراد کی تعداد صرف 379 تھی۔ لیکن حقیقت میں بتلائی گئی تعداد سے زیادہ لوگ مارے گئے تھے۔

**قومی انقلاب:**

عسکریت پسندوں میں چند اسلحہ انقلاب کے لئے آگے بڑھے۔ انہیں قومی انقلابی دعوایدار پرست کہا گیا۔ فوری طور پر ہندوستان کو مکمل آزادی حاصل کرانا انکا عزم تھا۔ بے انتہا حب الوطنی اور قربانی کا جذبہ انقلابی قومی دعویداروں کا اہم اصول تھا۔

خفیہ تنظیم تشکیل دینے والے انقلابیوں میں واسودیو بلونت پھڑکے سرفہرست تھے۔ دامودر اور بال کرشنا چاپیکر برادران انکی خفیہ تنظیم کے روح رواں تھے۔ ان دونوں کو گرفتار کر کے پھانسی پر چڑھایا گیا

ہمارے ملک کے دیگر انقلابیوں میں ونائک دامودر ساورکر، خودی رام بوس، چندر شیکھر آزاد اور بھگت سنگھ ہیں۔ خودی رام جدوجہد آزادی کے لئے پھانسی پر چڑھنے والے ہندوستان کے پہلے جانثار تھے۔ (1908) اس وقت انکی عمر صرف 19 برس کی تھی۔

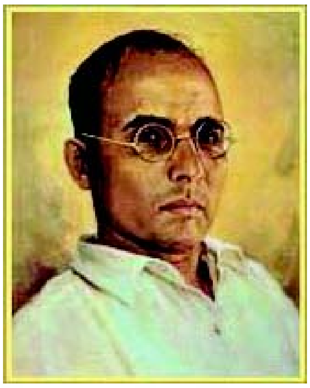

ونائک دامودر ساورکر

خودی رام بوس

©KTBS Not to be republished

بھگت سنگھ

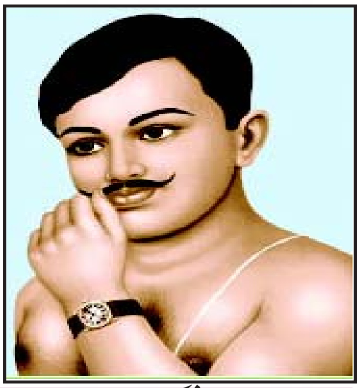

چندر شیکھر آزاد

ونائک دامودر ساورکر ایک اور انقلابی تھے۔ 1899 میں انہوں نے ''مِتر امیلا'' نامی پہلی خفیہ تنظیم قائم کی۔ برطانوی حکومت نے انہیں عمر قید کی سزا دیکر انڈومان جیل روانہ کر دیا۔ انڈومان جیل میں انہیں سخت جسمانی اذیتیں سہنی پڑی۔ اس لئے حکومت ہند نے انڈمان جیل میں انکا مجسمہ تعمیر کروایا ہے۔

چندر شیکھر آزاد ''ہندوستان'' سوشلیسٹ ریپبلکن اسویشن'' میں شامل ہوکر کاکوری سازش، قانون ساز مجلس کا بم دھاکہ، اور لاہور میں برطانوی افسر سیانڈرس پر گولی چلانا دیگر کئی معاملات میں شامل تھے۔

برطانوی حکومت سے بچنے کے لئے آزاد نے ایک چھوٹی پستول کے ساتھ واحد جدوجہد کی۔ صرف ایک گولی باقی رہنے پر اپنے آپ کو گولی مار کر گرفتار نہ ہونے کی قسم کو پورا کیا۔ بھگت سنگھ، راج گرو، سکھ دیو، بھگوتی چرن اور گیا پرساد جیسے شہدا ہندوستان کو انگریزوں کی غلامی سے آزاد کرانے کے لئے اپنے آپ کو قربان کر دیا۔

بھگت سنگھ ہندوستان سماج وادی ریپبلکن تنظیم میں شامل ہو کر اسکے جنرل سکریٹری مقرر ہوئے۔ 1929 میں بھگت سنگھ، راج گرو، اور سکھ دیو دلی میں قانون ساز مجلس پر بم پھینکا۔ لاہور سنٹرل جیل میں ان تینوں کو پھانسی پر لٹکایا گیا۔ بھگت سنگھ ''انقلاب زندہ باد'' کا نعرہ لگانے والے پہلے ہندوستانی تھے۔

©KTBS Not to be re-published

## اہم سال:

| | |
|---|---|
| انڈین نیشنل کانگریس | 1885 |
| اعتدال پسندوں کا دور | 1885 - 1905 |
| عسکریت پسندوں کا دور | 1905-1919 |
| بنگال کی تقسیم | 1905 |
| مسلم لیگ کا قیام | 1906 |
| سورت کی پھوٹ | 1907 |
| جلیان والا باغ | 1919 |

**I.** درج ذیل سوالات کے ایک جملے میں جواب دیجئے۔

1. قومیت سے کیا مراد ہے؟
2. انڈین نیشنل کانگریس کی بنیاد کس نے اور کب رکھی؟
3. بنگال کی تقسیم کب ہوئی؟
4. بال گنگا دھر تلک کا مشہور نعرہ کونسا ہے؟
5. انڈین مسلم لیگ کا قیام کب ہوا؟
6. لال۔بال۔پال نامی مقبول قومی رہنما کون تھے؟
7. ہوم رول تحریک کس نے شروع کی؟
8. جلیان والا باغ قتلِ عام کب گذرا؟ اس حادثے کیلئے ذمہ دار برطانوی پولیس افسر کون تھا؟
9. کسی ایک خفیہ انقلابی تنظیم کا نام بتلایئے؟
10. انقلاب زندہ باد کا نعرہ کس نے لگایا؟

©KTBS
Not to be re published

## II. درج ذیل سوالات کے گروہوں میں بحث کرتے ہوئے جواب دیجئے۔

1. انڈین نیشنل کانگریس ترقی کے وجوہاتی نکات بتائیے؟
2. انڈین نیشنل کانگریس کے مقاصد کی فہرست بنائیے؟
3. ہندوستان کی جدوجہد آزادی میں انقلابیوں کا کردار کیا تھا؟

### سرگرمیاں:

1. دادابھائی نوروجی اور بال گنگادھر تلک کی سوانح عمری پڑھیئے۔
2. انقلابیوں کے تصاویر جانکاری کے ساتھ اکھٹا کرکے البم تیار کریں۔
3. درج ذیل انقلابیوں کی سوانح عمری پڑھکر ایک مضمون تحریر کرکے اسکول کے فلانل بورڈ پر چسپاں کریں۔ واسودیو، بلونت پھڑکے، خودی رام بوس، چندشیکھر آزاد، بھگت سنگھ میڈم کاما

## گاندھی کا دور (1919 - 1947)

مہاتما گاندھی جی کو ہم پیار سے "باپو" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ ہندوستان کی قومی جدوجہد میں وہ ایک عظیم رہنما تھے۔ اسکے علاوہ استحصال، چھوت چھات کا خاتمہ اور ہندو مسلم ہم آہنگی کے لئے اپنے آپ کو مکمل طور پر سونپ دیا۔ انکی قیادت میں سیاسی جدوجہد کے اس دور کو "گاندھی کا دور" (1919-1947) کہا جاتا ہے۔

### 1. مہاتما گاندھی:

عدم تشدد اور ستیہ گرہ حکمت عملی گاندھی جی کی جدوجہد کے ہتھیار تھے۔ انہوں نے تحریکِ آزادی کو عوامی تحریک میں شامل کیا سادگی، پرہیزگاری، سچائی انکی کامیابی کے اصول تھے۔

### ابتدائی زندگی:

گاندھی جی 2، اکتوبر 1869ء کو ریاست گجرات کے پوربندر میں پیدا ہوئے کرم چند گاندھی اور پتلی بائی ان کے والدین تھے۔

©KTBS Not to be republished

گاندھی جی کی زندگی کو متاثر کرنے والی اہم تصانیف: بھگوت گیتا، جان رسکن کی ’آخر تک‘ (Unto this last) ٹالسٹائے کی: (The kingdom of god is with in you) اور ستیہ ہریش چندرا ڈرامہ وغیرہ۔

## جنوبی آفریقہ میں گاندھی جی:

گاندھی جی کی ابتدائی تعلیم پور بندر میں ہوئی۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے انگلینڈ پہنچے۔ اور برطانیہ میں قانون کی سند حاصل کی۔ 1891 میں ہندوستان واپس لوٹ کر راج کوٹ اور ممبئی میں وکیل کی حیثیت سے خدمات انجام دیتے رہے۔ دادا عبداللہ نامی کمپنی کی دعوت پر بطور قانونی صلاح کار جنوبی افریقہ پہنچے۔

جب گاندھی جی جنوبی افریقہ میں تھے تو وہاں انہیں ہندوستانیوں کی ابتر زندگی دیکھکر بے حد افسوس ہوا۔ ”گورے“ حکومت کی نسل پرست حکمت عملی کی انہوں نے مخالفت کی۔ انہوں نے عدم تشدد اور ستیہ گرہ کی راہ اختیار کر کے حکومت کی نسل پرست تعصب کو تبدیل کرنے میں کافی حد تک کامیابی حاصل کی۔

ستیہ گرہ سنسکرت کے دو الفاظ پر مشتمل ہے۔ ”ستہ“ یعنی حقیقت ”آگرہ“ یعنی ”مطالبہ“۔ اس کا مطلب ”سچائی کا دامن مضبوطی سے تھامو۔

سرگرمی:

گاندھی جی کی جنوبی افریقہ میں ستیہ گرہ اور عدم تشدد پر مبنی تحریکوں سے متعلق زیادہ جانکاری اکھٹا کریں۔

## ابتدائی سیاسی زندگی:۔

ع.ع 1915 میں ہندوستان لوٹنے کے بعد گاندھی جی نے احمد آباد کے قریب سابرمتی آشرم (ع.ع 1916) قائم کیا۔ اپنے سیاسی گرو گوپال کرشنا گوکھلے کی رہنمائی میں ہندوستان بھر کا دورہ کر کے عوام کے درد بھرے حالات کا جائزہ لیا۔ چمپارن اور کھیڈا میں کسانوں کے حق میں جدوجہد کی۔

©KTBS Not to be republished

## چمپارن:

چمپارن (بہار) زمینداروں کے خلاف کسانوں کے احتجاج کی طویل تاریخ ہے۔زمیندار جبراً نیلی کی کاشت کرنے کے لئے کسانوں سے مطالبہ کرتے تھے گاندھی جی نے ان کے خلاف 1917 میں چمپارن ستیہ گرہ شروع کیا۔آخر کار کسانوں کا مسئلہ حل ہوا اس تحریک کے ذریعہ بابو راجندر پرساد اہم رہنما کے طور پر اُبھرے۔

## کھیڈا کسان تحریک:

کھیڈا گجرات ریاست کا اہم ضلع ہے۔ 1918 کے موقع پر فصلیں تباہ ہو جانے کی وجہ سے کسان معاشی مشکلات میں گھِر گئے۔اس کے مدنظر انہوں نے حکومت کے سامنے لگان ادا کرنے سے رعایت دینے کی درخواست کی نہ صرف سرکار نے انکی درخواست کورد کیا۔بلکہ محصول اکھٹا کرنے پر زور دیا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ کھیڈا میں کسانوں کی تحریک شروع ہوئی۔گاندھی جی نے اس جدوجہد میں مکمل طور پر کسانوں کی حمایت کی۔ بلکہ یہ بھی کہا کہ کسان محصول نہ جمع کریں۔آخر کار حکومت نے اپنا فیصلہ بدلتے ہوئے کہا کہ جو محصول جمع کرنے کے قابل ہیں۔وہ کسان محصول جمع کریں۔اسے مانتے ہوئے گاندھی جی نے تحریک واپس لینے کا فیصلہ کیا۔اس جدوجہد کے ذریعہ سردار ولبھ بھائی پٹیل ایک سیاسی رہنما کے طور پر اُبھرے۔

## جدوجہد آزادی میں گاندھی جی:

جدوجہد آزادی کی تاریخ میں 1919 کا سال ایک اہم سنگ میل ہے۔ یہ گاندھی جی کی ہندوستانی سیاست میں داخلہ کا اہم سال ہے۔انہوں نے اس حقیقت کو جانا کہ برطانوی حکومت کو طاقت کے ذریعہ باہر نکالنا ناممکن ہے۔ ع.ع1919 میں گاندھی جی نے راولیٹ قانون جاری کرنے اور جلیان والا باغ کے تشددی واقعہ کے خلاف تحریک شروع کی اسکے علاوہ خلافتِ تحریک کی قیادت کی۔اسکے ذریعہ ہندو مسلمانوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنا انکا اہم مقصد تھا۔

©KTBS Not to be republished

## خلافت تحریک سے کیا مراد ہے؟

ترکی سلطنت میں خلافت کا دور تھا۔خلیفہ دنیا کے تمام مسلمانوں کے اعلیٰ مذہبی رہنما تھے۔پہلی جنگِ عظیم میں ترکی کو برطانیہ کے خلاف جنگ میں کھڑے ہوکر شکست کا سامنا کرنا پڑا اسکے بعد ترکی کا حصہ رہے۔عرب، جوڈان،عراق وغیرہ آزاد ممالک بنے۔1919 میں کمال پاشاہ نامی رہنما نے ترکی کے خلافت کا خاتمہ کیا اور خود تخت نشین ہوا۔

اسکے ردِعمل میں ہندوستانی مسلمان خلیفہ کے حق میں اور برطانیہ کے خلاف تحریک شروع کی اسے خلافت تحریک کہا جاتا ہے۔گاندھی نے اس تحریک کی قیادت کی۔محمد علی اور شوکت علی (علی برادران) اس تحریک کے اہم رہنما تھے۔

## عدم تعاون تحریک (1920 - 1922):

1920 میں گاندھی جی کی قیادت میں عدم تعاون تحریک شروع ہوئی۔انہوں نے عوام کی حکومت کے ساتھ عدم تعاون کی آواز لگانے کے ساتھ ''سوراجیہ'' کے لئے زور دیا اس کاروئی کے تحت عدالتوں، تعلیمی اداروں، اسمبلی انتخابات اور انگریزی اشیاء کا بائیکاٹ کیا گیا۔اسکے ساتھ حکومتی کاروائیوں کو مسترد کرتے ہوئے حکومت کی جانب سے عطا کردہ خطابات کو واپس کیا گیا۔

اس دور کے اہم رہنما چترنجن داس،موتی لال نہرو، ولبھ بھائی پٹیل،سبھاش چندر بوس تحریک میں شامل ہوئے۔انکے عدم تشدد اور ستیہ گرہ جیسے طریقہ سے سماج کے تمام طبقات متاثر ہوکر تحریک میں حصہ لئے۔اس تحریک میں طلباء، کسان اور خواتین بھی تھے۔یہ ہندوستانیوں کے لئے ایک نیا تجربہ تھا۔رابندناتھ ٹیگور نے ''نائٹ ہڈ'' اعزاز اور گاندھی جی نے اپنے ''قیصر ہند'' کے خطابات برطانوی حکومت کو واپس لوٹا دیا۔اسی دوران حکومت نے تحریک پر قابو پانے کے لئے سخت اقدامات اُٹھائے۔اسکے جواب میں اتر پردیش چوری چورا میں مشتعل ہجوم تشدد پر اتر آیا۔وہاں کے پولیس چوکی کے 22 اہلکاروں کو زندہ جلا دیا۔(1922) گاندھی جی نے اس حادثہ کو سنجیدگی سے لیا۔

©KTBS Not to be republished

گاندھی جی 1924 تا 1929 تک تعمیری کاروائیاں جیسے کھادی کی مقبولیت اور دلتوں کی فلاح بہبودی وغیرہ میں خودکو سونپ دیا۔سوراجیہ کے دعوایدار سی۔ار۔داس،،اور موتی لال نہرو کی قیادت میں فوجی جدوجہد کی سرگرمیاں جاری رہی۔

**گاندھی جی کی اہم تصانیف اور کتابیں:**

سچ کے ساتھ میرے تجربات، ہندسوراج، جنوبی افریقہ میں ستیہ گرہ، یہ گاندھی جی کے تصانیف ہیں۔

'ہریجن' اور 'ینگ انڈیا' انکے مدیر کے وقت کے اہم جریدے تھے۔

### نہرو رپورٹ (1927):

انگریزوں نے ہندوستانی سیاسی رہنماؤں کے آگے یہ سوال رکھا کہ وہ ایک ایسے آئین کی تشکیل کریں جو تمام طبقات کو قبول ہو۔ ہندوستان کے کل جماعتی اجلاس میں موتی لال نہرو کی قیادت میں ایک کمیشن کی تشکیل کی گئی جو انگریزی حکمرانی میں خودمختار انتظامیہ کے مقام کو تسلیم کیا اور آخر کار مکمل آزادی حاصل کرنے کا مقصد ظاہر کیا۔

### سائمن وفد (1928):

سائمن وفد کو بے دخل کرنے کا منظر

انگریزی حکومت 1919 کے اصلاح کا ہندوستانی علاقوں پر کس طرح اثر ہوا ہے یہ جائزہ لے کر رپورٹ پیش کرنے کی غرض سے سائمن وفد کو (1928) میں ہندوستان روانہ کیا ۔ وفد میں تمام انگریز اراکین ہی تھے ۔ ہندوستانیوں کو نمائندگی کا موقع فراہم نہیں

©KTBS Not to be republished

تھا۔اس لئے ہندوستانیوں نے ’’سائمن واپس جاؤ‘‘ کا نعرہ لگاتے ہوئے وفد کا بائیکاٹ کیا۔ لاہور میں ہوئے عوامی احتجاج نے غضبناک صورت اختیار کر لی تھی۔ اس موقع پر ہوئے لاٹھی چارج میں لالہ لجپت رائے زخمی حالت میں (1928) چل بسے۔

**مکمل سوراجیہ: 1929**

انڈین نیشنل کانگریس نوجوانوں کی قیادت کر رہے جواہر لال نہرو اور سبھاش چندر بوس نے نہرو رپورٹ میں پیش کردہ برطانوی سلطنت کے احاطے کا خودمختار انتظامیہ کو مسترد کر دیا۔ اسکے نتیجہ میں 1929 میں لاہور میں ہوئے کانگریس اجلاس میں' مکمل سوراجیہ کی قرارداد پیش کی گئی اجلاس میں 26 جنوری 1930 کو مکمل یومِ سوراجیہ منانے کا فیصلہ کیا گیا۔اس تاریخی خوشی کے دن کو یادگار بنانے کے لئے 26 جنوری 1950 کو آزاد ہندوستان کے آئین کو منظوری کیا گیا۔اس وقت سے ہر سال اس دن یوم جمہوریہ منایا جاتا ہے۔

ڈنڈی مارچ

©KTBS Not to be re published

## قانون کی خلاف ورزی تحریک:

قانون کی خلاف ورزی تحریک 12 مارچ 1930 کو گاندھی جی نے مشہور 'ڈنڈی یاترا' سے شروع کی منتخب 78 حامیوں کے ساتھ گاندھی جی سابرمتی آشرم سے گجرات ساحل کے 'ڈنڈی' تک تقریباً 375 کلومیٹر دوری کو طے کی۔ یاترا کا اہم مقصد لوگوں سے نمک تیار کرنے کے ذریعہ نمک قانون کی خلاف ورزی کرنا تھا۔ قانون کی خلاف ورزی تحریک بہت جلد ملک بھر میں پھیل گئی۔

ہر طرف لوگ ہڑتال، غیر مُلکی اشیاء کا بائیکاٹ، کھادی کا پرچار کرنا۔ شراب کی دکانوں کے روبرو احتجاج، جنگلات کی ستیہ گرہ، محصول کی ادائیگی سے انکار وغیرہ میں حصہ لئے۔ انکولے کے نمک کا ستیہ گرہ ہندوستان بھر میں داخلہ قائم کرکے مشہور ہوا۔

شمال مغربی ہندوستان میں ''سرحدی گاندھی'' خان عبدالغفار خان نے ''خدائی خدمت گار نامی تنظیم قائم کی۔ ناگالینڈ کے 13 برس کی لڑکی رانی گائیڈلیو انگریزوں کے خلاف انقلاب چلائی۔ اس طرح وہ ہندوستانیوں کو سیاسی رعایتیں فراہم کرنے میں آگے بڑھے۔

## گول میز کانفرنس (1930 -1932):

ڈنڈی یاترا کے بعد برطانوی حکومت نے لندن میں تین مرتبہ گول میز کانفرنس کا اہتمام کیا۔ کانگریس کے حق میں گاندھی جی نے دوسری گول میز کانفرنس میں حصہ لیا۔ لیکن یہ کانفرنس ہندوستانی سیاسی مسائل کا حل ڈھونڈنے میں ناکام رہی۔

لیکن برطانوی وزیراعظم رامسے میاک ڈونالڈ نے گول میز کانفرنس کے بعد فرقہ وارانہ فیصلہ (کمیونل ایوارڈ) (1932) اعلان کیا۔ اس میں کمتر طبقے کو علیحدہ انتخاب حلقہ دیا گیا یہ فیصلہ ہندوستانیوں کے اتحاد میں پھوٹ ڈالنے کا طریقہ تھا۔ اسکے خلاف گاندھی جی نے پونا کے یرواڈا جیل میں بھوک ہڑتال شروع کردی آخر کار گاندھی جی اور امبیڈکر کے درمیان پونا معاہدہ (1932) کے ذریعہ ختم ہوا۔

1935 میں برطانوی حکومت نے ہندوستانیوں کو حکومت میں سیاسی اور انتظامی شرکت کے مواقع فراہم کرنے کے نظریہ سے ہندوستانی حکومتی نے ضابطہ جاری کیا۔

©KTBS Not to be republished

## ہندوستان چھوڑو تحریک (1942):

کرِپس کمیشن کی ناکامی نے ہندوستانیوں کو مشتعل کیا گاندھی جی نے 8 اگست 1942 کو ممبئی میں کانگریس کی مجلس منعقد کی۔ وہاں ''ہندوستان چھوڑو'' نامی تحریک کے فیصلہ کو منظوری دی۔ ہندوستانیوں کو ُکرو یا مرو' کا نعرہ دیا۔حکومت نے اگلے ہی دن گاندھی جی اور دوسرے قائدین کو گرفتار کرلیا۔

گرفتاری کی خبر پھیلتے ہی ملک بھر میں ہڑتال، اسکول اور کالج، کارخانوں میں برطانوی حکومت کے خلاف احتجاج کئے گئے۔ پولیس تھانوں، ڈاک خانوں، ریلوے اسٹیشنوں پر مختلف حملے کئے۔طلباء، مزدور، اور کسانوں نے بھی اس بغاوت کا ساتھ دیا۔

ہندوستان چھوڑ کر جاؤ تحریک میں حصہ لینے والی عوام

ہندوستان چھوڑ کر جاؤ تحریک بھی فوری طور پر سیاسی مقصد حاصل کرنے میں ناکام رہی۔لیکن یہ پیغام واضح طور پر پہنچا کہ ہندوستان کی عوام آزاد ہونے کا مُصمّم ارادہ کر چکے تھے۔ یہ گاندھی کے دور کی سب سے بڑی عوامی تحریک تھی

## سبھاش چندر بوس اور ہندوستانی قومی فوج (آئی۔ین۔اے):

جدوجہد آزادی میں سبھاش چندر بوس کا کردار بے مثال ہے۔ وہ کلکتہ یونیورسٹی کے ہونہار طالبِ علم تھے۔لندن میں آئی۔سی۔ایس امتحان میں چوتھا مقام حاصل کیا۔ وہ ُدیش بندھو' چترنجن داس سے متاثر ہوکر

©KTBS Not to be republished

سبھاش چندر بوس

تحریک کی طرف مائل ہوئے اور سیاست میں کود پڑے خصوصًا سوامی وویکانند کی زندگی اور تحریروں سے انہیں حوصلہ افزائی ملی ۔سبھاش چندر بوس گاندھی جی کی بہت عزت کرتے تھے۔لیکن انکی سیاسی اُصول کے خلاف تھے۔آخرکار گاندھی جی سے شدید اختلافات رائے رکھنے کی وجہ سے 1939 میں کانگریس صدر کے عہدے سے استعفیٰ دیکر پارٹی سے باہر آئے۔اور فارورڈ بلاک' نامی نئی پارٹی کی تشکیل کی۔

اُس وقت دوسری جنگ عظیم شروع ہوگئی تھی۔(1939) انگریزوں نے بوس کے انقلابی رُجحان پر غور کرتے ہوئے انہیں خطرہ قرار دیتے ہوئے حراست میں رکھا۔لیکن بوس گرفتاری سے خفیہ طور پر فرار ہوکر پیشاور اور کابل (افغانستان) ہوتے ہوئے ماسکو جانے کا پر مشقت سفر طے کیا۔وہاں سے ہوائی جہاز کے ذریعہ جرمن کے برلِن شہر پہنچے انگریزوں کا دشمن جرمن کا خودمختار ہٹلر کے ساتھ معاہدہ کے ذریعہ ہندوستان سے انگریزوں کو بھگانے کے لئے امداد حاصل کرکے کامیاب ہوئے۔

اس دوران جاپان انگریزوں کے خلاف دوسری جنگِ عظیم میں داخل ہوا۔جنگ میں برطانیہ کے لئے جدوجہد کرنے والے تقریباً 40,000 ہندوستانی سپاہی جاپان کے قیدی بنے ہوئے تھے۔اور وہ موہن سنگھ کی قیادت میں ہندوستانی قومی فوج (انڈین نیشنل آرمی ۔آئی ۔ین ۔اے) نامی تنظیم میں شامل تھے۔ 1943 میں سبھاش چندر بوس سنگاپور آکر، آئی ۔ین ۔اے کے قائد کی ذمہ داری سنبھالی۔سبھاش کو 'نیتاجی' کہہ کر پکارا گیا۔جلد ہی نیتاجی سنگاپور میں ''آزاد ہندوستان ہنگامی حکومت کی بنیاد ڈالی۔جرمنی ۔اٹلی ۔اور جاپان ملکوں نے اس کو قبول کیا 'چلو دلّی' کے نعرہ کے ساتھ نیتاجی کی قیادت میں آئی ۔ین ۔اے برما سے ہندوستان کے علاقے میں (موجودہ منی پور) تقریباً 150 کلومیٹر کے فاصلے تک گھس آئے۔وہاں ہندوستان کا ترنگا جھنڈا لہرایا۔لیکن تھوڑے ہی وقفہ میں برطانیہ کی فوج نے برما کے صدر مقام رنگون پر قبضہ کرنے کی وجہ سے آئی ۔ین ۔اے کو پسپا ہونا پڑا۔اسی وقت جوہری بم حملہ سے اثر انداز ہوا جاپان اگست 1945 میں ہتھیار

©KTBS
Not to be republished

ڈال دیا۔ 18 اگست کو نیتا جی ہوائی جہاز میں روانہ ہوئے اور غائب ہو گئے جو آج تک ایک معمّہ ہے۔

یہ سچ ہے کہ آئی۔ین۔اے فوری طور پر اپنے مقصد میں نا کام رہی لیکن جدو جہد آزادی میں اسکا اہم مقام ہے۔نیتا جی نے ہندوستانیوں کے لئے تم مجھے خون دو میں تمہیں آزادی دوں گا''۔کا نعرہ دیا۔آئی۔ین۔اے نیتا جی کی بے مثال صلاحیتوں کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔کلکتہ سے ماسکو اور جرمنی سے جاپان کے لئے ان مشکل دنوں میں انہوں نے طئے کیا ہوا سفر ہندوستان کی تاریخ میں پہلے کبھی نہ دکھائی دینے والے دلیرانہ لمحات ہیں۔برطانوی دشمنوں سے ہندوستان کو آزاد کرانا سبھاش چندر بوس کا واحد مقصد تھا۔ وہ ہندوستانی عوام کے لئے ہمت، دلیری، اور فراخ دل حُب الوطنی کی روشن روایات کو چھوڑ گئے ہیں۔

## امبیڈکر اوران کی اصلاح:

ہندوستان جب انگریزوں سے سیاسی آزادی کے لئے جدوجہد کر رہا تھا۔اس موقع پر سماجی آزادی کا سوال اٹھانے والے''معمارِ دستور'' ڈاکٹر بی آر امبیڈکر تھے۔بچپن میں ہی چھوت چھات کے تلخ تجربات سے واقف امبیڈکر نے چھوت چھات کو جڑ سے نکال پھینکنے کا ارادہ کیا۔امبیڈکر مدھیہ پردیش کے'موہ' میں 14 اپریل 1891 کو پیدا ہوئے۔والد رام جی سکپال، والدہ بھیما بائی اور امبیڈکر کے بچپن کا نام بھیم راؤ، تھا۔بچپن کی تعلیم مقامی طور پر مکمل کرنے کے بعد ممبئی کے یلفنسٹن سیکنڈری مدرسے میں تعلیم حاصل کی۔نامور لندن اسکول آف ایکنا مکس میں اعلی تعلیم حاصل کی۔کولمبیا یونیورسٹی (امریکہ) سے پی۔ایچ۔ڈی۔ ایل۔ایل۔ڈی' بارایٹ لا۔سند حاصل کئے۔مطالعہ کے ذریعہ خود کی ایک شخصیت بنائی۔

امبیڈکر

موہر نامی اچھوتی ذات میں پیدا ہوئے امبیڈکر بچپن ہی میں چھوت چھات کے تلخ تجربے سے گزر چکے تھے۔انکا یہ عقیدہ تھا کہ تفریق دور کرنے کے لئے دستور واحد ذریعہ ہے۔اسکے علاوہ انکا ماننا تھا کہ دلت اور مظلوم طبقہ سیاسی نمائندگی حاصل کرنے پر ہی انکی آزادی ممکن ہے۔

©KTBS Not to be republished

اس لئے چھوت چھات کے خلاف کئی جدوجہد اختیار کیئے۔اُن میں مہڑ ستیہ گرہ ناسک کے کلارامامندر میں داخلہ جیسے کامیاب جدوجہدوں کا اہتمام کیا۔اسطرح دلتوں میں بیداری اور خوداعتماد پیدا کی۔'موکانائیکا'اور ''بہشکرت بھارت'' نامی اخبارات کے مدیر ہوکر دلت،مظلوموں اور اچھوتوں کی آواز بنے۔بہشکرت تہاکارنی نامی تنظیم قائم کی۔

ڈاکٹر امبیڈکر دلت طبقے کے نمائندہ کی حیثیت سے لندن میں ہوئی تیسری گول میز کانفرنس میں حصہ لئے۔انگریزوں کے اعلان کردہ فرقہ وارانہ فیصلہ( کمیونل ایوارڈ )(1932)کے ذریعہ طبقے کے لئے علیحدہ انتخابی حلقہ فراہم کیا۔اس فیصلہ کی مخالفت کرتے ہوئے گاندھی جی پونا کے یرواڑجیل میں بھوک ہڑتال شروع کیا۔آخرکار گاندھی جی اورامبیڈکر کے درمیان پونا معاہدہ1932 کے ذریعہ مسئلہ اختتام پر پہنچا۔آگے چل کر آزاد ہند کے دستور ساز مسودہ کمیٹی کے صدر بنے۔اور دستور کی تشکیل کی ذمہ داریاں انجام دیں۔اس لئے معمارِدستور کے نام سے مشہور ہوئے۔

اس کے بعد آزاد ہند کے پہلے وزیرقانون بنے 6دسمبر 1956 کو ان کی وفات ہوئی۔1990 میں انہیں بعدازمرگ بھارت رتن اعزاز سے نوازا گیا۔مرنے سے چند ماہ پہلے وہ بدھ مذہب اختیار کیئے''تعلیم،تنظیم اور جدوجہد یہ امبیڈکر کے مشہور نعرے ہیں۔

## سماج وادی:

1930کے دہائی میں کانگریس کے اندر اور باہر سماج وادی تصوارت کی تشہیر ہوئی 1934 کانگریس اجلاس میں سماج وادی کا ایک گروہ واضح طور پر اُبھرا۔سماج وادی کا تعلق اکثر نوجوانوں سے تھا۔جھنوں نے تھوڑے ہی عرصہ میں کانگریس سوشیلٹ پارٹی قائم کی۔جس کے جنرل سکریٹری جئے پرکاش نارائن،آچاریہ نریندر دیو،پارٹی کے ایک اور اہم رہنما تھے۔کانگریس میں موجود سماج وادیوں میں دیگر اہم قائدین جواہر لال نہرو اور سبھاش چندر بوس تھے۔نہرو ایک سماج وادی کے طور پر پہنچانے گئے۔سماج وادی ہونے کے باوجود گاندھی جی نظریات کے اعتبار سے بھی ساتھ تھے۔

©KTBS Not to be republished

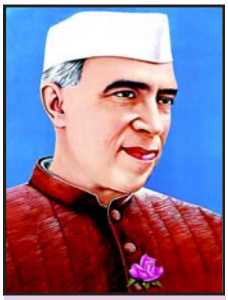

جواہرلال نہرو

جۓ پرکاش نارائن

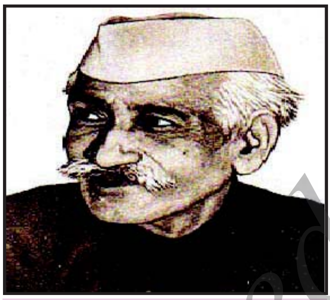

آچاریہ نریندرادیو

سماج وادیوں نے کئی کسان اور مزدور تنظیمیں قائم کرنے ہندوستانی سماج کے کمزور طبقات کی فلاح وبہبوری کے لئے خدمات انجام دیئے۔ جۓ پرکاش نارائن، رام منوہر لوہیا، ارونا آصف علی دیگر سماجی قائد ہندوستان چھوڑ کر جاؤ (کوئٹ انڈیا تحریک) میں اہم کردار ادا کرکے مشہور ومقبول ہوئے۔

## جۓ پرکاش نارائن (جے۔پی):

جۓ پرکاش نارائن 1902 میں بہار میں پیدا ہوئے۔ امریکہ کے مختلف یونیورسٹیوں میں سات سال تک اعلی تعلیم حاصل کی۔ وہاں مطالعہ کے موقع پر انہیں سماج واد سے تعارف ہوا۔ ہندوستان لوٹنے کے بعد جواہرلال نہرو کی رہنمائی میں کانگریس پارٹی میں شامل ہوئے۔ 1934 میں کانگریس سماج پارٹی کا قیام کیا۔ 1941 میں گرفتار ہوئے جۓ پرکاش نارائن اگلے سال ہزاری جیل سے فرار ہوکر پوشیدہ ہوئے۔ چھپ کر ہی ہندوستان چھوڑ کر جاؤ تحریک کی حمایت کی، اور بھیس بدل کر ہندوستان بھر میں گھومتے رہے ۔ پھر حکومت نے انہیں 1944 میں گرفتار کرکے لاہور کے قلعہ میں رکھا۔ چند دن بعد وہاں سے آزاد ہوئے۔

آزادی کے بعد وہ ونوبھا بھاوے کی بھودان تحریک میں پہچانے گئے۔ ع 1974ع میں جۓ پرکاش نارائن عملی طور پر سیاست میں داخل ہوکر ''مکمل انقلاب'' نامی تحریک کی بنیاد ڈالی۔ انکی اس تحریک کے نتیجہ میں 1977 میں جنتا پارٹی اقتدار میں آئی۔ اندرونی اختلافات کی وجہ سے جنتا پارٹی دوحصّوں میں تقسیم ہوگئی اس سے مایوس ہوئے۔ آخرکار 1979 میں وفات پائی۔ لوگوں نے انہیں پیار سے لوک نائک کہہ کر پُکارا۔

© KTBS Not to be re-published

## آزادی کی طرف:

عوامی تحریکوں سے پیدا ہونے والے دباؤ اور دوسری جنگ عظیم سے پیدا ہوئی صورتحال سے انگریز ہندوستان کے مسائل کا جلد از جلد حل ڈھونڈنے پر آمادہ ہوئے۔اسی دوران جنگ عظیم کے نتیجہ میں انگریزوں کی معاشی اور فوجی طاقت کمزور ہو چکی تھی۔ دوسری جنگ عظیم کے اختتام پر (1945) میں مزدور پارٹی اقتدار حاصل کرنے کے بعد ہندوستان کے ساتھ سیاسی معاہدہ کرنا چاہتی تھی۔اس آخری مرحلے میں مولانا ابوالکلام آزاد، جواہرلال نہرو اور ولبھ بھائی پٹیل نے ہندوستان کے مستقبل سے متعلق اہم فیصلے لئے۔

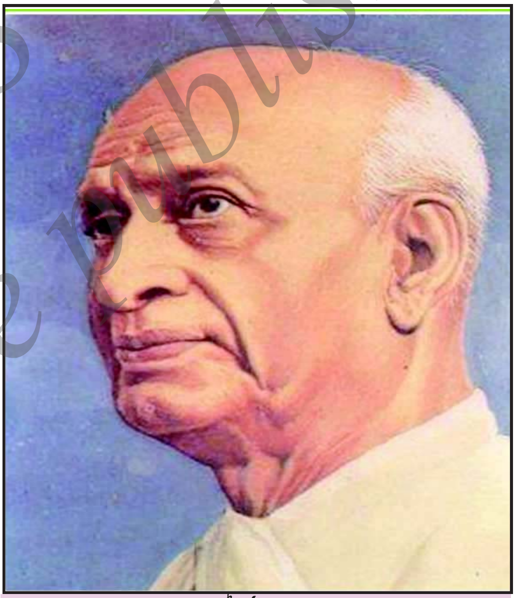

ولبھ بھائی پٹیل

مولانا ابوالکلام آزاد

© KTBS Not to be republished

1946 میں انگریزی حکومت نے ہندوسان کو اقتدار سونپنے کے لئے اپنائے جانیوالے طریقوں کی جانکاری کے لئے کابینہ کمیٹی کو ہندوستان روانہ کیا۔لیکن محمد علی جناح کی قیادت میں مسلم لیگ نے پاکستان کہلانے والا مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ ملک کا مطالبہ کیا۔اس وجہ سے ہندوستان کا بٹوارہ کرنا لازمی ہو گیا۔ 3 جون 1947 کو ہندوستان کے 34 ویں اور آخری گورنر جنرل اور وائس رائے لارڈ ماؤنٹ بیاٹن

لارڈ ماؤنٹ بیاٹن

ہندوستان کا بٹوارہ کر کے ہندوستانیوں کو اقتدار سونپنے کے تاریخی فیصلہ کا اعلان کیا۔

14اگست 1947 کو پاکستان ہندوستان سے علیحدہ ہو گیا۔ ہندوستان 15اگست 1947 کو آزاد ہوا۔ جواہر لال نہرو آزاد ہندوستان کے پہلے وزیراعظم بنے۔ تجارتی غرض سے آئے انگریز تقریباً دوصدیوں تک ہندوستان کو معاشی اور سیاسی طور پر کمزور بنا دیا تھا۔ آخرکار ہندوستانیوں کی جدوجہد کی وجہ سے سامراجی طاقتوں کو واپس لوٹنا پڑا۔ طویل عرصہ تک چلی قومی جدوجہد کا خاتمہ 15اگست 1947 ہندوستان کی تاریخ میں ایک یادگار دن ہے۔

**اہم سال:**

| | |
|---|---|
| گاندھی جی کی پیدائشی دن | 2اکتوبر 1869 |
| عدم تعاون تحریک | 1920 تا 1922 |
| چوری چورا حادثہ | 1922 |
| مکمل سوراجیہ کا نعرہ | 1929 |
| مکمل یوم سوراجیہ | 26 جنوری 1930 |
| نمک ستیہ گرہ | اپریل 1930 |
| پونا معاہدہ | 1932 |
| دوسری جنگ عظیم | 1939 تا 1945 |
| ''ہندوستان چھوڑ کر جاؤ'' تحریک | 1942 |
| ہندوستان کی آزادی | 15اگست 1947 |

©KTBS
Not to be re published

# مشق

**I.** مناسب لفظ سے خانہ پری کیجئے:۔

1) گاندھی جی کے سیاسی گرو ------------

2) گاندھی جی نے احمد آباد کے قریب ------------- آشرم قائم کیا۔

3) چوری چورا حادثہ ------------- میں ہوا۔

4) مکمل سوراجیہ کا فیصلہ ------------- میں منظور ہوا۔

5) کانگریس سماجی پارٹی کے جنرل سکریٹری ------------- تھے۔

6) مکمل انقلاب تحریک کی بنیاد ------------- نے ڈالی

7) آزاد ہندوستان کے پہلے وزیراعظم ------------- ہوئے۔

**II.** درج ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں دیجئے۔

1) گاندھی جی کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

2) گاندھی جی کے سیاسی استاد کون تھے؟

3) پُونا معاہدہ کس کس کے درمیان ہوا؟

4) فارورڈ بلاک کس نے شروع کیا؟

5) آئی۔ین۔اے کی توسیع کرو۔

6) ’ہندوستان چھوڑ کر جاؤ‘ تحریک میں گاندھی جی کا نعرہ کیا تھا؟

7) ’’تم مجھے خون دو میں تمہیں آزادی دونگا‘‘ نامی نعرہ کس نے لگایا؟

8) امبیڈکر کب پیدا ہوئے؟

9) ہندوستان کے معمارِ دستور کسے کہا جاتا ہے؟

©KTBS Not to be re published

10) کس کو لوک نائک کہا جاتا ہے؟

**III.** **درج ذیل سوالات کو گروہوں میں بحث کر کے جواب دیجئے**

1) گاندھی جی کی قانونی خلاف ورزی تحریک سے متعلق لکھئے۔

2) ہندوستان چھوڑ کر جاؤ تحریک سے متعلق لکھیئے۔

3) جدوجہد آزادی میں سبھاش چندر بوس کے کردار کو مختصر بیان کیجئے۔

4) امبیڈکر نے سماجی آزادی کے لئے کی گئی جدوجہد کی ترتیب کو سمجھائیے۔

**سرگرمی:**

ڈنڈی یاترا اور ہندوستان چھوڑ کر جاؤ تحریک سے متعلق زیادہ جانکاری اکھٹا کریں۔

☆☆☆

©KTBS Not to be re published

سبق:6

# کرناٹک۔سماج کے حامی تحریکیں

# PRO-SOCIETY MOVEMENTS OF KARNATAKA

## سبق کا تعارف:

صاحب اقتدار اگر عوام کے خلاف فیصلے لینے،کام کرنے اور منصوبوں کو روبہ عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو اُن کی مخالفت کرنے کا حق عوام کے ہاتھوں میں ہے۔کرناٹک میں جب ایسے واقعے پیش آئے تو ہوشمند عوام اس کے خلاف آواز بلند کرتے ہوئے تحریکیں چلائی ہیں۔اسی وقت کمزور،مظلوم اور پسماندہ طبقوں نے اپنے معاشی،سماجی،ثقافتی،ترقی کیلئے جدوجہد کی۔اس سبق میں کرناٹک کے ماحول شناس،خواتین،کسانوں اور کنڑا زبان کے حمایتی تنظیموں کی چلائی گئی تحریکوں کے بارے میں بتلایا گیا ہے۔اور لامرکزیت کی سمت میں جاری ہوئے پنچایت راج نظام کی بھی پہچان کرائی گئی ہے۔

## صلاحیتیں:

1. ماحولیاتی تحریک کو کچھ مثالوں کے ساتھ جانیں گے۔
2. خواتین کو خودکفیل بنانے کے لئے حکومت سے اٹھائے گئے اقدام کا سرسری جائزہ کی ستائش کریں گے۔
3. دلتوں کی تحرکوں کو جانیں گے۔
4. کنڑا کا ولوتحریکوں کی موجودہ حالات کے متعلق جانیں گے اور دلچسپی لیں گے۔
5. پنچایت راج نظام کی ضرورت کو پسند کریں گے۔

©KTBS Not to be republished

## 1. ماحولیاتی تحریک

ہماری زمین کے حصے جیسے مٹّی،پتھر،پانی،ہوا،روشنی پر منحصر مویشی،پرندے،پیڑ،پودے اور انسان اور بقیہ سارے جاندار زندہ رہنا ہے۔ماحول میں قدرتی طور پر توازن ہے۔لیکن انسان جیسے جیسے تہذیب یافتہ ہورہا ہے۔ویسے ویسے ماحول کو اپنی بے جا خواہشوں کی خاطر قربان کرتا جارہا ہے۔ماحول کو خدا کا کرشمہ نہ سمجھ

کر صرف اپنی ضرورت کے لئے فراہم خام مال سمجھ بیٹھا ہے۔ ہر گھر میں نظر آنے والی چڑیا دیکھنے کے لئے شہر سے باہر جانا پڑ رہا ہے۔

زمین میں پائے جانے والے جاندار اور غیر جاندار عناصر ہی ماحول ہے۔

صنعتی انقلاب، تجارتی انقلاب نمایاں ہونے کی وجہ سے ماحول بہت ہی بگڑ گیا ہے۔ بڑے بڑے صنعت کاروں نے ماحول کی دولت پر اپنی گرفت حاصل کرنے کی مسلسل کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اس وجہ سے کئی نئے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ معاشرے میں سخت صحتی مسائل کا سامنا کر رہے ہیں۔ مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ قدرتی دولت کی تباہی سے بے شمار شہری گہری مشکل کا سامنا کر رہے ہیں۔ لوگوں میں بیداری لانے کی غرض سے 20 ویں صدی کے آخر میں کئی ماحولیاتی تحریکیں شروع ہوئیں۔ 1970 کی دہائی میں ماحولی تحریک بین الاقوامی سطح پر شروع ہو کر کرناٹک تک پہنچی۔

گاندھی جی نے یوں کہا ہے۔ ''زمین سب کی ضروریات کو پورا کرتی ہے۔ لیکن ان کی حرص کو نہیں''۔ مغربی گھاٹ کے علاقوں میں کانکنی شروع ہونے کی وجہ سے ماحول کی حفاظتی تحریک کی ضرورت پیش آئی۔ سہیا دری ''گنی وِرودھی وِیدکے'' سے اُس کی شروعات ہوئی کدرے مکھ اور دوسرے علاقوں میں کان کنی کی مخالفت ہوئی۔ مرکزی حکومت نے ہی لوہے کی کانکنی کمپنی شروع کی۔ تو اس کانکنی سے دریائے بھدرا کا منبع گندہ ہو گیا۔ اس تحریک کی وجہ سے حکومت پر گہرا دباؤ پڑا اور حکومت نے ماحول کی حفاظتی اقدام اٹھائے۔

سالومردا تمکاّ :۔ آج بھی تحریک چلا رہی یہ خاتون سالومردا تمکا 284 پیڑوں کی ماں ہے۔ غیر تعلیم یافتہ ہو کر بھی ماحول کا سبق سکھانے والی بے غرض زندگی اس خاتون کی ہے۔

سہیا دری پہاڑی سلسلوں کی اہم دریائے تُنگا کا پانی گندہ ہوتا دیکھ کر تُنگا نصب بچاؤ'' تحریک کی شروعات ہوئی۔ سہیا دری پہاڑی سلسلوں کے جنگلات مسلسل ختم ہوتے گئے۔ پیڑ پودوں کو بچانے اور بڑھانے کی غرض سے اس کی بربادی (تباہی) کو روکنے کے لئے ہندوستان کے مختلف علاقوں میں ''چپکو'' یا اپیکو تحریکیں شروع ہوئی۔ یہاں پر ''چپکو'' تحریک میں اپنی زندگی صرف کرنے والے ''سندر لال بہوگنا'' کا



©KTBS Not to be re published

کردار بھلایا نہیں جا سکتا۔

**سرگرمی:۔اپیکو تحریک کے مقاصد کی فہرست بنائیے:۔**

محکمۂ جنگلات نے نیل گری اکیشیا جیسے درآمدی پودوں کو بونا شروع کیا۔ اس منصوبے کو معاشرتی جنگلات کہا جاتا ہے۔لیکن بہت سے ماہر ماحولیات نے شجرکاری کی مخالفت اس لئے کی کہ معاشرتی جنگلات کے درخت زیر زمین پانی کے سطح کو کم کر دیتے ہیں۔

ضلع داونگیرے کے ہری ہر میں پالی فائبر کی صنعت میں جو غیر ضروری اشیاء ہوتے ہیں۔ان کو دریائے تنگا بھدرا میں بہا کرندی کا پانی آلود کر رہے ہیں۔جسکو روکنے کے لئے تحریک بھی چلائی گئی۔ دیگر ایسی تحریکیں کاروار کے سی برڈ بندرگاہ کے خلاف تحریک، ساحلی علاقے کے کوجینٹرک ناگرجن بجلی منصوبے کے خلاف تحریک، تالابوں کو بچاؤ تحریک، بھدرا بالائی منصوبے کے خلاف تحریک، کبن پارک کارگل سیڈس تنظیم کے خلاف تحریک، صنعتی شہروں کے خلاف تحریک وغیرہ ہیں۔

حال ہی میں قومی اور بین الاقوامی سطح میں شہرت پانے والیں تحریکیں یہ ہیں کرناٹک میں ہونے والی کان کنی کے خلاف تحریکیں، یہ تحریکیں بیلاری، ٹمکور، چترد رگہ، چکمگلور، شمالی کینرا، اور دوانگرے، رام نگر جیسے ضلع میں کانوں کی دولت کو لوٹنے والی طاقتوں کے خلاف چلائی گئی تھیں۔ ہندوستان کی عدالت عالیہ ماحول کی حفاظت کو سنجیدگی سے لیکر فیصلے سُنائے ہیں۔

کرناٹک لوکا یکتہ نے عوامی مفاد کے مقدموں کے مدنظر غیر قانونی کان کنی کے متعلق جو تفصیلی تحقیقات کی اور کیفیت کو قلمبند کیا ہے وہ قابل غور ہیں۔ ان سب کے نتیجے میں قدرتی ماحول کی تباہی میں کمی ہو رہی ہے۔ ابھی بھی کئی تحریکیں جاری ہیں۔ یہ بات تسلی بخش ہے کہ مصنوعی کیمیاء کی وجہ سے زمین کو خراب کرنے کے بدلے قدرتی نامیاتی کاشتکاری کے طریقے کو اپنانے پر زور دینے والی تحریک نے ایک انقلاب کا روپ اپنایا ہے۔ کرناٹک میں نامیاتی کاشتکاری کمیشن کے قیام سے نامیاتی زراعت کی حوصلہ افزائی ہو رہی ہے۔ بہت سارے کسان نامیاتی زراعت کا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس سمت میں ریاست کرناٹک ہندوستان میں آگے ہے۔ لیکن فاصلہ ابھی بہت باقی ہے۔



©KTBS Not to be republished

## 2:۔تحریک خواتین

تحریک خواتین نے ابتداء میں تعلیم نسواں پر زور دیا۔ کرناٹک کے شری رنگما اور رکمینمّا نامی نے بی۔ اے آنرس کی ڈگری پانے والی پہلی خاتون ہیں۔ اندرمّا نامی خاتون بنگلور کی پہلی خاتون میئر تھیں۔ اس کے باوجود خواتین کا خودکفیل ہونا ایک خواب سا لگتا ہے۔ عورتوں کو جائداد میں حصہ نہیں دیا جاتا۔ مختلف مذاہب کی خواتین کا الگ الگ طریقے سے استحصال کیا جارہا ہے۔

سرگرمی: مختلف شعبوں میں کارنامے کرنے والی خواتین کی فہرست بنائیے۔

ارونا آصف علی

کئی خواتین نے گھر کی چاردیواروں سے باہر نکل کر آزادی کی تحریک میں حصہ لیا۔ اور ملک کی خدمت کے لئے آگے رہے۔ کملادیوی چٹو پادھیایا، سروجنی نائڈو، ارونا آصف علی، ڈاکٹر متولکشمی ریڈی وغیرہ کو یاد کیا جاسکتا ہے۔

8 مارچ 1975 سے بین الاقوامی یوم خواتین منانے کا آغاز ہوا۔ حکومت کرناٹک نے خواتین کی بہبودی کے لئے کئی پروگرام جاری کئے۔ رفتہ رفتہ خواتین تنظیمیں فعل بنی، بائیں محاذ کی تنظیمیں مزدور خواتین کو متحدکرنے کا کام کیا۔ ان خواتین کی تنظیموں نے جہیز، ظلم، اور گھریلو تشدد کی مخالفت کی۔ اسی طرح عورتوں کے حقوق کو منوانے قانونی ذرائع کو مضبوط کرنے کے لئے زور دیا گیا۔ یہ تنظیمیں اس بات کے لئے کوشاں ہیں کہ انتخابات میں خواتین کے لئے 33 فیصد نشستیں محفوظ ہوں قانون ساز مجلس میں اہم کردار نبھانے کے لئے یہ تنظیمیں تحریکیں چلا رہی ہیں۔

ان سب تحریکوں کے نتیجے میں حکومت نے کئی اصلاحی اقدامات اٹھائے۔ کرناٹک وہ پہلی ریاست ہے۔ جس نے مقامی اداروں میں 50 فیصد اسامیاں کو عورتوں کے لئے محفوظ رکھنے کا حکم جاری کیا ہے۔ سرکاری تقرر میں بھی خواتین کو 33 فیصد نشستیں محفوظ رکھتے ہوئے عورتوں کے ساتھ تھوڑا انصاف کیا گیا ہے۔ لڑکیوں

©KTBS Not to be re-published

اورعورتوں کی تحفظ کے لئے حکومت نے ''کمیشن برائے خواتین'' قائم کیا۔ یہ کمیشن خواتین پر ہورہے استحصال کے خلاف آواز اُٹھاتے ہوئے ان کوانصاف دلانے کی کوشش کررہا ہے۔

## 3:۔کسانوں کی تحریک

قدیم زمانے سے ہی کسانوں کو ہمارے ملک کی ریڑھ کی ہڈی کہا گیا ہے۔لیکن اس ہڈی کو مضبوط رکھنے کے لئے ضروری چیزوں کو دستیاب نہیں کیا گیا۔آج بھی ہمارے کسان حکومت کی مدد کے بغیر مشکل حالات سے دوچار ہورہے ہیں۔صنعت کار اپنے تیارکردہ اشیاء کی قیمت کا خود ہی متعین کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔لیکن کسان آج بھی اپنی پیداوار کی قیمتوں کا فیصلہ نہیں لے سکتے۔ان پر کبھی بارش کی مہربانی ہوتی ہے تو کبھی نہیں ہوتی۔جب ان کی محافظ حکومتیں مشکل اوقات میں مدد کے لئے نہیں آئیں تو کسانوں نے تحریک کے راستے اختیار کئے ہیں۔کئی کسانوں نے ان تحریکیوں میں اپنی جانیں قربان کر کے شہید ہوئے ہیں۔ کسانوں کی صدیوں سے چلی آرہی تحریکوں کے باوجود ایک خوشحال زندگی کے خواب کی تعبیر دور ہے۔

کسانوں کی تحریک خاص کر زمینداروں کے خلاف چلائی گئیں۔ آزادی کے بعد کرناٹک میں پہلی کسانوں کی تحریک 1951 میں شیموگہ ضلع کے کاگوڈ میں چلائی گئی۔کسان زمین کو ناپنے کے طریقہ (کولگا) کے خلاف تحریک کی ابتداء کی۔اس کے ساتھ قرض کی وصولی، کسانوں پر ہونے والے ظلم وستم وغیرہ مسائل کے خلاف احتجاج کیا گیا۔سماج وادی پارٹی کے شانتہ ویری گوپال گوڈا نے اس تحریک کا اقتدار سنبھالا تھا۔ ڈاکٹر رام منوہر لوحیا نے اس تحریک میں شامل ہوکر اس تحریک کی حمایت کی۔

| |
|---|
| سرگرمی:۔D.N سوزا، کی ناول ''کولگا'' کا مطالعہ کیجئے اور کسانوں کی حالات سے متعلق مضمون لکھئے۔ |

1950 کی دہائی میں شمالی کینرا ضلع کے سماجوادی کسانوں نے تحریک چلائی 1972 میں کولار میں زمین کے محاصرہ کی تحریک چلی۔1980 میں ملا پربھاندی کے کناروں کے کسانوں کی کپاس کی فصل برباد ہوگئی تو اس کے خلاف کسانوں نے آواز اٹھائی۔کئی کسان پولیس کی گولیوں کا نشان بن گئے۔کسانوں نے حکومت کے خلاف عدم تعاون کی تحریک جاری رکھی۔اس موقع پر بیس سے زیادہ کسان نول گندہ نرگندہ اور سودتی میں جان سے ہاتھ دھوبیٹھے۔



Not to be re published ©KTBS

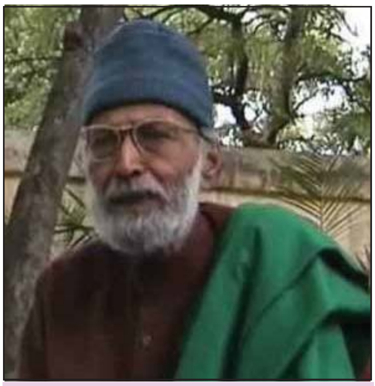

ننجنڈا سوامی

اسکے مدنظر کسانوں نے اپنی ہی تنظیموں کو قائم کیا۔ کسانی تنظیم برائے ریاست کرناٹک کا آغاز شیموگہ ضلع میں ہوا۔ اس تنظیم نے مقامی مسائل پر زور دیا۔ مستقبل میں بُرے اثرات پیدا کرنے والی غیر ملکی کمپنیوں کی کسانوں نے مخالفت کی۔ صوبہ کرناٹک کی کسانی تنظیم، کسان سبھا، دلت سنگھرش سمیتی، کسان مزدور تنظیم وغیرہ تنظیموں نے کسانوں کے مسائل کیلئے مددگار ثابت ہوئے۔

سرگرمی:۔ باگورونولے تحریک سے متعلق معلومات حاصل کیجئے۔

کسانی تحریک نمائندوں میں اہم ڈی ننجنڈ سوامی، سندریش، پٹنیا کڑیدال شامنا وغیرہ اہم ہیں۔

©KTBS Not to be re published

## 4:۔ دلت تحریک

مشہور ماہر نفسیات آر۔ ڈی لیانگ ایک سُنہری بات بتاتے ہیں کہ ہم دوسروں کے تجربے کو سمجھ سکتے ہیں لیکن ان تجربوں کا ہمیں تجربہ نہیں ہوتا۔ دلتوں اور عورتوں کے تعلق سے یہ کہاوت سچ ثابت ہوتی ہے۔ دلتوں کا ذاتی نظام میں بھی کوئی مقام نہیں تھا۔ وہ نچلے طبقے والوں سے بھی کم تر مانے جاتے تھے۔ سماجی طور پر نچلے طبقات کی اچھوتوں کی ذات میں پیدا ہونے کی واحد وجہ سے یہ معاشرہ سماج سے دور رکھا گیا تھا۔ اس کے خلاف چلائی گئی کئی تحریکوں کو تاریخ میں دیکھا جاسکتا ہے۔ لیکن صنعتی دور میں دلتوں سے متعلق موضوع پر قومی سطح پر بحث ومباحثہ ہوئے۔ گاندھی جی اور امبیڈکر کے درمیان 1930 کی دہائی میں ہونے والے بحث ومباحثہ اسکے گواہ ہیں۔ دونوں کا مقصد ایک ہی تھا لیکن اس کو پانے کے راستے الگ الگ تھے۔ سوامی وویکانند کے مشورے پر دلتوں کے اہم مسائل کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے چامراج وڈیر دہم نے دلتوں کے لئے الگ سے مدرسوں کا انتظام کیا۔

1936 میں جنوبی ہندوستان کے اہم دلت نمائندہ۔ ایم سی راجہ کے ساتھ میسور کے محل میں دلتوں نے قدم رکھا۔

پہلے دلتوں کی طرف سے کئی غیر دلتوں نے جدوجہد کی تھی۔ لیکن اب دلت ہی اپنے مسائلوں کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ ان کے لئے امبیڈکر کا فلسفی نظریہ ہی اصل حوصلہ افزائی ہے۔ تعلیم، تنظیم اور تحریکیں ہی دلت تحریکوں کے اہم وظیفے تھے۔

دلتوں کے مسائل کے حل کیلئے سیاسی کامیابی کو اپنا مقصد بنا کر اتحاد کے ساتھ بیدار ہونے لگے دلت جماعت میں امبیڈکر خودداری کی علامت بنے۔ اور ساتھ ہی ''دلتوں کا سورج'' لقب سے نوازے گئے۔ ان سب تبدیلیوں کی گونج کرناٹک میں سنائی دینے لگی۔

بیسوی صدی میں تشکیل پانے والی غیر برہمی تحریکیں دلتوں سے ہٹ کر تھیں اس پر سوال اٹھاتے ہوئے 1970 دہائی میں دلت تحریک رونما ہوئی۔ اور یہ تحریک ایک اہم طاقت بنکر ابھری۔ حیدرآباد، کرناٹک علاقے میں بی شیام سندر نے 1970 میں بھیما سینا تنظیم قائم کی۔ دلت تحریک کو بساولنگپا بھوسا کے واقعہ نے ایک نیا موڑ دیا۔ (1973)۔

وزیر بسوالنگپا نے میسور کے ایک پروگرام میں یہ رائے دی کہ کنڑا ادب بھوسا ادب ہے۔ اس کے خلاف سارے کرناٹک میں جدوجہد کی گئی۔ آخر کار بساولنگپا نے اپنے وزیر کے عہدے کو استعفیٰ دے دیا۔ یہ واقعہ رفتہ رفتہ دلتوں میں بیداری میں تیزی لانے کی وجہ بنا۔

اس کے بعد 1976 میں بھدرواتی میں ''دلت مصنف وفن کاروں کی یونین'' قائم ہوئی۔ کرناٹک دلت تحریک کے مضبوط قدم کو اس یونین کے ذریعے دیکھا جاسکتا ہے۔ آگے چل کر اس کے سایہ میں کرناٹک دلت سنگھرش سمیتی قائم ہوئی۔ پروفیسر بی کرشنپا، اس کے ریاستی منتظم بنے۔ اس طرح ڈی۔ ایس۔ ایس نے ایک تنظیمی روپ اپنا لیا۔

رفتہ رفتہ دلت سنگھرش سمیتی نے اپنی وسعت بڑائی اس کے کئی شاخیں جیسے ملازمین، خواتین، میونسپل

©KTBS Not to be republished

کے ملازمین، طلباء مصنف اورفن کارکی یونین کا آغاز ہوا۔روایتی طور پر دلتوں کے پاس زمین ہی نہیں تھی انہوں نے زمین کوحاصل کرنے لڑائی شروع کی۔تعلیمی ترقی کے ذریعے حکومت کے مراکز میں داخلہ لینا دلت تحریک کا ایک اہم مقصد تھا۔گذرتے وقت کے ساتھ ساتھ دلت سنگھرش تحریک میں دراڑیں دکھائی دینے شروع ہوگئی۔ دیگر ناموں سے کئی نئی تنظیمیں قائم ہوئی۔

سرگرمی:۔ دیونورمہادیوا اور سدھالنگیہ جی کے تصانیف سے متعلق زیادہ معلومات حاصل کرو۔

دیونورمہادیوا اورسدھالنگیہ جیسے ادیبوں نے ادب کے ذریعے دلتوں کی باطنی زندگی کوغیر دلتوں کے سامنے ظاہر کئے۔ دوسرے دلت مصنفوں نے آج کے دلت سماج کوترقی یافتہ دور میں درپیش مسائل اُجاگر کر رہے ہیں۔آج دلت سماجی حالات میں فیصلہ کن کردار نبھانے کی صلاحیت دکھا رہے ہیں۔لیکن ابھی بہت فاصلہ طے کرنا باقی ہے۔

©KTBS Not to be re-published

## 5:۔ کنڑا بچاؤ تحریک یا تحفظ کرناٹک تحریک

اتحادی تحریک نے کنڑا یگاؤں میں خوداعتمادی اور وحدت پیدا کی۔کنڑا مصنفوں نے ادب کوسجا نے کے ذریعے کنڑا زبان کولوگوں میں زندہ رکھا تھا۔اس پہلو میں ثقافتی اورلوگوں کے حامی تنظیموں کا کردار بہت بڑا ہے۔1960 کی دہائی کے بعد بنگلور میں غیرزبان والوں کی تعداد بڑھ جانے پر، این کے چداننمورتی، ایم۔این رام مورتی، واٹال ناگراج اور کئی تنظیمیں جیسے کرناٹکا یواجنا سبھا، کنڑا جاگرتا پریشد، کرناٹک شکتی کیندرا وغیرہ نے کنڑا، کنڑیگا اورکرناٹک کی برتری قائم کرنے میں کامیاب رہے۔اسے کے علاوہ اوربھی کئی کنڑا کے حامی تنظیمیں آج کنڑا کی زمین، پانی اورزبان کی حفاظت سے متعلق بہت چست ہیں۔

## 6:۔ گوکاک تحریک

دراصل 1980 کی دہائی کنڑا زبان کے وجود کے لئے ہوئی لڑائی کا دور ہے۔ 1982 میں گوکاک رپورٹ کوعمل میں لانے کے لئے ایک فیصلہ کن تاریخی لڑائی کا آغاز ہوا۔سارے کنڑا معاشرے نے اس لڑائی

میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ کرناٹک میں رہنے والے زبانی اقلیت پسندوں نے کنڑا کو لازمی طور پر سیکھنے کے بجائے انکی مادری زبان میں ہی تعلیم حاصل کرنے کی ضد پر اڑے رہے۔ اس وقت کے وزیر اعلی آر گنڈو راؤ جب اڈپی گئے تھے اس موقع پر وہاں کے مٹھ کے مذہبی رہنما نے اس بات کی مانگ کی کہ سنسکرت کو اہمیت دی جائے۔ اس کے نتیجے میں تعلیمی ذریعۂ کونسی ہونی چاہیئے۔ اس سوال کو چھوڑ کر تعلیم میں زبانوں کا درجہ کیا رہنا چاہیئے۔ اس کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک کمیٹی قائم کی گئی۔ ڈاکٹر ونایک گوکاک کی صدارت میں کمیٹی تشکیل پائی۔ اس کمیٹی نے کنڑا زبان کو پہلے ترجیح دینے اور لازمی بنانے کی سفارش کی۔ اس کمیٹی نے تین زبانی نسخہ کو 350 نمبرات متعین کئے۔ اور رپورٹ میں اس بات کی بھی سفارش کی کہ ان تینوں زبان کے امتحان میں کنڑا 150 نمبرات کی پہلی زبان ہونی چاہیئے۔

ونایکا کرشنا گوکاک

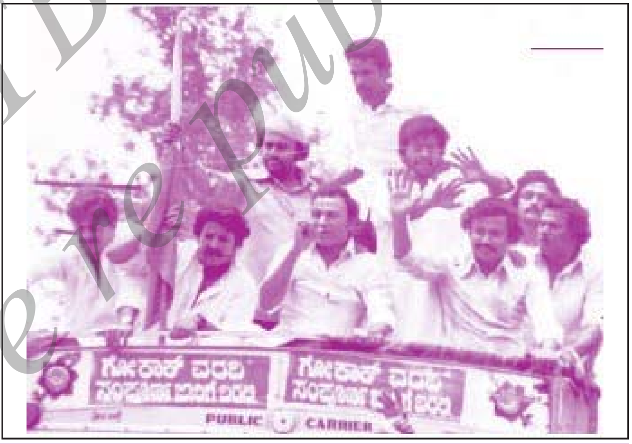


ڈاکٹر راج کمار

گوکاک رپورٹ کو اس وقت کی حکومت نے منظور نہیں دی۔ ڈاکٹر راج کمار کی قیادت میں کرناٹک بھر میں تحریک چلی۔ کوئمپو، پاٹل، پٹپّا، جیسے کئی بزرگ ادیبوں نے اس تحریک کی حمایت کی۔

گوکاک رپورٹ کے اہم نعرے ہیں ''نام بنا کرناٹک''، ''سانس بنے کنڑا' کچھ بھی ہو چاہے کنڑا رہے باقی'' ''گوکاک رپورٹ جاری کریں'' ''کرناٹک میں کنڑا کی سانس بھریں''۔

سرگرمی:۔ گوکاک رپورٹ کی سفارشوں سے متعلق معلومات حاصل کیجئے۔

©KTBS Not to be republished

# 7-پنچایت راج نظام

آسان زبان میں اگر کہا جائے تو پنچایت راج کا مطلب ہے۔انتظامیہ کی لامرکزیت مقامی لوگوں کو انتظامیہ میں حصہ لینے اور فیصلے لینے کا حق دینا ہی اس نظام کا اہم مقصد ہے۔ہندوستان کو مقامی خودمختار حکومت کی پہچان تھی پھر بھی آزادی کے بعد ہی اسکو دستوری شکل دینے کا کام عمل میں آیا۔مرکزی حکومت نے 1955 میں بلونت رائے مہتا کی صدارت میں ایک کمیٹی قائم کی۔اس کمیٹی نے تین مرحلوں والے مقامی انتظامیہ کے طریقہ کی سفارش کی۔

اس ترقی کے پس منظر میں اس وقت کی ریاستی حکومت نے جمہوری لامرکزیت کے مقصد کے تحت 1959 میں میسور گرام پنچایت فرمان (آرڈیننس) جاری کیا۔اپنی طرف سے کرناٹک میں جمہوری اداروں کے لئے مضبوط بنیاد عطا کی۔نئے قانون کے مطابق انتظامیہ کے تین مرحلے درجہ ذیل ہیں۔

- گرام پنچایت
- تعلقہ پنچایت
- ضلع پنچایت

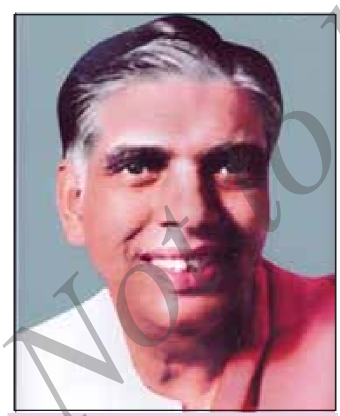

نذیر صاحب

کرناٹک میں 1983 میں وجود میں آنے والی جنتا حکومت نے پنچایت راج نظام میں انقلابی تبدیلیاں لائی۔اس کے معمار ہیں اس وقت کے وزیر برائے محکمۂ پنچایت راج شری نذیر صاحب، پنچایت راج نظام نے دلتوں، عورتوں اور پسماندہ طبقات کو خودمختار حکومت میں حصہ لینے کے لئے بہت سارے مواقع فراہم کئے ہیں۔یہ نیا نظام رفتہ رفتہ کرناٹک کا سماجی اور سیاسی نقشہ ہی بدل ڈالا۔

سرگرمی:۔آپ کے گاؤں کے گرام پنچایت کی تشکیل اورکارگزاریوں کے تعلق میں معلومات حاصل کرو۔

©KTBS Not to be re published

# مشقیں

**I. ایک لفظ یا ایک جملہ میں جواب دیجئے:۔**

1 ''تنگا نصب کو بچاؤ'' تحریک کی شروعات کیوں ہوئی؟

2 اپیکو تحریک سے مراد کیا ہے؟

3 معاشرتی جنگلات کے معنی کیا ہیں؟

4 کرناٹک کی پہلی خاتون بی۔اے۔آنرس گریجویٹ کون ہیں؟

**II. دو یا تین جملوں میں جواب دیجئے۔**

1 قدیم تالابوں کو کیوں بچانا چاہئے؟

2 اہم ماحولیاتی تحریکوں کی فہرست بنائیے۔

3 دلت تحریکیں کیوں شروع ہوئی؟

4 دلت تحریک کے اہم وظیفے کونسے ہیں؟

5 پنچایت راج نظام کیوں اہمیت رکھتا ہے؟

**III. بحث کرو:۔**

1 اپنے علاقے میں پنچایت راج نظام سے ہوئی سماجی اور معاشی تبدیلیاں کیا ہیں؟

2 دلتِ تحریکوں کے کارنامے کیا ہیں؟

سرگرمی: اساتذہ کی مدد سے مدرسہ میں گرام پنچایت کی نموتاً مجلس کا انعقاد کریں۔

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

سبق:7

# کرناٹک میں اقتصادی اور سماجی تبدیلی

## KARNATAKA-ECONOMIC AND SOCIAL TRANSFORMATION

**سبق کا تعارف:۔**

اس سبق میں آزادی کے بعد کرناٹک میں ہوئی سماجی اور اقتصادی ترقی کے اہم نکات کو سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

چند طبقات ترقی کا کثیر حصہ حاصل کئے ہیں۔ تو بقیہ مختلف وجوہات کی بنا پر ترقی سے کوسوں دور ہیں جسکا نتیجہ ہے عدم مساوات۔ اس پر قابو پانے کے لئے دستور کی توقعات کے حدود میں حکومت نے ارضی اصلاحات کمیشن برائے پسماندہ طبقات کی نامزدگی وغیرہ پروگراموں کو شروع کیا ہے۔

**صلاحیتیں:**

1- آزادی کے بعد کرناٹک میں سماجی اور اقتصادی شعبہ جات میں انجام دیئے گئے کارناموں کی جانکاری حاصل کرنا۔

2- ارضی اصلاحات قانون کا مقصد اور اثرات کو جاننا۔

3- پسماندہ کمیشن کی خدمات کو سراہنا۔

©KTBS Not to be re published

## لینڈ ریفارمس (اصلاحات اراضی)

زمین کی کاشت میں موجودہ مسائل پر قابو پانے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کو لینڈ رفارمس (اصلاحات اراضی) کہا جاتا ہے۔ زمین انسان کی زندگی کا ایک اٹوٹ حصہ ہے۔ انسان اپنی زندگی سنوارنے کے لئے زمین پر منحصر ہے، لیکن زمین تمام طبقات کے لئے یکساں تقسیم نہیں ہوئی ہے۔ زمین پر ملکیت کو لے کر موجود عدم مساوات کو دور کرنے کے لئے لینڈ رفارمس کو لاگو کیا گیا۔ یہ صرف زمین مالکان کے حق میں ہی

قوانین تھے زمین پر کاشت کرنے والوں کے حق میں کوئی قوانین نہیں تھے جس کی وجہ دولت کا انجماد اور تقسیم میں عدم مساوات پائے جاتے تھے۔ 1970 کے دہے میں لینڈ ریفارمس کے ذریعہ یکساں سماج کی تعمیر کا بیڑہ اٹھایا گیا، مزدور کسان اور دولت نواز تحریکوں کی وجہ سے زمین کی تقسیم کا معاملہ اٹھا بے زمین نچلی ذاتوں کے لئے زمین فراہم کرنے کے حق میں جدو جہد شروع ہوئی، اس وجہ سے ارضی اصلاحات جاری ہوے اُس کے اہم نکات ہیں۔

### 1: زمینداری نظام کا خاتمہ:

زمین پر مالکان کی گرفت کو کم کرنا ہی اس اقدام کا اہم مقصد ہے اور لینڈر ریفارمس میں یہی اہم ہے۔ 1955 میں ہندوستان کے سابق نائب صدر بی ڈی جتّی کی قیادت میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس نے لینڈر یفارمس کے لئے چند سفارشات پیش کئے۔ سمیتی نے ہر ایک خاندان کے لئے زمین کا نشانہ مقرر کیا جس کے تحت ہر ایک خاندان کو 116 ایکڑ خشکی، 27 ایکڑ تری زمین کا اہل قرار دیا گیا، یہ سفارشات غریبوں کے حق میں نہیں تھے۔ 1957 میں جاری کردہ ان سفارشات کے تحت نظام میں موثر تبدیلی ممکن نہیں ہوئی۔ 1974 کے ارضی اصلاحات قوانین اس نظام کے خاتمے میں اہم کردار نبھایا۔

فی ایکڑ 100 سینٹس یا 40 گنٹے۔

### 1: گینی نظام میں سدھار (کرایہ داری):

ہندوستان میں گینی دار (یعنی زمین کی کاشت کرنے والے) کئی مسائل کا سامنا کر رہے تھے ان مسائل کے حل کے لئے 1974 میں وزیر اعلی ڈی دیوارا ج ارس نے ''کاشتکار زمین کا مالک'' نامی انقلابی قانون کرناٹک میں جاری کیا جس کی وجہ سے صدیوں سے کاشت کر رہے اکثر بے زمین کسان زمیندار بن گئے۔

1974 لینڈر یفارمس (اراضی اصلاحات، ترمیمی) ایکٹ کے اہم نکات۔

©KTBS Not to be republished

1: ہرقسم کے کرایہ داری کو رد کردیا گیا۔

2: کسان جس زمین پر کاشت کرتا تھا اس پر حق جمانے کا موقع فراہم کیا گیا۔

3: کرایہ داری کی تمام زمین حکومت کی تحویل میں چلی گئی اور زمین پر حق حاصل کرنے اور معاوضہ کے خواہشمند ٹرائی بیونل کے ذریعہ عرضی دائر کرسکتے تھے۔

4: ٹرائی بیونل کا فیصلہ حتمی تھا۔اس فیصلہ کے خلاف عدالت عالیہ میں ہی عرض دائر کی جاسکتی تھی۔

### 3: زیادہ سے زیادہ زمین ملکیت کی حد:۔(ملکیت اراضی کی حد بندی):

1957 کے بعد ہوئی اہم کوششیں 1970 کی دہائیوں میں روبہ عمل ہوئیں۔ایک خاندان کے لئے زیادہ سے زیادہ زمین کی حد اس وقت کی حکومت نے طئے کی۔

1974 میں زمین کی زیادہ سے زیادہ حد اس طرح مقرر کی گئی۔پانی کی سہولت کے بغیر خشکی زمین ہو تو اس کی حد فی کنبہ 54 ایکّر پانی کی سہولت ہو اور دو سے زیادہ فصلیں اگائی جائیں تو فی کنبہ 10 تا 18 ایکّر۔اگر ایک فصل والی زمین ہو تو فی کنبہ زیادہ سے زیادہ 27 ایکّر مقرر کیا گیا تھا۔1977 میں انعام منسوخ قانون جاری کیا گیا۔

انعام منسوخ قانون کے متعلق مزید جانکاری اکٹھا کریں۔

### 4: اقتصادی کاشتکاری (معاشی اراضی کی تخلیق):

جس کاشت سے کاشتکاری کی اخراجات کے علاوہ اپنے خاندان کو سکون کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا موقع فراہم کرنے کی کاشتکاری کو اقتصادی قرار دیا گیا اس کی وجہ سے کئی کاشتکاروں کی زندگی میں سدھار آیا۔

### 5: امدادی کاشت کا فروغ (کوآپریٹو کھیتی کا فروغ)۔

کسان اپنی جانب سے کوآپریٹو اداروں کو قائم کرکے اپنی تمام کاشت کی ذمہ داری دیگر کسانوں کو سونپ کر متحدہ طور پر کاشتکاری کرتے ہیں، فصل ہاتھ لگنے پر زمین کی مستقل ترقی کے لئے درکار سرمایہ کو علاحدہ

©KTBS Not to be re published

کر کے،بقیہ حصہ آپس میں بانٹ لیتے ہیں اور اس کو'' امدادی کاشتکاری نظام'' کہتے ہیں۔

اراضی اصلاحات کے ذریعہ بے زمین افراد کو زمین کے مالکانہ حقوق بے حد قلیل تناسب کے تحت حاصل ہوئے۔ مالکوں کے حقوق کا تحفظ کیا گیا امدادی کاشتکاری نظام سے کسانوں کو تھوڑا بہت فائدہ حاصل ہوا،لیکن اس نظام کو حسب توقع کامیابی نہیں ملی۔

## 2: پسماندہ طبقات کے کمیشن:

ہندوستانی سماجی نظام عدم مساوات کا شکار ہے،منتخب ذات پات نظام کی وجہ سے کئی ذاتیں پسماندہ ہیں، انگریزوں کے ہندوستان میں داخلہ کے بعد کئی سماجی تحریکوں کا آغاز ہوا۔ انگریزوں کے دور اقتدار میں بلالحاظ مذہب تمام طبقات انگریزی زبان سیکھنے کے قابل ہوئے۔انگریزی زبان سیکھنے والوں کو برطانوی حکومت میں نئے مواقع حاصل ہوئے غیر برہمن تعلیمی شعبہ میں جب داخل ہوئے تو وہ بیدار ہوئے اکثریت میں ہونے کے باوجود ان طبقات کو سرکاری ملازمتوں میں مناسب نمائندگی نہیں ملی تھے۔اس وجہ سے میسور حکومت میں ساھوکار چنیّا، ایم بسویّا وغیرہ کی قیادت میں غیر برہمن تحریک کا آغاز کیا گیا۔

> ہندوستان میں پہلی مرتبہ کرشناراجہ وڈیر چہارم کے دور میں کمیشن برائے پسماندہ طبقات رجسٹس لیس لسی ملّر کی صدارت میں 1918 میں قائم کیا گیا۔جس میں یہ کہا گیا کہ ایک ذات میں اگر 5 فیصد سے زائد افراد انگریزی سے واقف ہوں تو وہ ذات ترقی یافتہ ہے۔1921 میں پہلا ریزرویشن حکم نامہ جاری کیا گیا۔

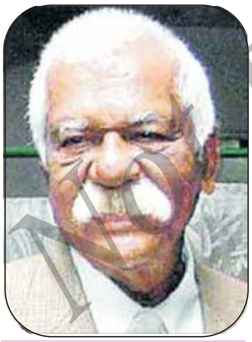
ایل جی ہاؤنور

وزیراعلی ڈی دیوراج ارس نے 1975 میں ایل جی ہاؤنور کی قیادت میں پہلا کمیشن برائے پسماندہ طبقات کا قیام کیا،سن 1975 میں ایس ایس ایل سی امتحانات میں کامیاب مختلف ذاتوں کے طلبا کا فیصد پسماندگی کی نشاندہی کرنے بطور ضابطہ لیا گیا۔ ہاؤنور رپوٹ کی بنا پر 1977 میں سرکاری احکامات جاری کیئے گئے جو انقلابی تھے۔ پسماندہ طبقات کو اقتصادی اور سیاسی طور پر بااختیار بنانے میں ان احکامات نے اہم رول ادا کیا۔ان احکامات کے خلاف سپریم کورٹ میں عرضی دائر کی گئی، حکومت کرناٹک نے سپریم کورٹ کو یقین دیا کہ رپورٹ کی خامیوں کو دور کیا جائے گا۔

©KTBS Not to be republished

جس کے بعد 1983 میں ٹی، وینکٹپا سوامی کمیشن نامزد کیا گیا، سیاسی دباؤ کی وجہ سے حکومت نے وینکٹا سوامی رپورٹ کو نامنظور کر دیا۔ وزیر اعلی رام کرشنا، ہیگڈے کے دور اقتدار میں جسٹس او، چنّپا ریڈی کے قیادت میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی اور اس کی رپورٹ بھی سیاسی دباؤ کی وجہ سے جاری نہیں کی گئیں ابتک جاری پسماندہ طبقات کے سلسلہ میں تمام ریزرویشن احکامات سودے بازی کے تحت ہوئے ہیں کوئی بھی حقیقی سفارشات کی بنا پر نہیں کئے گئے ہیں۔

## مشقیں

**I: نئے الفاظ**

گینی :۔ زمین مالکان اور کاشتکاروں کے درمیان ہوئے معاہدہ کے مطابق پیداوار میں حاصل کیا جانے والا حصّہ۔

**I: خالی جگہ مناسب الفاظ سے پر کریں۔**

1: بی ڈی جتی ہندوستان کے __________ تھے۔

2: 1974 میں کرناٹک ریاست کے وزیر اعلی __________

3: 1975 میں قائم پسماندہ طبقات کمیشن کے صدر __________

**II: دو یا تین جملوں میں جواب دیجئے:۔**

1: اراضی اصلاحات کے معنی کیا ہیں؟

2: اہم اراضی اصلاحات کون کونسے ہیں؟

3: اقتصادی کاشتکاری کا مطلب کیا ہے؟

4: ایک کنبہ کے لئے زیادہ سے زیادہ زمین کی ملکیت اراضی کی حد بندی حکومت کرناٹک نے کس لئے مقرر کی ہے؟

5: کوپریٹیو کھیتی نظام کیا ہے؟

6: یل جی ہاؤنور کمیشن نے پسماندگی کی پہچان کس طرح کی؟

***

©KTBS Not to be re-published

سبق: 8

# آزادی کی جدوجہد میں خواتین

# Women Freedom Fighters

## سبق کا تعارف:

تاریخی اعتبار سے مردسماج میں عورتوں کوصرف کنبے تک ہی محدود رکھا تھا۔ اکثر عوامی حلقوں میں داخل ہوکر فیصلہ کن کردار نبھانے والی خواتین کبھی کبھار دیکھے جاسکتے ہیں۔ مثال کے طور پر رانی ابکّا، ایک نمونہ ہیں۔ جدید دور کے مرحلے میں مغربی ممالک سے آئے تصورات جیسے: مساوات، آزادی اور عالمی بھائی چارگی ہندوستانی سماج کے لئے انگریزی تعلیم یافتہ طبقے کے ذریعہ داخل ہی نہیں ہوئی بلکہ نئے سماجی تبدیلیوں کا بھی سبب بنے جدوجہد آزادی کے موقع پر گاندھی جی کی قیادت میں اب تک پچھڑے ہوئے کئی سماجی طبقات نے جدوجہد آزادی کے لئے مخصوص قوت عطا کی۔ کسان، مزدور، طلباء اور خواتین کا بڑھ چڑھ کر آزادی کی جدوجہد میں شامل ہونے کے علاوہ آزادی میں اپنی حصہ داری کو بتلایا۔ اس پس منظر میں کرناٹک کے خواتین کا کردار مختلف ہے۔ اپنی پوری زندگی ملک کی آزادی اور ترقی میں گزاردی ان میں چند خواتین کی مثالی خدمات کا جائزہ لینا ہمارے لئے ضروری ہے۔ اس میں منگلور کے قریب اُلّال کی رانی ابکّا دیوی، کملا دیوی چٹوپادھیائے بلّاری سِدّما، اُوما بائی کُنداپورا، کرشنا بائی پنا بیکر، جی۔ آر۔ بھاگیرتمّا، سدّما جوئیس اور یشودھرمّا داسپّا وغیرہ اہم ہیں۔ انکے علاوہ اور بھی کئی خواتین حصہ لے کر غیر معروف رہ گئے ہیں۔

## صلاحیتیں:

1. جدوجہد آزادی میں خواتین سے انجام دیئے گئے کارناموں کو جاننا۔
2. ماقبل گاندھی جدوجہد آزادی میں حصہ لینے والے خواتین سے متعلق جاننا۔
3. جدوجہد آزادی میں اہم کردار نبھانے والے خواتین کو یاد کرنا۔
4. آزادی کے بعد کرناٹک کی ترقی میں خواتین کے کردار کو جاننا۔

Not to be re published ©KTBS

اس باب میں درج ذیل نکات کو جانیں گے۔

- رانی ابّکا دیوی
- بلاری سِدّ ما
- کملا دیوی چٹوپادھیائے
- یشودھرمآ داسپّا
- اُومابائی کُندا پورا

## رانی ابّکا دیوی:

رانی ابّکا دیوی

ماقبل گاندھی جدوجہد آزادی میں کتور رانی چنما، کیلادی چنما کی صف میں کھڑی رہنے والی ایک اور خاتون ''رانی ابّکا دیوی'' یہ چوٹا خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ انکے چچا ترو ملارایا ابکا دیوی کو جنگی فنون کی تربیت دینے کے بعد اُلّال کی رانی کے طور پر اقتدار میں لائے۔ ابکاّ کی منگلور کے ''بھنگا'' علاقے کے لکشمپا راجا سے شادی ہوئی۔ لیکن انکی شادی شدہ زندگی بہت زیادہ دیر قائم نہیں رہی اس لئے اُلّال واپس ہوئی۔ پرتگالیوں نے ابکاّ کو نذرانے/خراج پیش کرنے کے لئے زبردستی کی تو انہوں نے انکار کردیا۔ اسکے نتیجہ میں 1555 میں پرتگالیوں نے ''رانی'' پر جنگ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس جنگ میں ابکّا کو فتح حاصل ہوئی۔ بعداز 1568 میں پرتگالیوں کے وائس رائے ''آنٹو نیوموراہا'' کی قیادت میں اُلال داخل ہوئے رانی وہاں سے فرار ہوکر 200 سپاہیوں کے ساتھ پرتگالی فوج پر حملہ کیا۔ جنرل ''پیکسٹو'' اس جنگ میں ہلاک ہوگیا۔ پرتگالی فوج کو قید کرلیا گیا۔ اگلی جنگ میں پرتگال کے اڈمائرل 'ماسکارنیس' کا اُلال کے سپاہیوں نے قتل کرڈالا۔ رانی ابکا نے پرتگالیوں کو منگلور قلعہ چھوڑ کر جانے کے لئے دباؤ ڈالا۔ لیکن پرتگالی بار بار اُلّال کی دولت سے متوجہ ہوکر جنگ کا اعلان کرتے رہے۔ 1570 میں بیجاپور کے سلطان اور کالی کٹ کے جامورن کے ساتھ دوستی کا معاہدہ کیا۔ راجا جامورن کے سپہ سالار ''کلٹی پوکر مارکر'' نے ابکّا کی طرف سے جنگ کر کے

©KTBS Not to be republished

منگلور کے قلعہ کو اپنے قبضے میں لے کر واپسی کے دوران پرتگالیوں سے ہلاک ہو گیا ابکّا کے شوہر راجا لکشمیا کی مدد سے پرتگالیوں نے ابکّا دیوی کو جنگ میں شکست دیکر قید خانے میں ڈال دیا۔ رانی ابکّا قید خانے میں ہی انتقال کر گئی۔

رانی ابکّا کی یاد میں منگلور کے قریب اُلّال میں 'ویرا رانی ابکّا' کا تہوار مناتے ہیں۔ بہادری کی مثال قائم کرنے والی خواتین کے لئے ویرا رانی ابکّا کے اعزاز سے نوازا جاتا ہے۔ اسی طرح مورخہ 2003-1-15 میں محکمۂ ڈاک نے رانی ابکّا کی یاد میں ڈاک ٹکٹ جاری کیا ہے۔

**بلاری سِدّ ما (1903 تا 1981):**

یہ موجودہ ضلع باویری کے ڈنڈسی گاؤں کے روایتی خاندان میں 1903 میں پیدا ہوئیں والد 'کوٹگے بسپّا' وہ ایک تاجر تھے۔ جدوجہد آزادی کی تحریک میں کافی دلچسپی رکھتے تھے۔ انکے والد سِدّ مّا کے لئے اس وقت کے اخبارات اور جریدے خرید کر دینے کی وجہ سے قومیت سے متعلق موضوعات کو پڑھ کر سمجھتی تھیں۔ اسی لئے مجاہد آزادی بلاری کے مُروگپّا سے شادی کرنے کے باوجود انہوں نے جدوجہد آزادی میں مکمل طور پر اپنے آپ کو شامل کرنے کی وجہ بنی۔ 1930 کی دہائی میں قدیم میسور سلطنت میں جدوجہد آزادی زور وشور سے چل رہی تھی۔ اس وقت یس نجلنگپّا، ٹی سِدّ لینگیا، سردار ویرنا گوڑا دیگر مجاہدین آ گے تھے۔ بلاری سِدّ ما 1938 میں ہوئی شیو پورا کانگریس اجلاس میں حصہ لیا۔ مورخہ 1938-4-13 کو جھنڈا الہراتے ہوئے گرفتار ہوئیں، ایک مہینہ جیل کی سزا پائی۔ سلطنت میں جھنڈا الہرانے والی پہلی خاتون کے نام سے سراہنا کی گئی۔ سلطنت کے اخبارات میں سِدّ ما کی جدوجہد آزادی سے متعلق وابستگی کی بے حد ستائش کی گئی۔ جیل سے واپس لوٹنے کے بعد سِدّ مّا نے مکمل طور پر جدوجہد آزادی کو آگے بڑھایا۔ بعد میں ہوئے 1939 میں چتر درگہ جنگلاتی ستیہ گرہ میں حصہ لیا۔ دوانگیرے تعلق کے انا گوڑو اور مایا کونڈا جنگلاتی علاقوں میں سیندھی کے درختوں کو کاٹنے کی تحریک میں حصہ لیا۔ مورخہ 1939-9-29 تا 1940-9-08 تک جیل کی سزا ہوئی۔ پھر 1942 کی ہندوستان چھوڑو تحریک میں حصہ لیا۔ ہندوستان کو آزادی حاصل ہونے کے باوجود سلطنت میسور

©KTBS Not to be republished

نے جمہوری ہندوستان میں شامل ہونے کا اعلان نہیں کیا اس وجہ سے 1947 میں محل ستیہ گرہ یا میسور چلو ستیہ گرہ شروع ہوئی۔ اس تحریک میں بلاری سِدّ مانے حصہ لیا۔ اس جدوجہد کے بعد میسور ریاست ہندوستان میں شامل ہوئی ۔ اسکے ساتھ اکتوبر 1947 میں نئی حکومت کے۔ سی۔ ریڈی کی قیادت میں وجود میں آئی۔ آزادی کے بعد داونگیرے تعلق کے یم یل اے بن کر خدمات انجام دیئے۔ دیہاتی غریب عورتوں کی صحت کی حفاظت کی غرض سے 'ماتر ومندر' قائم کر کے انکے لئے اُمید کی نئی کرن بنیں۔ انکے اس خدمات کے لئے ریاستی حکومت تانبے کا سند دیکر اعزاز بخشا۔ اسطرح بلاری سِدّ ما میسور کی جدوجہد آزادی میں عملی طور پر حصہ لے کر خواتین کی عزت میں اضافہ کیا ہے۔

کملا دیوی چٹو پادھیائے

## کملا دیوی چٹو پادھیائے (1903 تا:1988):

کملا دیوی چٹو پادھیائے 3 اپریل 1903 کو منگلور کے امیر گھرانے میں پیدا ہوئیں۔ والد دھاریشورانت رایا۔ والدہ گریجا بائی۔ انگریزی انتظامیہ میں اعلی افسر تھے۔ کملا دیوی کیا تھولک کا نوینٹ اور سینٹ میرس اسکول میں تعلیم حاصل کئے۔ انکی شادی 14 سال کی عمر میں ہوئی اور بہت کم عمری میں ہی بیوہ ہوگئیں۔ نوکری پر فائز والد کا مدراس تبادلہ ہونے پر مدراس میں تعلیم کو جاری رکھا۔ آگے چل کر انگلش کے مشہور لندن اسکول آف اکنامکس میں ڈگری حاصل کر کے ہندوستان واپس ہو کر سماجی، اصلاحی کاروائیوں میں مشغول ہوگئیں۔ اس موقع پر شاعر ادیب، ڈرامہ نگار ہریندرا ناتھ چٹو پادھیائے سے ملاقات ہوئی۔ بعد از کملا دیوی نے چٹو پادھیائے کے ساتھ شادی رچا کر، کملا دیوی چٹو پادھیائے بنی۔

کملا دیوی قومی سیاست میں پہچانی گئی کرناٹک کی ہمہ صلاحیتی خاتون ہے۔ یہ گاندھی جی اور سروجنی نائیڈو سے متاثر ہو کر عدم تعاون تحریک میں حصہ لیا۔ کرناٹک بھر میں گھوم کر نوجوانوں کو جدوجہد آزادی میں حصہ لینے کے لئے اُکسایا۔ 1929 میں اِلہٰ آباد شہر میں قومی پرچم پکڑ کر نعرے لگاتے ہوئے جلوس نکال کر

©KTBS Not to be republished

انگریزوں کی جابرانہ حکومت کی مخالفت کی۔لاہور کانگریس اجلاس کے فیصلہ کے تحت گاندھی جی نے 12 مارچ 1930 کو اپنے 78 پیروکاروں کے ساتھ سابرمتی آشرم سے نمک ستیہ گرہ کا آغاز کیا۔ 5 مئی کو ڈنڈی پہنچ کر 6 مئی کو نمک تیار کرنے کے ذریعہ انگریزوں کی نمک قانون کی مخالفت کی۔اس موقع پر ملک کی عوام سے نمک ستیہ گرہ میں حصہ لینے کی آواز دی۔کملا دیوی گاندھی جی سے ملاقات کر کے عورتوں کو بھی نمک ستیہ گرہ میں شامل کرنے کی اجازت حاصل کی۔کملا دیوی اور اونتی بائی گوکھلے پہلے گروہ کے قائد کے طور پر نمک ستیہ گرہ کے قانون توڑنے کی تحریک میں حصہ لئے۔

''گاندھی نمک خریدئے اس کی قیمت 6 ماہ کی سزا ہے'' اس نعرہ کے ساتھ نمک فروخت کرتے ہوئے گرفتار ہو کر یرواڑا جیل میں سزا کاٹی۔سزا پا کر جیل سے رہا ہونے کے بعد بھی بمبئی کے گبا کا پورا میں سودیشی اشیاء فروخت کیں۔قومی سطح پر کانگریس کے سیوادل کے خواتین کے گروہ کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے ملک بھر میں گھوم کر خواتین رضا کاروں کی تنظیم قائم کی۔بمبئی اور بوریوی میں خواتین رضا کاروں کی تربیت گاہوں کا قیام کیا گیا۔سیوادل کے اس تنظیمی سرگرمیوں سے انگریزی حکومت نے سیوادل کو منسوخ کر کے کملا دیوی کو گرفتار کر کے آرتھر روڈ جیل میں قید رکھا گیا۔یہاں میرا بہن سے ملاقات ہوئی۔بعد از ویلور جیل کو منتقل کیا گیا۔

کانگریس پارٹی میں کئی اندرونی گروہ تھے۔نظریاتی طور پر سماج وادیوں سے متاثر ہو کر نہرو، رام منوہر لوہیا، آچاریہ نریندر دیوا وغیرہ کانگریس پارٹی میں ہی 'کانگریس سماج پارٹی' نامی اندرونی گروہ قائم کیا۔کملا دیوی چٹوپادھیائے 1934 میں اس پارٹی کی رکنیت حاصل کی۔سماج وادی کے اُصولوں کی تشہیر کے لئے کرناٹک آ کر عوامی تقاریر کے ذریعہ عوام میں آگاہی پیدا کی۔اس سے کئی مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔کملا دیوی جدوجہد آزادی کے علاوہ سماجی اصلاح، مفکرِ حقوق نسواں، ادیب اور اداکارہ بھی تھیں۔ان سے مختلف علاقوں میں انجام دی ہوئی خدمات کے لئے 1955 میں پدما بھوشن 1962 میں وتمل فاؤنڈیشن اعزاز، 1966 میں رامن میاگسے انٹرنیشنل اعزاز، شانتی بھارت دیسیٹی کوتم اعزاز، سنٹرل اکاڈمی اعزاز اور 1987 میں پدما وی بھوشن اعزاز سے نوازا گیا۔اسطرح کملا دیوی چٹوپادھیائے کرناٹک کے لئے قابل فخر ہیں۔یہ 1988 میں انتقال کر گئی۔

©KTBS Not to be re-published

## یشودھرما داسپّا: (1905 - 1980)

یشودھرّا مورخہ 1905-5-28 میں بنگلور میں پیدا ہوئیں۔ والد رامیا والدہ ریوتّا۔ والد اصلاح کار کا جذبہ رکھنے والے شخصیت تھے۔ بنگلور میں ابتدائی تعلیم مکمل کرنے کے بعد مدراس کے کوئین میری کالج میں داخلہ لیکر انٹرمیڈیئٹ تعلیم مکمل کی ۔ بنگلور لوٹنے کے بعد راؤ صاحب چنیاّ کے تیسرے بیٹے داسپّا کے ساتھ 1926 میں شادی شدہ زندگی میں قدم رکھا۔ داسپا اور یشودھرّا داسپا سماجی خدمت گزار۔ گاندھی جی سے متاثر ہوکر قومی کانگریس کے سرگرم کارکن بنی۔ ورداسیوا گراما میں تھوڑے وقفے کی خدمات انجام دینے کے بعد میاں بیوی دونوں واپس ہوئے میسور سلطنت کے تحریک آزادی میں مسلسل شامل ہوکر آزادی کے بعد سلطنت میسور جمہوری ہندوستان میں ضم ہونے کے گواہ بنی۔ میسور وفیصلہ کن مجلس کے لئے ہوئے انتخابات میں اپنے شوہر ہچ۔ سی داسپا پرجا سمیکتا پارٹی کے اُمیدوار ہوتے ہوئے یشودھرما کانگریس کے امیدوار کے طور پر ہی باقی رہے۔ سماجی خدمات گزار کی حیثیت سے اپنے آپ کو شامل کرنے والی یشودھرّا جدوجہد آزادی کا حصہ بنی 1938 میں شیوپورا پرچم ستیہ گرہ میں حصہ لئے 1942 میں کوئٹ انڈیا تحریک میں یشودھرما داسپا کا گھر جدوجہد آزادی سے منسلک خفیہ سرگرمیوں کا مرکز تھا۔ تحریک سے متعلق مضامین مخفی طور پر چھاپ کر ''جوالے'' اخبار میں شائع کی۔

سلطنت میسور میں جمہوری حکومت قیام کے لئے 1947 میں ہوئی میسور چلوتحریک میں یشودھرّا داسّپا نے عوام کو متحد کرنے میں تعاون کیا' میسور محل کے آگے' ہڑتال' اور ستیہ گرہ ہوئی تحریک کی شدت کو پہچانتے ہوئے مہاراجہ نے حکومت کو عوام کے حوالے کردیا۔ آزاد جمہوریت' ودھان سبھا رکن اور لوک سبھا رکن بن کر یس نجالنگپا کی کابینہ میں سماجی فلاح بہبود'' وزیر کے طور پر نمایاں خدمات انجام دی۔ یہ ہمہ صلاحیتی شخصیت سرطان بیماری کا شکار ہوکر 1980 میں دارِفانی سے کوچ کر گئی۔

©KTBS Not to be republished

## اُومابائی کنداپورا (1892 - 1992):

اُومابائی کنداپورا

اومابائی کنداپورا کرناٹک کے ضلع جنوبی کینرا کے کندپورا میں 1892 میں پیدا ہوئیں۔ والد گولی کیرے کرشنارایا، والدہ تنگا بائی 13 سال کی عمر میں جدوجہد آزادی میں اپنی پہچان بنانے والے، سنجیوراؤ سے شادی کی۔ شوہر کی حوصلہ افزائی سے 1921 کے بعد جدوجہد آزادی میں حصہ لیا۔ کھادی پوشاک پہن کر کانگریس کی سرگرمیوں کی ذمہّ داری سنبھالی۔ بدقسمتی سے 1923 میں شوہر کو کھونے کے بعد ہبلی میں مقیم ہوئیں۔

تلک، گاندھی اور ہرڈیکر کے قومیت کی سوچ سے متاثر ہوکر مراٹھی زبان میں ''سودیشی ورتا'' نامی ڈرامے کی تشکیل کر کے مادروطن کے اصولوں کی اہمیت کا اعلان کیا۔ ممبئی میں علمی ادبی سماج اور بھگینی کونسل اور تلک اسکول کی ذمہ داری سنبھالی۔ یہ عورتوں میں مادروطن، کھادی کی تشہیر، قومی تعلیم سے متعلق بیداری پیدا کی۔ تلک کے دور میں جدوجہد آزادی میں حصہ لینے والی، گاندھی جی کی قیادت میں بھی جدوجہد میں حصہ لیا۔ 1923 میں ین۔ یس ہرڈیکر سے قائم کردہ سیوادل کے خواتین گروہ کی قیادت کرتے ہوئے۔ 1924 کے بیلگاوی کانگریس اجلاس میں اہم کردار ادا کیا۔ نمک ستیہ گرہ میں حصہ لیا۔ اس کے لئے چار مہینے تک ہنڈلگا اور یرواڈ جیل میں قید رہے۔ جیل سے رہا ہونے کے بعد انکولہ، شرسی، سِدّاپورا وغیرہ جگہوں پر ستیہ گرہ میں حصہ لیکر سزا پائی۔ اومابائی کنداپورا کئی بے سہارا عورتوں کے لئے سہارا بنی۔ بیماری میں مبتلا ہونے کی وجہ سے 1942 کے کوئٹ انڈیا تحریک میں حصہ نہ لیکر بھی اس تحریک میں حصہ لینے والے خفیہ کارکنوں کو پناہ دینے کے ذریعہ تحریک کو بڑھاوا دیئے۔ گاندھی جی کے مشورے پر ''کستور باندھی'' کی ذمہ داری سنبھالتے ہوئے۔ سماجی اصلاح کی اسطرح بے لوث شخصیت ہندوستانی جدوجہد آزادی میں خود کو مکمل طور پر سونپ دیا۔ اُومابائی کُنداپورا 1992 میں انتقال کرگئی۔

Not to be republished ©KTBS

# مشق

**I. خالی جگہوں کو بھرتی کیجئے:۔**

1. رانی ابّکا کی یاداشت میں اُلّال میں __________ مناتے ہیں۔
2. بلاری سِدّما __________ میں پیدا ہوئیں۔
3. 1938 میں یشودھر مانے __________ میں حصہ لیا۔
4. یشودھرّما __________ وزیر تھیں۔
5. سودیسی وراتا ڈرامہ کی تشکیل __________

**II درج ذیل سوالات کو گروہ میں بحث کر کے جواب دیجئے:۔**

1. اُلّال کے تحفظ کے لئے پرتگالیوں کے خلاف رانی ابّکا دیوی کی جدوجہد کو بیان کیجئے؟
2. ہمہ گر صلاحیت رکھنے والی کملا دیوی چٹو پادھیائے کرناٹک کی شان ہیں۔ وضاحت کیجئے؟
3. جدوجہد آزادی میں اوما بائی کنداپورا کے خدمات کی فہرست تیار کیجئے؟

**III. سرگرمیاں**

1. جدوجہد آزادی میں اہم کردار نبھانے والی خواتین کی سوانح حیات پڑھیئے۔
2. آزادی کے بعد کرناٹک کی ترقی میں خواتین کے کردار سے متعلق بحث ومباحثہ کا اہتمام کریں۔

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

سبق: 9

# متحدہ کرناٹک اور سرحدی مسائل

# INTEGRATION OF KARNATAKA AND BORDER DISPUTES

**سبق کا تعارف:**

سرزمین کرناٹک کی تقریباً دو ہزار سال سے زائد کی تاریخ ہے کنڑا بولنے والے تاریخی طور پر الگ الگ سیاسی نظاموں میں زندگی گزار رہے تھے۔ وجیانگر سلطنت کے زوال کے بعد کنڑی زبان کے علاقہ مرہٹہ، پیشواؤں، پالیگاروں، انگریزوں، سلطانوں نوابوں وغیرہ حکومتوں کے 20 حکومتی اکائیوں میں بٹ گئے تھے۔ اس وجہ سے کنڑیگا اپنی ہی سرزمین میں پردیسیوں کی طرح زندگی گزار رہے تھے۔ اس باب میں کرناٹک کو متحد کرنے کی تحریک کے مرحلوں کا تعارف کرایا گیا ہے۔ موجودہ جاری سرحدی مسائل کا ذکر کیا گیا ہے۔

**صلاحیتیں:**

1. متحدہ کرناٹک کا پس منظر تحریک کے اہم مرحلوں کو جانیں گے۔
2. متحدہ تحریک چلانے والے رہنماؤں کے بارے میں جانیں گے۔
3. سن 1956 کے بعد پیدا ہونے والے سرحدی مسائل کو سمجھ کر اُس کا حل بتلائیں گے۔

©KTBS Not to be republished

## 1. متحدہ کرناٹک کا تاریخی پس منظر:

''کوی راجا مارگا'' تصنیف میں ذکر ہے کہ کنڑا سرزمین کاویری سے لیکر گوداوری تک پھیلی ہوئی تھی۔ کئی راج گھرانوں نے اس حصہ پر حکومت کی۔ لیکن وجیانگر سلطنت کے زوال کے بعد کنڑا علاقے سیاسی جوڑتوڑ کے زد میں آگئے۔ سیاسی جیت حاصل کرنے والوں نے کنڑا اور کنڑیگاؤں کی اہمیت کو ختم کردیا۔ ٹیپوسلطان کی موت کے بعد انگریزوں نے کنڑا بولنے والے علاقوں کو 20 الگ الگ بولی جانے والی زبانوں کے انتظامی اکائیوں میں تقسیم کردیا کنڑیگاؤں کو مراہٹے اور نظام جیسے حکمرانوں کی ماتحتی میں غیر ملکی احساس کے ساتھ زندگی گزارنی پڑی۔ ایسے غیر موافق حالات سے نکل کر کنڑیگا ایک ریاست قائم کرکے ایک ہی حکومت کے لئے جدوجہد کرنے لگے۔ اسی کو متحدہ تحریک کے نام سے بلایا جاتا ہے۔

اتحاد کا آغاز کرنے والے ممبئی کرناٹک علاقے کے لوگ تھے۔1890 میں آر۔ ایچ۔ دیش پانڈے کی صدارت میں آغاز ہونے والی کرناٹکا ودیا وردھکا گروہ نے اتحادی تصور کو ایک تنظیم کی شکل عطا کی۔

**سرگرمی:۔** ممبئی کرناٹک علاقے میں کنڑا مدارس کے آغاز کے لئے جدوجہد کرنے والے ''شیر کنڑا'' ڈپٹی چنابسپا کے بارے میں معلومات اکھٹا کریں۔

1915 بنگلورو میں کنڑا ساہتیہ پریشد قائم ہوئی۔ کنڑا زبان وادب کی ہمہ گیر نشوونما اور اتحاد کرناٹک کی حوصلہ افزائی اسکے مقاصد تھے۔1916 میں متحد کرناٹک مجلس دھارواڑ میں شروع ہوئی۔ ان تنظیموں نے اتحاد کرناٹک تحریک کو آگے بڑھایا۔

1924 میں منعقد بلگام کانگریس اجلاس میں ہوئلا گولا نارائن راؤ نے ''اُدیہ واگلی نما'' چیلو وا کنڑا ناڈو' استقبالیہ گیت سنا کر متحدہ تحریک میں بجلی دوڑا دی۔ اس اجلاس کی صدارت مہاتما گاندھی جی نے کی تھی۔ اس تحریک کی حمایت کی۔ اتحادی تحریک آزادی تحریک کے لئے مفید ثابت ہوئی۔

**سرگرمی:** اتحاد کے لئے جدوجہد کرنے والے ادیبوں کی فہرست بنائے۔ بی۔ ایم۔ شری کے متعلق زیادہ معلومات حاصل کریں۔

## 2. اتحادی تحریک میں اخبارات اور ادب کا کردار:

وشوا کرناٹکا' نوا کرناٹکا' واگ بھوشنا' جیا کرناٹک' سمیکتا کرناٹکا وغیرہ روزنامے اور ہفتہ واری اخبارات نے تحریک اتحاد کو ترغیب دی یہ اخبارات مختلف علاقوں سے شائع ہوا کرتے تھے۔ ادبی تصانیف نے بھی تحریک اتحاد کی مزید حوصلہ افزائی کی۔

کرناٹک کی سرزمین' زبان وتہذیب کی ترقی کے لئے کوشاں عظیم ہستیوں میں آلورو ینکٹ رایا رو، کرناٹک کے اُس دور کی بری حالت کو دیکھ کر انہوں نے افسوس کا اظہار اسطرح کیا تھا؟ چھے! کرناٹک کہاں ہے؟ چاروں سمتوں میں تقسیم ہوئے کرناٹک کو ایکجا کر کے کون متحد کرے گا؟ کس میں اتنی خودداری ہے؟ سرزمین کرناٹک کی شان وشوکت، زبان سے واقف کرانا آلورو ینکٹ رایا کا مقصد تھا۔ اس لئے

©KTBS Not to be republished

’’کرناٹکا داگتاوائی بھوا‘‘ نامی تصنیف تحریر کر کے اپنے صرف خاص سے شائع کی یہ بے حد حوصلہ افزاء کتاب تھی 1941 میں حیدآباد کے کنڑیگاؤں نے انکی عزت افزائی کی’’کرناٹک کُولا پروہتا‘‘ کا لقب دیا شاعر شانتا نے ممبئ کرناٹک علاقوں میں بیداری لانے میں اہم کردار ادا کیا۔’’بیڑالو کنڑا داسّیا بندی ہا‘ نیٹری رمّا تڑاماڈا دے‘‘ داسیہ بن کر یہ گیت گاتے ہوئے کنڑا ادبی کانفرنس کے اخراجات جمع کئے۔کوئمپو کے لکھے’’جیا ہے کرنا ٹکا ماتے‘‘’’نی میٹوا نیلیے ادے کرناٹکا‘‘ دیگر گیتوں نے لاکھوں کنڑیگاؤں کے دلوں پہ دستک دی۔ہوئلہ لاگولہ نارائین روکا لکھا۔’’اُدیاواگلی نمّا چیلووا کنڑا ناڈو‘‘ یہ ناڈ گیت بہت مقبول ہُوا۔کئی یارا کِنتّا رائے نے کاسرگوڈا کو کرناٹک میں شامل کرانے کے لئے اپنے آخری وقت تک کوشش کی۔کئی شُعراء ادیب‘ اخبار نویس کنڑیگا میں تحریک اتحاد کو اجاگر کیا۔

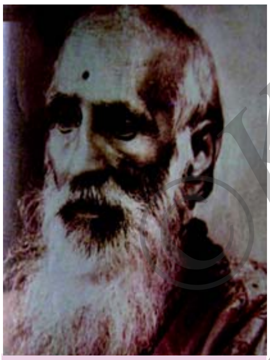

آلورو وینکٹ رایا

ہوئلہ لاگولہ نارائن راو

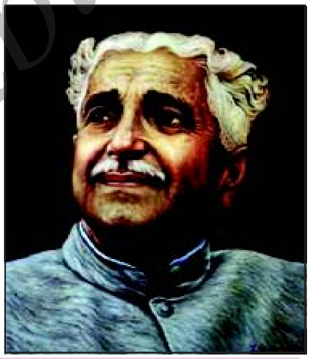

کوئیمپو

## 3. آزادی کے بعد تحریک اتحاد:

آدھی صدی سے بھی زیادہ مدت متحدہ کرناٹک کے خواب کی تعبیر ملک کی آزادی کے بعد تین مرحلوں میں پوری ہوئی۔

### 1. پہلا مرحلہ!( 1947 تا1948):

1947 سے پیشتر ہمارے ملک میں دوطرح کی ریاستیں تھیں برطانوی ہندوستان کے صوبے اور دیسی راجاؤں کی 562 ریاستیں تھیں۔دستوری مجلس نے ہندوستان کو لسانی بنیاد پر تشکیل دی ہے اور چار طرح کے انتظامی اکائیوں کو A B C اور D میں درجہ بندی کی گئی ہے۔اس کے مطابق کرناٹک کے 20 انتظامی



©KTBS Not to be republished

اکائیوں کو پانچ علاقوں میں تقسیم کیا گیا ہے پانچ اکائیاں ممبئی' مدراس' میسور' حیدر آباد اور کوڈا گو یہ کرناٹک کے اتحاد کی طرف پہلا مرحلہ ہے۔

### 2. دوسرا مرحلہ (1953):

(1951 - 1952) میں لوک سبھا کے لئے پہلے انتخابات ہوئے۔ انتخابات کے بعد ''اکھنڈ کرناٹک راجیہ نرمان پریشد'' نامی ایک شدت پسند خیالات کی پارٹی کا عروج ہوا (1952)۔ اس پارٹی نے تحریک اتحاد کے لئے ستیہ گرہ چلائی تقریباً پانچ ہزار لوگ قیدی بنا کر جیل میں ڈالے گئے۔ کینگل ہنمنتیا' ایس۔ نجلنگپا نے اتحاد کی حمایت کی اور پوری ریاست گھوم کر اتحاد کی حمایت میں تقاریر کئے۔

> 1952 میں پوٹی شری راملو آندھرا کے ایک اہم لیڈر نے آندھرا پردیش ریاست کی تشکیل پر زور دیتے ہوئے۔ 58 دن تک بھوک ہڑتال کی اور آخر کار اپنی جان دے دی آندھرا میں غضبناک فسادات شروع ہو گئے اس واقع کے بعد وزیر اعظم جواہر لال نہرو نے اعلان کیا حکومت آندھرا پردیش ریاست بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اسطرح آندھرا پردیش تشکیل ہوا۔

آندھرا پردیش کی تشکیل کے بعد بلاری ضلع کے سات تعلقہ جات کو میسور ریاست میں ضم کیا گیا۔ یہ اتحاد کا دوسرا مرحلہ تھا۔

### 3. آخری مرحلہ :

آندھرا پردیش کی تشکیل کے بعد لسانی بنیاد پر ریاستوں کی از سر نو تشکیل کی مانگ میں شدت پیدا ہوئی۔ مرکزی حکومت نے ریاستوں کی از سر نو تشکیل سے متعلق رپورٹ دینے کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا۔ (ایس۔ آر۔ سی) اس کے صدر ایس فضل علی تھے۔ (اسی لئے فضل علی کمیشن بھی کہا جاتا ہے) ہیچ۔ ین۔ کنجرو اور کے۔ ایم پنی کر اس کے دیگر ارا کین تھے کمیشن نے 1955 میں اپنی رپورٹ دی۔ اس رپورٹ کے مطابق لسانی اور انتظامیہ کی سہولت کی بنیاد پر ہندوستان کے ریاستوں کی از سر نو تشکیل کی گئی۔ ملک کے سبھی جماعتوں نے اس کمیشن کی رپورٹ کو منظوری دی مگر کاسر گوڈ کو ریاست کیرالا' بلاری کے کچھ تعلقوں کو ریاست آندھرا پردیش میں ضم کرنے کی صلاح کو کنڑیگاؤں نے ایک آواز بن کر مخالفت کی۔



©KTBS Not to be re published

ریاستوں کی ازسرنوتشکیل رپورٹ کومرکزی حکومت نے منظوری دے دی۔عظیم ریاست میسور' 1نومبر 1956 کووجودمیں آئی۔متحدشدہ ریاست میسورمیں مندرجہ ذیل اضلاع شامل تھے۔

| | | |
|---|---|---|
| 1 | قدیم میسورکےنواضلاع | میسور'منڈیا' بنگلور' کولار'ہاسن'ٹمکور'چکمگلور۔شیموگہ اورچتردرگہ |
| 2 | ممبئی کاعلاقہ | بلگام' دھارواڑ' بیجاپوراورشمالی کینرا |
| 3 | حیدرآبادکاعلاقہ | گلبرگہ(کلبرگی)رائچور۔بیدر |
| 4 | مدارس کاعلاقہ | جنوبی کینراضلع،کولیگال(تعلق)بلاری(1953 میں آندھرا پردیش ریاست کی تشکیل پربلاری کوضم کیاگیاتھا) |
| 5 | ریاست - C | کوڈاگو |

1956 میں 19 اضلاع تھےآج 30 اضلاع ہیں۔

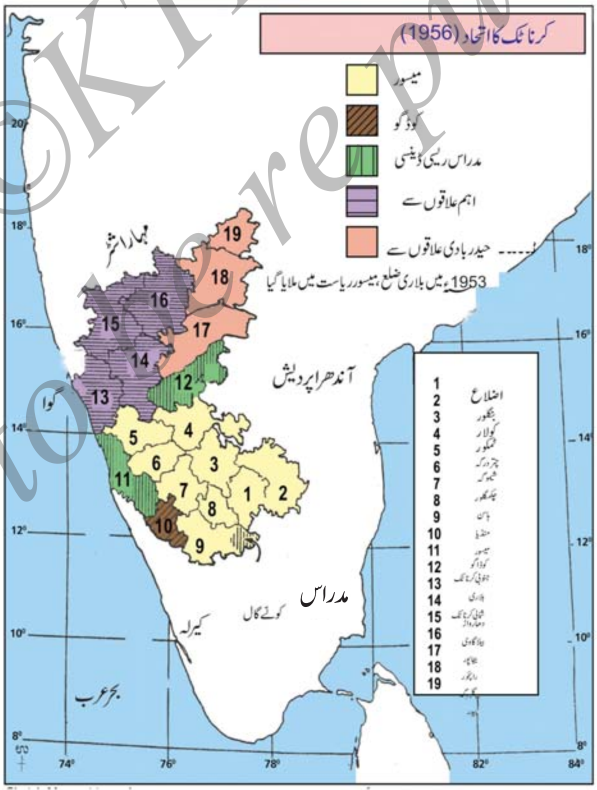


متحدکرناٹک کاخاکہ

©KTBS Not to be republished

ڈی۔دیوراج ارس

ایس۔نجلنگپا

کینگل ہنومنیتا

1956میں وجود میں آئی ۔عظیم ریاست میسور کے پہلے وزیر اعلی ۔ایس ۔نجلنگپا بنے ۔یکم نومبر 1973 کو اُس وقت کے وزیر اعلی ڈی، دیوراج ارس سے عظیم ریاست میسور کو کرناٹکا' کا نام عطا کیا گیا۔

### 4. سرحدی اختلافات:

قومی نقطہ نظر سے لسانی بنیاد پر ریاستوں کی تشکیل نو سے سرحدی حصوں کے کچھ علاقوں کے کنڑ یگاؤں کے ساتھ ناانصافی ہوئی۔لسانی طور پر اکثریت میں ہونے کے باوجود دوسری زبانوں کے علاقوں میں ضم ہونا پڑا وہاں کے حالات کے مطابق وہ لسانی اقلیت بن گئے۔کیرلا کا سرگوڈ۔آندھرا پردیش کا آلور، ادھونی' رائے درگاہ اور مڈکاشی را تعلق، تمل ناڈو ہسور اور تالاواڈی تعلق مہاراشٹرا کا چندا گڑھا، شولاپورا، جتّا۔اکاّلاکوٹا ۔ان علاقوں میں کنڑا زبان والے اکثریت میں ہیں انہیں کرناٹک میں شامل ہونا تھا۔مگر پڑوسی ریاستوں میں ہی رہے۔اسی لئے آج بھی حکومت کرناٹک اور کنڑا حمایتی انجمنیں ان علاقوں کو دوبارہ کرناٹک میں شامل کرانے کی امید لئے جدوجہد کرتے آرہے ہیں، اہم طور سے مہاراشٹرا۔کیرلا۔آندھرا پردیش اور تمل ناڈو کے ساتھ مسلسل سرحدی جھگڑے چل رہے ہیں، ان مسائل کو حل کرنے کی کاوشیں ہونی ضروری ہے۔

سرگرمی:۔کنڑا سے محبت پیدا کرنے والی گیتوں کو اکھٹا کرو۔

©KTBS Not to be republished

## کرناٹک مہاراشٹرا' کیرلا کے درمیان سرحدی اختلافات:

کرناٹکا' مہاراشٹرا اور کیرلا کے سرحدی مسائل کا حل کرنے کے مقصد سے مرکزی حکومت نے 1965 میں سپریم کورٹ کے وظیفہ یاب جج مہا جن جی ایک رکنی کمیشن قائم کی ۔ اس کمیشن نے اختلافات والے ان تینوں ریاستوں کا وسیع پیمانے پر جائزہ لیکر مہاراشٹرا کا' اکاّ لاکوٹے' جتّا' کیرلا کا سرگوڈ' میسور ریاست کو۔ نپانی' کھاناپورا' ہلیالا مہاراشٹرا میں شامل کرنے مرکزی حکومت کو اپنی سفارش پیش کی ۔ مہاراشٹرا حکومت زیادہ علاقے ملنے کی امید رکھے ہوئے تھی مگر کم علاقے ملنے کی وجہ سے اس رپورٹ پر شرانگیزی اختیار کئے ہوئے ہے ۔ یہ سرحدی مسلۂ حل ہوئے بغیر مرکزی حکومت کے پاس جوں کا توں موجود ہے ۔

## مشقیں

**I. درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں دیجئے:۔**

1) کرناٹک ودیاوردھا کا سنگا کس سن میں قائم ہوئی ؟
2) ''کرناٹک کولا پروہتا'' کس کو بلایا جاتا ہے؟
3) متحدکرناٹک کے لئے خدمات انجام دینے والے دو تنظیموں کے نام بتاؤ؟
4) اُدیاواگلی نمّا چیلوواکنڑناڈو'' گیت کس نے لکھا؟
5) عظیم ریاست میسور کب وجود میں آئی؟
6) ''کرناٹک'' نام کس نے؟ اور کب دیا؟

**II. گروہ میں بحث کرتے ہوئے جواب دیجئے:۔**

1. متحدہ کرناٹک کی حوصلہ افزائی کرنے والے شعراء کون تھے؟ اور ان کی نظمیں کون کونسی ہیں؟
2. ریاستوں کی ازسرنوتشکیل،کمیشن کے صدر اور اراکین کون تھے؟

سرگرمی:

1. کرناٹک کا نقشہ کھینچ کر ضلعی مراکز کی نشاندہی کرو۔
2. ہندوستان کے نقشہ میں متحدکرناٹک (1955) کے سرحدوں کی نشان کریں۔
3. ادیاواگلی نمّا چیلوواکنڑاناڈو اور گوونداپائی کی کنڑیگاراتائی' گیتوں کو گروہ میں مل کر گائیں۔

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

سبق:10

# ہماری دفاعی فوج
# OUR DEFENCE FORCES

## سبق کا تعارف

اس سبق میں ہماری دفاعی فوج کے کام، شعبے، تربیتی مراکز، جدید اسلحہ، مرکزی دفتر وغیرہ کے بارے میں تعارف کرایا گیا ہے۔ ساتھ ہی معاون دفاعی فوج، حفاظتی فوج، اور شہری حفاظتی فوج کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔

**صلاحیتیں:**

1. ہماری دفاعی فوج کے بارے میں معلومات حاصل کرنا۔
2. بری فوج، بحری فوج، اور ہوائی فوج کے بارے میں سمجھنا۔
3. دفاعی فوج کی صلاحیتوں کو جاننا۔
4. معاون دفاعی فوج کی خدمات پر فخر محسوس کرنا۔
5. مددگار فوجی دستوں کی رضا کارانہ خدمات پر فخر محسوس کرنا۔

©KTBS Not to be republished

## دفاعی فوج:

بیرونی حملہ سے ملک کا دفاع کرنا حکومت کا اولین فرض ہے۔ یہ کام دفاعی افواج کے سپرد کیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے دفاعی افواج کا کردار نہایت ہی اہم ہے۔ ہندوستان کو بہادر، تربیت یافتہ اور باصلاحیت مسلح افواج پر ناز ہے۔ آزادی کے بعد جب بھی ملک کی سالمیت کو خطرہ لاحق ہوا ہے۔ تو ہم نے ڈٹ کر اسکا مقابلہ کیا ہے۔ مثلاً:۔ چین اور پاکستان کے حملے کارگل جنگ کے وقت ہماری مسلح افواج نے یہ ثابت کیا ہے کہ وہ مادر وطن کی حفاظت کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔

- ہندوستان کی زمینی سرحد تقریباً 15,200 کلومیٹر اور سمندری ساحلی علاقہ تقریباً 7516.5 کلومیٹر پایا جاتا ہے۔
- ملک کی حفاظت کیلئے آمدنی کا 40% سے زائد حصہ دفاعی انتظام پر صرف کرنے کیلئے محفوظ رکھا جاتا ہے۔

## دفاعی فوج کی ذمہ داریاں:

- ملک کے سرحدی علاقوں کی حفاظت
- ملک کی سالمیت کی حفاظت کرنا۔
- غیر قانونی تجارت اور غیر قانونی سرگرمیوں کو روکنا۔

صدر ہند کو ہماری دفاعی افواج کا اعلیٰ اقتدار دیا گیا ہے۔ ہندستان کی دفاعی تنظیم تین شعبوں پر مشتمل ہے۔ بری فوج، بحری فوج اور ہوائی فوج۔ دفاعی افواج یوم آزادی اور یوم جمہوریہ پریڈ میں حصہ لے کر اپنے فوجی صلاحیت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

دفاعی افواج میں اپنے صلاحیت کا مظاہرہ کرنے کے لئے تربیت گاہیں بھی ہیں۔ وہ یہ ہیں قومی حفاظتی کالج، نئی دہلی، قومی دفاع تربیت گاہ 'ادا' کا منڈل، ہندوستان ملٹری اکاڈمی' دہرادون ہندوستان کی فوجی اکاڈمی کھڑک واسلہ پونے اہم ہیں۔

## ہندوستانی بری فوج:

ہندوستان کی بری فوج دنیا کی دوسری سب سے بڑی برّی فوج کہلاتی ہے۔ برّی فوج، پیدل دستہ (سپاہی)، گھڑسوار دستہ فرنگی دستہ اونٹوں کا دستہ، جنگی ٹیانکر پر مشتمل ہے۔

بری فوج میں کل 11,00,000 فوجی ہیں۔

اور 960,000 تک ریزرو فوجی ہیں۔

بری دستہ کے مختار کل کو (جنرل) کہا جاتا ہے۔ یہ فوج کے اختیارات، تربیت، کاروائی اور انتظامیہ کاروائیوں کو دہلی میں واقع بری دستہ کے صدر دفتر سے انجام دیتے ہیں۔

ملک کی سرحدی حفاظت کے ساتھ قدرتی آفات جیسے سیلاب، خشک سالی، زلزلہ، زمین کا دھنسنا، طوفان وغیرہ مواقعوں میں فوجی جوان لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ بری دستہ تکنیکل طور پر بہت آگے ہے۔ اسکے علاوہ جاسوسی کا نظام بھی رکھتا ہے۔

©KTBS
Not to be re published

## ہندوستانی بحری فوج:

بحریہ کا نشان

ساحلی علاقوں اور جزائر کی حفاظت کے لئے بحری فوج کی ضرورت ہے۔ہندوستانی بحری فوج دنیا کی چھٹویں طاقتور بحری فوج میں شمار ہوتی ہے۔ بحری فوج کے اعلیٰ افسر کو ایڈمیرل کہتے ہیں۔بحری فوج کا صدر دفتر دہلی میں ہے۔

بحری فوج میں جدید طرز کی میزائیلی جہاز اور آبدوز موجود ہیں ۔ان میں آئی ۔ین ۔یس وبھوتی ،اورآئی ۔ین یس گوداوری اہم ہیں ۔اس کے علاوہ آئی ین ۔یس وراٹ اورآئی ۔ین ۔یس وکرمادتیہ جنگی ہوائی جہاز سے بحری فوج مسلح ہے۔کرناٹک کے کاروار میں ''سی برڈ نامی بحری بیڑہ'' قائم کیا گیا ہے۔

## ہندوستانی ہوائی فوج:

ہوائی فوج کا نشان

جنگی جہاز

ہندوستان کی ہوائی فوج دنیا کی پانچویں بڑی ہوائی فوج میں شمار ہوتی ہے۔انکے اعلیٰ افسر کو ایر چیف

©KTBS Not to be re published

مارشل کہتے ہیں۔ اسکا صدر دفتر نئی دہلی میں واقع ہے۔ انتظامی سہولیات کے لئے ہوائی فوج کو پانچ کمانڈوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

بنگلور، حیدرآباد اور دنڈیگل میں (تمل ناڈو) ہوائی فوج کو تربیت دینے والی اہم مراکز ہیں۔ ہوائی فوج جدید ٹکنالوجی کے استعمال سے کئی مسلح جدید جنگی ہوائی جہاز پر مشتمل ہے۔

ہماری ہوائی فوج جاگوار جیسے جدید جنگی ہوائی جہاز پر مشتمل ہے۔ وہ 1,00,000 کے قریب سپاہی اور 1330 کے قریب جنگی ہوائی جہاز پر مشتمل ہے۔ ہوائی فوج ہمارے ہندوستان کی مضبوط فوج ہے۔ اس پر ہمیں ناز ہے۔

## معاون دفاعی فوج

معاون دفاعی فوج دفاعی فوج کے علاوہ ناموافق مواقعوں میں مددگار ثابت ہوتے ہیں

- سرحدی حفاظتی فوج (Border security force) :

سرحدی حفاظتی فوجی دستہ

- ہندوستان کے سرحدی علاقوں کی حفاظت کرنا۔ سرحدی حفاظتی فوج کا اہم کام ہے۔ کارگل کی جنگ

©KTBS Not to be re published

کے دوران سرحدی حفاظتی فوج نے اونچے پہاڑوں پر چڑھ کر فوجیوں کے ساتھ مل کر راست جنگ میں شامل رہی ''مرنے تک فرض'' (Duty until death) یہ انکے قابل توجہ کلمات ہیں۔

- **سرحدی راستوں کی تنظیم (Border Roads Organisation):** سرحدی راستوں کی تنظیم بند راستوں کو کشادہ کر کے فوجی کاروائی کے لئے فوراً مدد کرتی ہے۔ راستوں کی تعمیر، پل کی تعمیر اور نالیوں کی تعمیر جیسی کاروائیوں میں یہ تنظیم اپنی کارکردگی انجام دیتی ہے۔

- **ساحلی پہرے دار: (Coastal guards):** یہ ایک نیم فوجی دستہ ہے۔ اسکا صدر دفتر نئی دہلی میں ہے۔ ساحلی علاقوں کی حفاظت کرنا ان کی ذمہ داری ہے۔ طوفانی ہوائیں، زلزلے، سونامی جیسے قدرتی آفات کے موقع پر حفاظتی کاموں کو انجام دیتی ہے۔ اسمگلینگ اور غیر قانونی داخلہ وغیرہ کی روک تھام کرنا ان کا اہم کام ہے۔

ساحلی پہرے دار 84 بحری جہاز اور 45 ہوائی جہاز اور ہیلی کاپٹر پر مشتمل ہیں 5440 سپاہی ساحلی پہرے پر موجود ہیں۔

ساحلی پہرے دار

## مرکزی صنعتی حفاظتی فوجی دستہ:

یہ دنیا کی سب سے بڑی صنعتی محافظ فوج کہلاتی ہے۔ اس میں 1,28,000 فوجی شامل ہیں۔ یہ ملک

©KTBS Not to be republished

کے تقریباً 300 سے زیادہ سرکاری اور غیر سرکاری صنعتی اکائیاں اور تجربہ گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ اسکے علاوہ ہوائی اڈوں بندرگاہوں، ریلوے اسٹیشن، تاریخی آثار قدیمہ اور آٹمی اداروں کی حفاظت کرتی ہے۔

## معاون فوجی دفاع:

ملک بھر میں نوجوانوں میں فرض اور حب الوطنی کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے اسکولوں اور کالجوں میں کئی سرگرمیوں کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ اس میں ین۔سی۔سی ایک اہم سرگرمی ہے۔

- **ین۔سی۔سی (National cadet corps):**

(نیشنل کیاڈٹ کارپس) ین۔سی۔سی اجتماعی زندگی کی اہمیت، قائدانہ صلاحیتوں کو N.C.C سیکھلاتی ہے یہ تربیت حاصل کرنے والوں کو فوج میں داخلہ لینے کے لئے خصوصی موقع فراہم کیا جاتا ہے۔ اعلیٰ تعلیم کیلئے طلباء کو ریزرویشن حاصل ہوتی ہے۔ اسکول اور کالجوں میں لڑکے اور لڑکیاں بھی ین۔سی۔سی میں شامل ہوسکتی ہیں۔ مُلک کے تحفظ کی ذمّہ داری کا احساس دلانا اس کا اہم مقصد ہے نظم ضبط اور اتحاد اس کا نعرہ ہے۔

Not to be KTBS published

ین۔سی۔سی، کیاڈیٹ

2012میں ہندوستان میں 610اضلاع میں 8770اسکول اور 5521 کالجوں میں این۔سی سی کی اکائیاں ہیں۔کل 13,00,000این۔سی۔سی کیڈیٹ ہیں۔

- ہوم گارڈس(Home guards): یہ پولیس کے دستہ سے منسلک کام کرتی ہے۔اسکے اہم کام:اندرونی حفاظت کے لئے مدد کرنا۔اوراچانک حادثات،قدرتی آفات وغیرہ اوقات میں مدد کرنا۔

شہری پولیس دستہ : پولیس دستہ ریاستی اور مرکزی سطح پر ہیں۔ریاستی سطی پولیس دستے صرف ریاست تک ہی محدود ہیں۔مرکزی حکومت نے اپنی ہی پولیس دستہ قائم کیا ہے۔

قومی حفاظتی فوج: قومی حفاظتی فوج معتبر لوگوں کی حفاظت کرتی ہے۔یہ ملک کے اندرونی حفاظت اوردہشت گردی روکنے کے لئے زیادہ زوردیتی ہے۔بم ضائع کرنے والا دستہ اس کا معاون ہے

- ہندوستانی ریڈ کراس سوسائیٹی (Indian Red Cross society):

ریڈ کراس تنظیم پورے ہندوستان میں 700اضلاع میں اپنی شاخوں کے ساتھ کام انجام دے رہی ہے۔صدر جمہوریہ اس تنظیم کے صدر ہیں۔ریڈ کراس تنظیم کا اہم مقصد انسانیت اور رضا کارانہ خدمات ہے۔

ریڈ کراس کی علامت

©KTBS Not to be republished

# مشقیں

## I. گروہوں میں بحث کریں اور جواب دیجئے۔

1. دفاعی افواج کا اعلیٰ اقتدار کس کو ہے؟
2. دفاعی افواج کے شعبے کونسے ہیں؟
3. بری فوج کے اعلیٰ افسر کو کیا کہہ کر پکارا جاتا ہے؟
4. بری فوج کا صدر دفتر کہاں ہے؟
5. بحری فوج کے اعلیٰ افسر کو کیا کہہ کر پکارتے ہیں؟
6. این۔سی۔سی اس کا اہم مقصد کیا ہے؟
7. بری فوج کے اہم کام کیا ہیں؟
8. سرحدی راستوں کی تنظیم کا کیا کام ہے؟
9. ریڈکراس تنظیم کا مقصد کیا ہے؟
10. کیا تم دفاع میں کام کرنا پسند کروگے؟ وجہ بتلایئے؟

## II. بحث کیجئے:

ہمیں دفاعی فوجوں میں کیوں خدمات انجام دینا چاہئیے؟

## سرگرمیاں:

1. اپنے گاؤں کے کسی فوجی کو اپنے اسکول میں مدعو کریں۔
2. دفاعی فوج کے مختلف اکائیوں کے نشانات کو اکٹھا کریں۔
3. قریبی اسکول، کالج کے این۔سی۔سی اکائی کو حاضری دیں۔

**یہ بھی جانیئے:**

بری فوج کے اعلیٰ افسران: جنرل، لیفٹیننٹ جنرل، میجر جنرل، بریگیڈیر کرنل، لیفٹیننٹ کرنل، میجر، کیپٹن اور لیفٹیننٹ۔ بحری فوج اور ہوائی فوج میں بھی اسی طرح افسران کے رینک ہوتے ہیں۔

☆☆☆

©KTBS Not to be republished

سبق:11

# دستور کی ترمیمات

# Constitutional Amendment

**سبق کا تعارف**

ہندوستان کے دستور کو ترمیم کرنے کے طریقوں سے متعلق بیان کیا گیا ہے۔

**صلاحیتیں:**

1. دستور ہند کی نوعیت کو جاننا۔
2. دستور ہند کو ترمیم کرنے کے طریقوں کو سمجھنا۔
3. آسان اکثریت سے ترمیمات کرنے کے طریقے کو سمجھنا۔
4. مخصوص اکثریت سے ترمیم کرنے کے طریقے کو سمجھنا۔
5. مخصوص اکثریت کے ساتھ آدھے سے زیادہ ریاستوں کی منظوری سے ترمیم کرنے کے طریقے سے متعلق جاننا۔

©KTBS Not to be re published

دستور کے قوانین کی خصوصیات مستحکم ہونے کے باوجود مسلسل چلنے والی سماجی تبدیلیاں اور بدلتے ہوئے حالات سے جڑے رہنے کے لئے دستور میں ترمیمات ضروری ہیں۔

## دستور کی نوعیت:

ترمیمات کی بنیاد پر دستور کی نوعیت طے کر سکتے ہیں۔ ترمیمی طریقہ آسان ہو تو ایسے دستور کو آسان دستور، ترمیمی طریقہ دقیق ہو تو ایسے دستور کو مشکل دستور میں علیحدہ کر سکتے ہیں۔ ہندوستان کا دستور آسان اور مشکل دونوں نکات پر مشتمل ہے۔

## دستور کی ترمیم کے طریقے:

ہمارے دستور کو تین طرح سے ترمیم کر سکتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

1. آسان اکثریتی ترمیمی طریقہ۔
2. مخصوص اکثریتی ترمیمی طریقہ۔
3. مخصوص اکثریت کے ساتھ کم از کم آدھے سے زیادہ ریاستوں کی منظوری حاصل کرتے ہوئے ترمیمی طریقہ۔

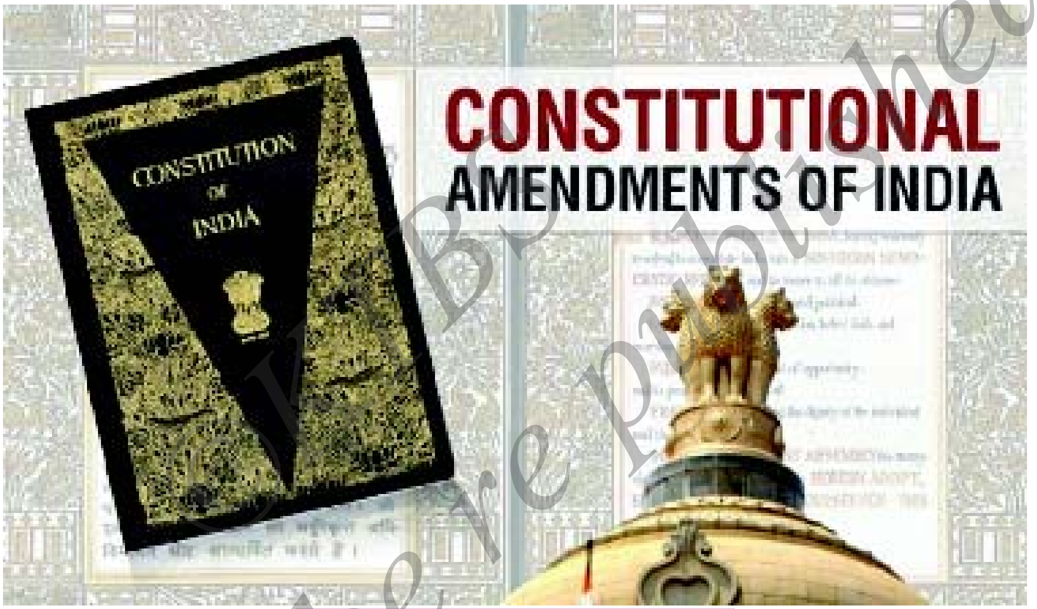


دستوری ترمیمات

## آسان اکثریتی ترمیمی طریقہ:

دستور کے چند حِصّوں کو پارلیمنٹ میں (لوک سبھا اور راجیہ سبھا دونوں) عام آئینی عمل کے سادہ اکثریت کے (پارلیمنٹ کے اراکین میں سے آدھے سے زیادہ اراکین کی منظوری) ذریعہ ترمیم کرسکتے ہیں۔

مثال: ہندوستان کے شہری ہونے کی قابلیت:

## مخصوص اکثیری ترمیمی طریقہ:

دستور کے چند شعبوں کو مخصوص اکثریت کے ذریعہ ترمیم کرسکتے ہیں مخصوص اکثریت کے معنی پارلیمنٹ کے اراکین میں منظوری دیکر دستور کو ترمیم کرسکتے ہیں۔ مثال: بنیادی حقوق۔ ریاست کے ہدایتی اصول اور دیگر نکات۔

Not to be re published

## مخصوص اکثریت کے ساتھ کم از کم آدھے سے زیادہ ریاستوں کی منظوری حاصل کرتے ہوئے ترمیم کرنے کا طریقہ:

پارلیمنٹ کے مخصوص اکثریت کے ساتھ آدھے سے زیادہ ریاستوں کی منظوری حاصل کرتے ہوئے۔ دستور کے چند شعبوں کو ترمیم کر سکتے ہیں۔ یہ درج بالا بتلائے گئے دونوں طریقوں سے مشکل طریقہ ہے۔اس طریقہ سے صدر کے انتخاب مرکزی اور ریاستی حکومت کے درمیان اقتدار کی تقسیم اور دیگر نکات ترمیم کر سکتے ہیں۔ اسطرح تینوں ترمیمی طریقوں کے ذریعہ ہندوستان کے دستور میں درکار تبدیلیاں کر سکتے ہیں۔ بدلتے ہوئے سماج اور مواقع کے مطابق مناسب تبدیلیاں لانے کے لئے دستور میں موقع فراہم ہے۔

| |
|---|
| 8 ستمبر 2016 تک ہمارے دستور کو 101 مرتبہ ترمیم کیا گیا ہے۔ |

## مشقیں

**I. گروہوں میں بحث کر کے جواب دیجئے۔**

1. دستور کی ترمیم سے کیا مراد ہے؟
2. ہندوستان کے دستور کے ترمیمی طریقے کونسے ہیں؟
3. آسان اکثریتی ترمیمی طریقہ سے کیا مراد ہے؟
4. مخصوص اکثریتی ترمیم کے طریقے بتلایئے؟
5. ہندوستان کے دستور کی ترمیم کا تیسرا طریقہ بتلایئے۔

**II. بحث کیجئے:**

دستور کی ترمیم کیوں ضروری ہے۔اس موضوع پر بحث کیجئے۔

☆☆☆

©KTBS Not to be re published

سبق:12

# آسٹریلیا ایک ہموار براعظم

# AUSTRALIA-THE FLATTEST CONTINENT

**سبق کا تعارف:**

اس باب میں براعظم آسٹریلیا کا محل وقوع، رقبہ اسکے طبعی خصوصیات اور دریاؤں کا نظام، آب وہوا قدرتی نباتات، زراعت مویشی پالن، معدنیات اور صنعتیں، آبادی کی بڑھوتری، تقسیم اور گنجان آبادی کے متعلق پہچان کرائی گئی ہے۔

**صلاحیتیں:**

1. دنیا میں آسٹریلیا کا مقام، محل وقوع کے بارے میں معلوم کریں گے۔
2. آسٹریلیا کے طبعی خصوصیات، دریاؤں کا نظام، آب وہوا اور قدرتی نباتات کے متعلق جانکاری حاصل کریں گے۔
3. اس براعظم کے زراعت اور مویشی پالن کے بارے میں معلوم کریں گے۔
4. مختلف معدنیات اور صنعتوں کے بارے میں پہچان کرینگے۔
5. آبادی کی مقدار، بڑھوتری، تقسیم گنجان آبادی کے بارے میں جانیں گے۔

## 1: محل وقوع، رقبہ اور طبعی خصوصیات

### محل وقوع:

براعظم آسٹریلیا پوری طرح سے جنوبی اور مشرقی نصف کرہ میں واقع ہے۔ یہ "45 -°10 جنوب سے "39 -°43 جنوبی عرض بلد اور "9.°113 مشرق سے "39 -°153 مشرقی طول بلد کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔ خط جدی کم وبیش اس براعظم کے درمیان سے ہوکر گزرتا ہے۔

©KTBS Not to be republished

**رقبہ:۔** رقبہ اور آبادی دونوں میں ہی آسٹریلیا دنیا کا سب سے چھوٹا براعظم ہے۔ٹاسمینیا جزیرہ کو بھی ملا کر اس کا کل رقبہ 76.82 لاکھ مربع کلومیٹر ہے۔ریاست ہائے متحدہ امریکہ سے تھوڑا چھوٹا ہے۔اور ہندوستان سے دوگنا بڑا ہے۔یہ دنیا کا ساتواں براعظم شمال سے جنوب تک 3,940 کلومیٹر لمبا اور مشرق تا مغرب 4350 کلومیٹر چوڑا ہے۔اس کے سمندر کے ساحل کی لمبائی 310 19 کلومیٹر ہے۔

آسٹریلیا آسٹل (لاطینی) لفظ سے ماخوذ کیا گیا ہے۔جس کے معنی جنوب کے ہیں

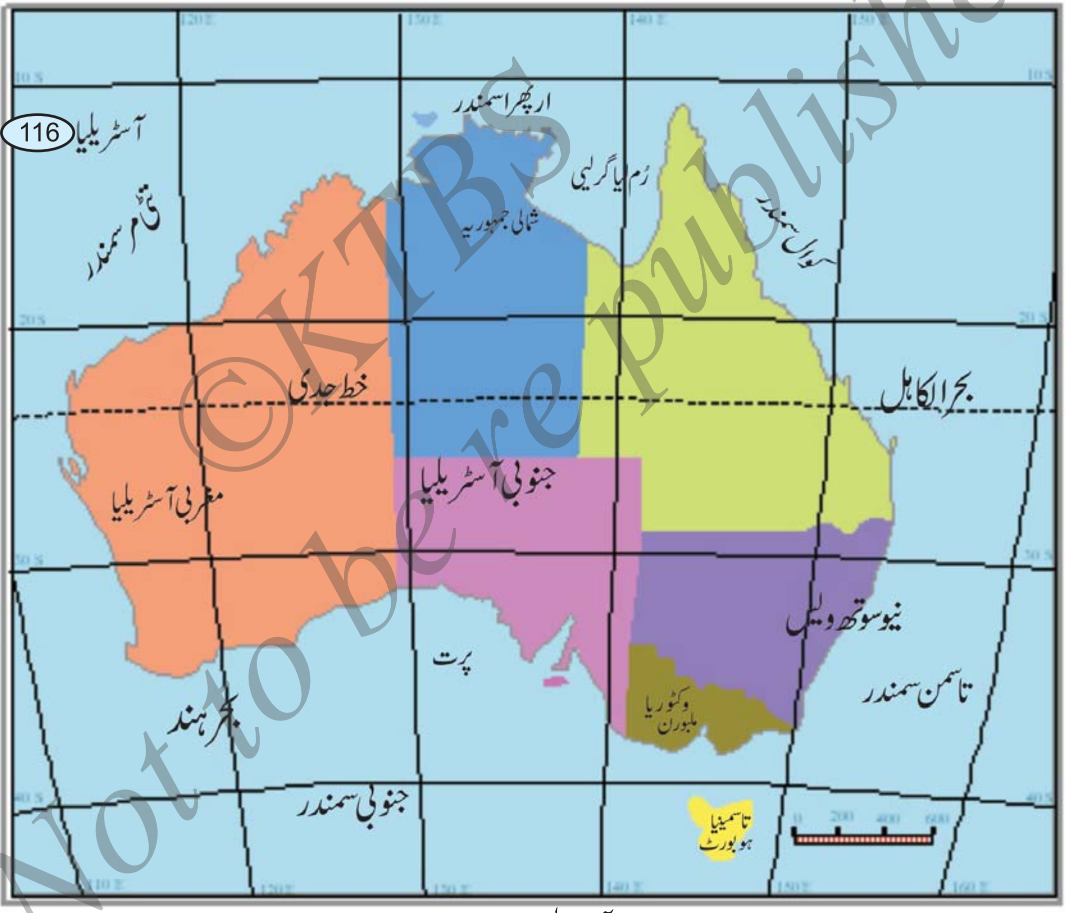


آسٹریلیا سیاسی

وسطی اور جنوبی بحرالکاہل میں تقریباً 10,000 جزیروں کا گروہ ہے۔جن کو 'اوسینا' کہا جاتا ہے۔ان میں براعظم آسٹریلیا بہت اہم ہے۔

©KTBS Not to be republished

**جغرافیائی خصوصیات:۔** براعظم آسٹریلیا بحر ہند اور بحر الکاہل کے درمیان واقع ایک جزیرہ ہے۔ اس براعظم کے شمال مغرب میں تیمر سمندر، شمالی مشرق میں آبنائے ٹورس اور کارلی سمندر جنوبی مشرق میں ٹاسمین سمندر جنوب میں گریٹ آسٹریلین بائٹ سمندر ہیں۔

**2۔ طبعی اور دریاؤں کا نظام:۔**

آسٹریلیا کے کل رقبے کا تقریباً 94% حصہ سطح سمندر سے 600 میٹر کی نشیبی سطح کے ہموار میدان ہیں۔ اسی لیے اس کو سب سے ''سپاٹ'' یا ''ہموار'' براعظم کہا گیا ہے۔ زیادہ تر علاقہ ریگستانی ہونے کی وجہ سے اسے ریگستانی براعظم بھی کہا جاتا ہے۔

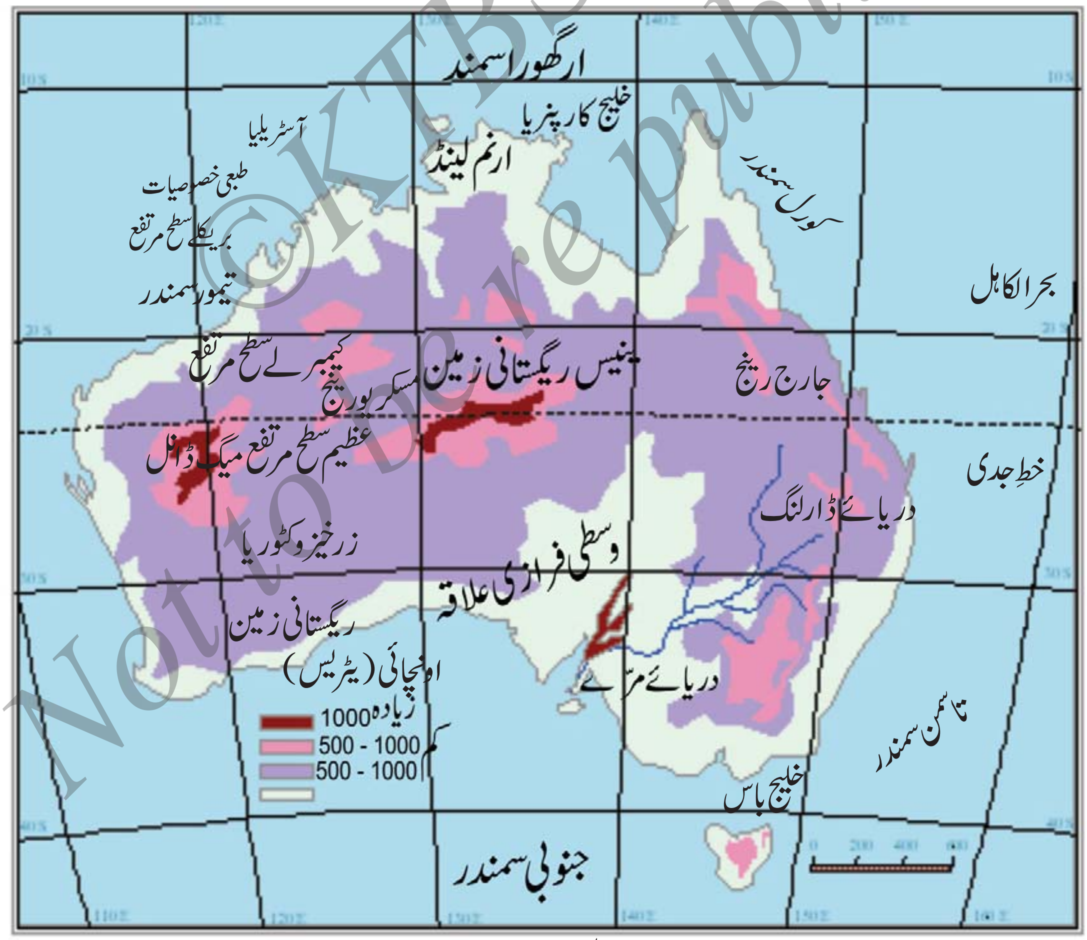


طبعی آسٹریلیا

©KTBS Not to be re published

آسٹریلیا دراصل ''گونڈونا'' علاقے کا ایک حصہ ہے۔اور بہت قدیم ہے اور اسکو طبعی خصوصیات کی بنیاد پر تین (3) حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

.1 بلند مشرقی علاقہ　　.2 وسطی نشیبی علاقہ　　.3 مغربی سطح مرتفع

سترھویں صدی میں یوروپ کے جیمس کوک James cook نے آسٹریلیا کو ڈھونڈ نکالا۔ جس کو نیا براعظم کہا جاتا ہے۔

.1 **بلند مشرقی علاقہ:۔** یہ علاقہ براعظم آسٹریلیا کے مشرقی حصے میں واقع ہے۔شمال میں یارک راس سے جنوب میں ٹاسمینیا کے آبنائے باس'' تک پھیلا ہوا ہے۔کم وبیش یہ علاقہ مشرقی ساحل سے جڑتے ہوئے پہاڑی سلسلے کا مشرقی حصہ تنگ اور مغربی حصہ ڈھلوان ہے۔دور قدیم میں مشرقی ساحل سے داخل ہونے والوں کے لئے بدترین راستہ تھا۔اسی لئے اسکو'' گریٹ ڈیوائڈنگ سلسلے'' کہا جاتا ہے۔یہ سلسلے نیو ساؤتھ ویلس میں زیادہ اونچے اور عمودی ڈھلوانوں سے بھرے ہیں۔اسی لئے آسٹریلین آلپس "(Australian ALPS)" اور'' نیوانگلینڈ سلسلہ'' کہتے ہیں اونچی چوٹیاں موسم سرما میں برف سے ڈھکی رہتی ہیں۔ اس علاقہ کا کوسی یوسکو (2230 میٹر) اس براعظم کی سب سے اونچی چوٹی ہے۔

آسٹریلیا کے مشرقی ساحل میں شمال سے جنوب تک'' گریٹ بیاریئر ریف'' نامی مونگے (مرجان) کی چٹانیں 2000 کلومیٹر تک پھیلی ہوئی ہیں۔

**2:۔ وسطی نشیبی علاقہ:۔**

یہ شمال میں خلیج کارپینٹیری سے جنوب میں مرے کے میدانی علاقہ تک پھیلا ہوا ہے۔مشرقی بلند علاقے سے مغرب میں اندرونی آبی سہولتیوں سے بھرا ہوا ہے۔اس کے درمیانی حصے میں واقع ایرجھیل Eyre، Lake کی طرف ندیاں بہتی ہیں۔ دنیا کے مشہور آرٹی سین، پانی کے کنویں یہاں موجود ہیں۔وسطی نشیبی علاقے کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔



©KTBS Not to be Republished

1. مرے ڈارلنگ کے میدان 2. ائیر جھیل کا میدان 3. کارپینٹیری میدان

آرٹی سین کنویں

مرے اور ڈارلنگ ندیوں کا میدان، شمال میں ائیر جھیل سے الگ کرتا ہے ۔ پانی کے مناسب فراہمی کی وجہ سے یہ علاقے آسٹریلیا کے زراعت کے لئے زرخیز مٹی سے بھرا ہوا ہے ۔ اسکے شمال میں رہنے والا ائیر جھیل کا میدان نہایت وسیع تھالی نما شکل میں ہے۔ یہ مرے ڈرالنگ میدان کے شمال میں ہے یہ آسٹریلیا کا بہت ہی نشیبی علاقہ اور ائیر جھیل کی تہہ بہت ہی نشیبی علاقہ ہے۔ یہاں پر بہت سے کھارے پانی کی جھلیں ہیں۔ اس کا بہت سا علاقہ بنجر علاقہ ہے۔ اور قلیل آبادی رکھتا ہے۔ فلنڈر اور میچل (Flinders and Mitchelli) ندی کا بہاؤ کارپینٹریا میدان ہموار ہے اسے ائیر ندی کے ساحل سے ' برکیلے' سطح مرتفع الگ کرتا ہے۔

مرے ندی

ڈارلنگ ندی

### 3. مغربی سطح مرتفع:-

یہ کارپینٹری خلیج سے آنسلو پرت اور یہ البینیا (Albenia) تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ آسٹریلیا کا ایک تہائی 1/3 علاقے کو گھیرا ہوا اتار چڑھاؤ والا سطح مرتفع ہے۔ اس کا زیادہ تر حصہ ریگستانی ہے۔ یہاں ریگستانی ٹیلے

©KTBS Not to be republished

منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ یہاں کئی مشہور ریگستانی علاقے مثلاً گریٹ سیانڈی ڈیسرٹ، گبن اور وکٹوریا ریگستان ہندوستان کے سطح مرتفع دکن جتنا ہی قدیم ہے۔ یہاں کثیر مقدار میں ریتی ٹیلے ہیں اور کہیں کہیں چٹان پہاڑ ٹیلے ہیں۔ براعظم کے مرکزی حصہ میں واقع میاک ڈونل اور مس گریو سلسلے سب سے اونچے ہیں۔

## دریاؤں کا نظام:۔

زیادہ گرمی اور خشکی کی وجہ سے آسٹریلیا کا زیادہ تر حصہ ریگستان سے بھرا ہوا ہے۔ اسلئے بہت کم دریا ہیں۔ جو ہیں وہ بھی چھوٹے اور غیر وقتی ہیں۔ سمندر میں جا کر ملنے والی ندیوں سے جھیلوں میں ملنے والی ندیاں زیادہ ہیں۔ زیادہ تر ندیاں مشرق کے اونچے علاقوں میں پیدا ہوتی ہے ہیں۔

مرے آسٹریلیاں کی بہت اہم ندی ہے۔ یہ نیوساؤتھ ویلس کے جنوبی مشرق میں واقع کوسی یوسکو۔

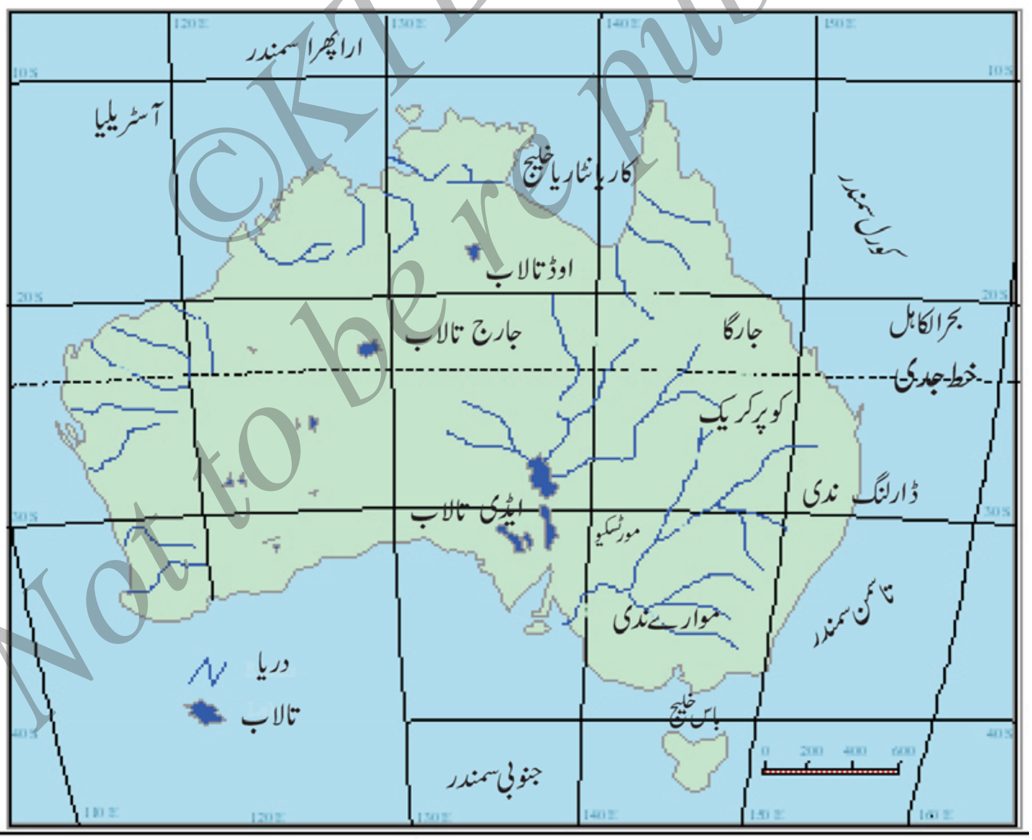


آسٹریلیا کی ندیاں

©KTBS Not to be republished

پہاڑی چوٹی پر پیدا ہو کر پہلے مغرب اور پھر جنوبی مغرب کی طرف بہتے ہوئے 2.590 کلومیٹر خلیج این کاونٹر میں جاملتی ہے۔ ڈارلنگ' لاچ لان اور مرم برج اس کی معاون ندیاں ہیں۔ سال کے صرف چند ہی موسموں میں اس ندی کے ذریعہ جہاز رانی ممکن ہے۔ مشرقی سمت سے ہو کر بہنے والی دریائیں چھوٹی اور بہت تیزی سے بہتی ہیں۔

آسٹریلیا میں مشرقی رخ بہنے والی ندیاں چھوٹی اور بہت تیز ہوتی ہیں۔ وہ مشرق کے اور پیچ رائے بلینڈر تک پھیلے ہوئے ہیں۔ شمال مشرق کی مٹچل' گل برٹ اور فلینڈر ندیاں شمال مشرق کی طرف بہتی ہوئی کارپینٹریا خلیج میں جاملتی ہیں۔ ڈالی' وکٹوریا ویسٹ پٹ جاریئے اور دیگر ندیاں شمال' شمال مغرب رخ بہتے ہوئے تیمر سمندر میں جاملتی ہیں۔ کو پر کریک' ڈائی مین ٹائین اور موکمبا آئری جھیل کی طرف بہتی ہیں۔ مرچیس آرن' اوَن' بلاک ووڈ اور دیگر ندیاں ہند میں جاملتی ہیں۔ چند جھلیں چھوٹی اور کھارے پانی کی ہیں۔ مثلاً ایئرٹرانیس، گیرڈ وغیرہ ان میں آئیر جھیل سب سے بڑی اور براعظم آسٹریلیا کے سب سے ڈھلوان جگہ پر واقع ہے۔ اس کے مغربی حصے میں دنیا کا سب سے بڑا ایک سنگی چٹان آیرس (اُلور) ہے۔

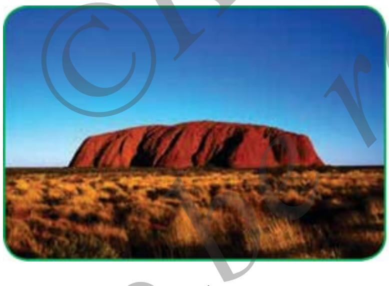

آیرس (اُلور) چٹان

ائری جھیل

## 3:۔ آب وہوا اور قدرتی نباتات

آسٹریلیا کے درمیان سے خط جدی ہو کر گزرتا ہے۔ اس لئے آسٹریلیا میں منطقہ حارہ اور نیم منطقہ حارہ آب وہوا پائی جاتی ہے۔ براعظم کے زیادہ تر حصوں میں سال بھر زیادہ درجہ حرارت ہوتی ہے۔ مغربی ساحل میں سرد سمندری طوفانی ہوائیں چلتی ہیں۔ اس لئے آسٹریلیا کے مغربی حصے میں ریگستان اور خشک آب وہوا پائی جاتی ہے۔ شمالی حصوں میں مانسونی اور جنوبی ساحل میں بحر روم کی آب وہوا پائی جاتی ہے۔

©KTBS Not to be re published

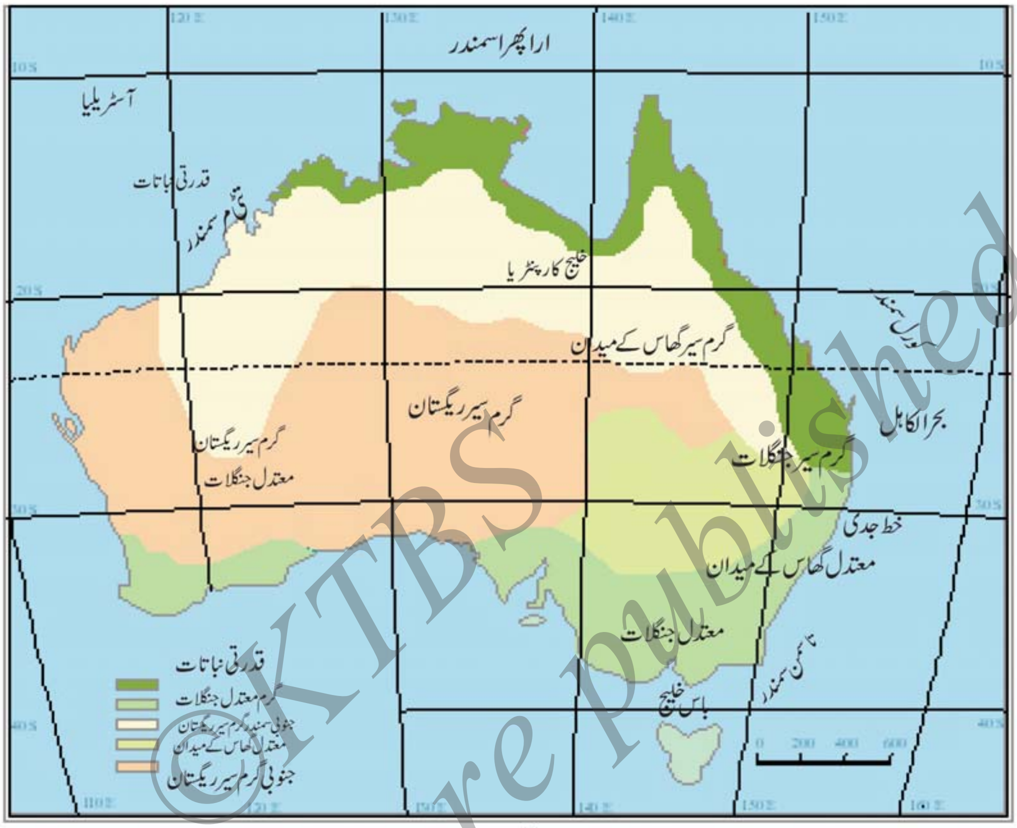


قدرتی نباتات

**موسم سرما:۔** براعظم آسٹریلیا جنوبی کرہ میں واقع ہونے کی وجہ سے موسم کی تبدیلیاں شمالی کرہ کے بالمقابل مدت میں ہوتی ہیں۔ جب شمالی کرہ میں موسم گرما ہوتا ہے تو یہاں پر موسم سرما رہتا ہے۔ مثلاً۔ جون سے اگست۔ اسی مدت میں درجۂ حرارت کم رہتا ہے۔ وہ شمال سے جنوب کی طرف کم ہوتا ہے۔ لیکن دباؤ زیادہ ہوتا ہے۔ ہوائیں اندرونی علاقے سے سمندر کی طرف چلتی ہیں۔ وہ زیادہ بارش نہیں برساتی، خشک اور زیادہ درجۂ حرارت والی آب و ہوا ہوتی ہے۔ ٹاسمینیا میں مختلف آب و ہوا ہوتی ہے۔

**موسم گرما:۔** موسم گرما دسمبر سے فروری تک رہتا ہے۔ اس مدت میں درجہ حرارت زیادہ ہوتا ہے۔ براعظم کے مشرقی حصے سے زیادہ مغربی ریگستانوں میں زیادہ درجہ حرارت ہوتا ہے۔ جنوب، جنوبی مشرقی حصوں میں اور ٹاسمینیا جزیروں میں اوسط درجہ حررات ہوتا ہے۔ اندرونی حصوں میں دباؤ کم ہوتا ہے۔ اور



©KTBS Not to be re published

سمندر کی طرف سے چلنے والی ہوائیں تھوڑا بارش ساتھ لاتی ہیں۔ براعظم کے جنوب میں اور جنوبی مشرق میں بارش زیادہ ہوتی ہے۔

آسٹریلیا میں طوفانی ہوائیں (سائکلون) جنہیں ''ولّی ولیس'' کہا جاتا ہے۔ یہاں عام طور پر مانسونی طرز کی بارش ہوتی ہے جو اتفاقی اور غیر موسمی ہوتی ہے۔ جنوب مشرقی' جنوب مغربی علاقوں میں بارش کی مقدار 75 سنٹی میٹر سے زیادہ ہوتی ہے۔ آسٹریلیا کے اندرونی ریگستانی علاقوں میں 25 سنٹی میٹر سے کم ہوتی ہے۔

## 4۔ قدرتی نباتات:

گھنے جنگلات کی کمی آسٹریلیا کی اہم خاصیت ہے۔ براعظم کا زیادہ تر حصہ گھاس کے میدان، جھاڑیاں ، اور کم اگنے والے پیڑوں اور قدرتی نباتات پر مشتمل ہیں۔ جو یہاں کی آب وہوا کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

آسٹریلیا کے مختلف قدرتی جنگلات درج ذیل ہیں۔

**منطقۂ حارہ کے جنگلات:** زیادہ بارش والے شمالی اور شمالی مشرق علاقوں میں ایسے جنگلات پائے جاتے ہیں۔ یہ بہت کم جگہ کو گھیرے ہوئے ہیں۔ یہاں پر پائے جانے والے اہم درخت، ایش، سِڈار، بیچ' صنوبر وغیرہ ہیں۔

**معتدل خطہ کے جنگلات:** ایسے جنگلات پہاڑوں اور ٹیلے میں پائے جاتے ہیں۔ اس لئے ان کو پہاڑی جنگلات بھی کہا جاتا ہے۔ یہ زیادہ تر کوئینس لینڈ، نیوساوتھ، ویلس، وکٹوریا، اور ٹاسمینیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ یہاں کے اہم درخت یہ ہیں۔ نیل گیری، پائن وغیرہ، تیل اور کاغذ بنانے میں زیادہ مفید ہوتے ہیں۔

**گھاس کے میدان :**

آسٹریلیا کے گھاس کے میدان کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1. منطقۂ حارہ کے گھاس کے میدان (سوانا) 2. منطقۂ معتدلہ کے گھاس کے میدان، ڈوانس

منطقۂ حارہ کے گھاس کے میدان مشرق کے بلند علاقے سے مغربی جیسے کوینس لینڈ، شمالی آسٹریلیا کا درمیانی اور مغربی آسٹریلیا کے شمالی حصے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ انہیں ''سوانا گھاس کے میدان'' کہا جاتا ہے۔ دوسرے طرز کے منطقۂ معتدلہ گھاس کے میدان جنہیں ''ڈوانس'' کہا جاتا ہے۔

©KTBS Not to be re published

منطقہ معتدلہ کے گھاس کے میدان مرے ڈارلنگ کے میدان میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ یہ مویشی پالن کے لئے مدد گار ہے ۔منطقہ معتدلہ کے گھاس کے میدانوں میں گچھے دار گھاس (TUSSOCK) مچیل اور اٹیریبل گھاس کے میدان پائے جاتے ہیں۔ گچھے دار گھاس مویشی پالن کے لئے مددگار ہے۔

ڈوانس گھاس کے میدان

سوانا گھاس کے میدان

© Not to be republished

### 4:۔ جھاڑیاں:

جھاڑیاں مغربی آسٹریلیا کے جنوب اور مغربی حصے کے جنوبی آسٹریلیا کوئینس لینڈ کے کچھ حصوں میں نظر آتے ہیں۔ بارش کی کمی کی وجہ سے جھاڑیاں اگتے ہیں۔ کیکر کے درخت کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اور کہیں کہیں پرنیل گیری کے درخت، کتالی اور خاردار جھاڑیاں اگتے ہیں۔

### 5:۔ ریگستانی جنگلات:

مغربی آسٹریلیا کے مرکزی اور مشرقی حصوں میں اس طرح کے جنگلات پائے جاتے ہیں۔ یہاں پر ناگ پھنی کے پودے، سالٹ بش سوکھی گھاس (poor grass)، اور مختلف قسم کے خاردار جھاڑیاں اگتے ہیں۔ جو خشک سالی کو برداشت کرنے والی خاصیت رکھتے ہیں۔

سِڈار

آش

نیل گیری

تال (منجل)

## 6:۔جانور (جنگل حیات):

آسٹریلیا میں کہیں بھی نہ پائے جانے والے عجیب قسم کے جانور اور پرندے پائے جاتے ہیں۔ پلاٹی پس نامی دودھ پلانے والے جانور انڈے دیتا ہے۔اور اسکے جسم پر چکنا اور موٹا حفاظتی چمڑا پایا جاتا ہے۔ کانگر وا اپنے بچوں کو پیٹ کی تھیلی میں رکھ کر پالتے ہیں۔ایمو آسٹریلیا کا سب سے بڑا پرندہ ہے۔لیئر نامی، مور کی طرح خوبصورت پرندہ ہے۔اسکے علاوہ کوکا برا کالے ہنس وغیرہ پرندے پائے جاتے ہیں۔کانگرو قومی جانور۔''ڈنگو'' نامی بھیڑیئے جیسا نظر آنے والا جنگلی کتا، وللوی، مکھیاں کھانے والا ایکڈنا، پیڑ پر چڑھنے والا چھوٹے سے جسم والا بھالو کرڈی کولا وغیرہ رینگنے والے جانور اور زہریلے سانپ کا پایا جانا معمول ہے۔

Not to be republished

ڈنگو

وللوی

کانگرو

کالاہنس

ایمو

کووالا (حرسک)

©KTBB Not to be re published

آسٹریلیا غیر معمولی جانوروں اور پرندوں کا مقام ہے۔تقریباً 60 فی صد یہاں کے جانور اور پرندے دنیا میں کہیں اور نظر نہیں آتے۔

### 5:۔زراعت اور مویشی پالن:

زراعت:۔آسٹریلیا کے پیشوں میں زراعت ایک ہے۔لیکن زراعت کے لئے زمین کی کمی ہے۔اس براعظم کے کل رقبہ میں 4 فی صدی ہی زراعت کے قابل ہے۔یہ ساحلی علاقے اور دریا کے کناروں پر نظر آتا ہے۔کل آبادی کا 4.4 فی صد حصہ زراعت میں جٹا ہوا ہے۔سفید لوگ خصوصی طور سے اس پیشے سے جڑے ہوئے ہیں۔

بارش کی کمی اور غیر متوقع تقسیم، غیر زرخیزی، ریتیلی مٹی، زراعت کے قابل زمین میں کمی اور آبپاشی کی کمی سے زراعت کا حلقہ بہت کم ہے۔لیکن اپنی مانگ کو پُر کر کے زراعت کی پیداوار میں خود کفیل ہے۔

تمباکو

گنّا

گیہوں

سیب

کپاس

## آسٹریلیائی زراعت میں:

آراضیوں کا سائز بڑا اور جدید زراعتی طریقوں کا استعمال ہوتا ہے۔ برآمد کرنے کی غرض سے تجارتی فصلوں کی کاشتکاری کو زیارہ اہمیت دی گئی۔اس کے علاوہ مختلف اجناس کی کاشت بھی کی جاتی ہے۔

مثلاً گیہوں، گنا، کپاس، تمباکو، مکئی، مختلف پھل اور ترکاریاں کوئنس لینڈ ینوسوتھ ویلز اور وکٹوریا علاقوں میں اگائی جاتی ہیں۔ گیہوں آسٹریلیا کی سب سے اہم غذائی فصل ہے۔جنوبی آسٹریلیا کونیس لینڈ، نیوساؤتھ ویلس اور وکٹوریا میں کاشت کی جاتی ہے۔مرے اور ڈارلنگ میدانی علاقہ گیہوں کی کاشت کے لئے مشہو رہے۔آسٹریلیا گیہوں کی پیداوار کا 70 فی صد حصہ برآمد کرتا ہے۔

مکی بھی ایک غذائی فصل ہے۔اسے مویشیوں کی غذا کیلئے اگایا جاتا ہے۔اسکو کونیس لینڈ اور نیوساؤتھ ویلس میں زیادہ اگایا جاتا ہے۔مرے ڈارلنگ میدانی علاقوں میں تھوڑی مقدار میں دھان اُگایا جاتا ہے۔

©KTBS Not to be republished

گنا آسٹریلیا کی اہم تجارتی فصل ہے۔اس کو زیادہ تر مشرقی ساحل سے جڑے ہوئے شمالی نیوساؤتھ ویلس سے لیکر کوئنس لینڈ تک کے علاقے میں اگایا جاتا ہے۔اور ایک تجارتی فصل تمبا کو کوئنس لینڈ میں زیادہ اُگایا جاتا ہے۔مختلف پھل ترکاریوں کو ٹاسمینا، وکٹوریہ اور نیوساؤتھ ویلس میں کاشت کی جاتی ہے۔سیب، انگور ناشپاتی، نارنگی وغیرہ کی کثیر مقدار میں کاشت کی جاتی ہے۔

**مویشی پالن:۔**

یہ آسٹریلیا کے لوگوں کا اہم پیشہ ہے۔''مویشی پالن کا ملک'' کے نام سے ہی یہ مشہور ہے۔، گوشت دودھ کی اشیاء اُون اور کھال کی چیزوں کے لئے بھیڑ بکریوں کو پالتے ہیں۔

بکریوں کی افزائش بکریاں پالن آسٹریلیا کا سب سے اہم معاشی پیشہ ہے۔زیادہ مقدار میں بکریاں سے بھرا یہ براعظم اُون پیدوار اور خام اُون کی برآمد میں بھی آگے ہے۔وسیع گھاس کے میدان، آرٹیس کنوؤں سے پانی کی فراہمی، سرد اور خشک آب وہوا، جدید بکری پالنے کا طریقہ، وسیع بازاری سہولتیں یہ سب چیزیں بکری پالن کے لئے حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔یہاں پر پالنے والی بکریوں میں تقریباً 75فی صد حصہ ''میرنیو'' نسل سے تعلق رکھتا ہے۔یہ عمدہ قسم کا اُون فراہم کرتا ہے۔کثیر بکری پالنے والے علاقے کو بکریوں کا تبیلا کہا جاتا ہے۔

بکری پالن

مویشیوں کی افزائش گوشت اور دودھ کی اشیاء کے لئے کی جاتی ہے۔سوانا علاقے میں گوشت کیلئے اور معتدل خطہ کے ''ڈاونس'' کے گھاس کے میدان میں دودھ کی پیداوار کیلئے مویشیوں کی افزائش ہوتی ہے۔

© KTBS Not to be re published

## 6: معدنیات اور صنعتیں

معدنیات :۔آسٹریلیا میں بے شمار معدنیات کی دولت پائی جاتی ہے۔کچے لوہے کی دھات، باکسائیڈ، زنک نکل، تانبا، میاگنیز، سونا، سیسہ اور یورنیم وغیرہ اہم معدنیات ہیں ان کے ساتھ ایندھن کے وسائل جیسے کوئلہ، پٹرولیم، قدرتی گیس بھی دستیاب ہیں ان میں سے کئی معدنیات برآمد کئے جاتے ہیں۔آسٹریلیا لوہے کی کچی دھات فراہم کرنے والا اہم براعظم ہے۔کثیر مقدار میں لوہے کی کچ دھات جاپان کو برآمد کی جاتی ہے۔آئرن ناب' آئرن مانارک' آئرن بیرن ہل' پل بارا اور یامپی اہم کچی دھات پیدا کرنے والے ملک ہیں۔

### باکسائٹ:۔

باکسائیٹ فراہم کرنے والے اہم علاقے یہ ہیں۔وائپ، گوو مجیل، سطح مرتفع اور چراہ ڈالے آسٹریلیا کی باکسائٹ کی کانیں ہیں۔آسٹریلیا میں دنیا کی سب سے زیادہ مقدار میں باکسائٹ دستیاب ہے۔مغربی آسٹریلیا کے کول گارڈی اور کال گورگی سونا فراہم کرنے کے علاقے ہیں۔سیسہ، جست اور چاندی بھی ساتھ ہی ساتھ دستیاب ہوتے ہیں۔ان کی پیداوار کے اہم علاقے یہ ہیں۔بروکن ہلز، (نیوساؤتھ ویلیس) رینی سن اور رسٹس (ٹاسیمینا) پہاڑی آئیس پہاڑی اور آرتھرندی کا کنارہ (شمالی علاقہ)۔

نیوساؤتھ ویلس میں زیادہ تانبا دستیاب ہوتا ہے۔اسی طرح خلیج کارپینٹر یا میاگنیز کی پیداوار میں آگے ہے۔آسٹریلیا میں سب سے زیادہ مقدار میں یورینیم کی کانیں موجود ہیں یہ کوئنس لینڈ کے شمالی صوبہ (60%) مغربی آسٹریلیا اور جنوبی آسٹریلیا میں پایا جاتا ہے۔

### کوئلہ:۔

پیٹرولیم اور قدرتی آسٹریلیا کے اہم توانائی کے ذرائع ہیں۔آسٹریلیا کوئلہ کی معدنی دولت سے مالا مال ہے۔نیوساؤتھ ویلس کوئینس لینڈ اور وکٹوریہ میں کوئلہ کی کانیں ہیں۔آسٹریلیا اپنی ضروریات کو پوری کرتے ہوئے بچت کوئلہ برآمد کرتا ہے۔آسٹریلیا تھوڑی مقدار میں پٹرولیم پیدا کرتا ہے۔مونے، روما، رورسٹیج اور باس آکھات تیل کی کانوں کے اہم علاقے ہیں۔ڈونگرے۔باس۔آکھات، مرشنیم اور روما اہم قدرتی گیس کے پیداوار کے مراکز ہیں۔

©KTBS Not to be republished

## صنعتیں:

دورجدید میں آسٹریلیا نے مختلف صنعتوں کی ترقی میں اہم مقام پایا ہے۔معدنی دولت، زراعت میں ترقی، سائنس اور ٹکنالوجی کی ترقی، غیر ملکی سرمایہ داری اور وسیع بازار، یہ سب صنعتی ترقی کے لئے مددگار ثابت ہوتے ہیں۔اس میں بھی جاپان کی دین بے شمار ہے۔اہم صنعتیں اور پیداوار کے مرکز درج ذیل ہیں۔

☆ لوہا اور فولاد کی صنعتیں ☆ گاڑیوں کی صنعتیں ☆ جہازوں کی تعمیر ☆ بجلی کی آلات
☆ کپڑوں کے کارخانے ☆ کاغذ ☆ تیل کی صفائی

سڈنی صنعتی شہر

دیگر صنعتوں میں ہوائی جہازوں کی تیاری سڈنی اور میلبورن گرنی اور پھلوں کے تحفظ مچھلیوں کا تحفظ اور کیمیائی اشیاء کی پیداوار وغیرہ۔

## 7:۔آبادی:

بڑھوتری:۔ہم جان چکے ہیں کہ براعظم آسٹریلیا رقبہ میں ہی نہیں آبادی میں بھی چھوٹا ہے۔

اس کی آبادی 20.0 ملین (2012) ہے۔یہ دنیا کی کل آبادی کا صرف 0.31 واں حصہ ہے۔اس براعظم کی آبادی 1860 میں 1.15 ملین تھی وہ 1998 میں 18.7 ملین ہوگئی۔پچھلی صدی کے آخر میں براعظم کی آبادی میں اضافہ ہوا ہے۔

تقسیم:۔

آسٹریلیا کی آبادی کی تقسیم میں شاذونادر اور یکسانیت نہیں ہے۔براعظم کے اندرونی علاقے کا زیادہ حصہ لوگوں کی آبادی سے محروم ہے۔ نیوساؤتھ ویلس کثیر آبادی 1/3 کا علاقہ ہے۔وکٹوریا دوسرے

©KTBS Not to be re-published

(1/4) نمبر پر ہے۔اس کے بعد کونیس لینڈ، جنوبی آسٹریلیا اور ٹاسمینیا اگلے نمبر پر ہیں۔اس کے بالمقابل شمالی علاقہ کم آبادی والا علاقہ ہے۔ملک کی آبادی کا آدھے سے زیادہ حصہ 6 شہروں میں مرکوز ہے۔ مثلا:۔سیڈنی، میل بورن، برسبین، اڈیلیڈ، پرت اور نیوکیازل۔آسٹریلیا دنیا کے قلیل آبادی ملکوں میں سے ایک ہے۔اوسط آبادی صرف 3 آدمی فی مربع کلومیٹر ہے۔ایک علاقے سے دوسرے علاقوں میں فرق رہتا ہے۔سبھی شہری علاقے، دراالخلافہ، اور صنعتی مرکزوں میں آبادی زیادہ ہے۔مثلاً۔وکٹوریہ، نیوساؤتھ ویلس، ٹاسمینیا، کونیس لینڈ وغیرہ۔

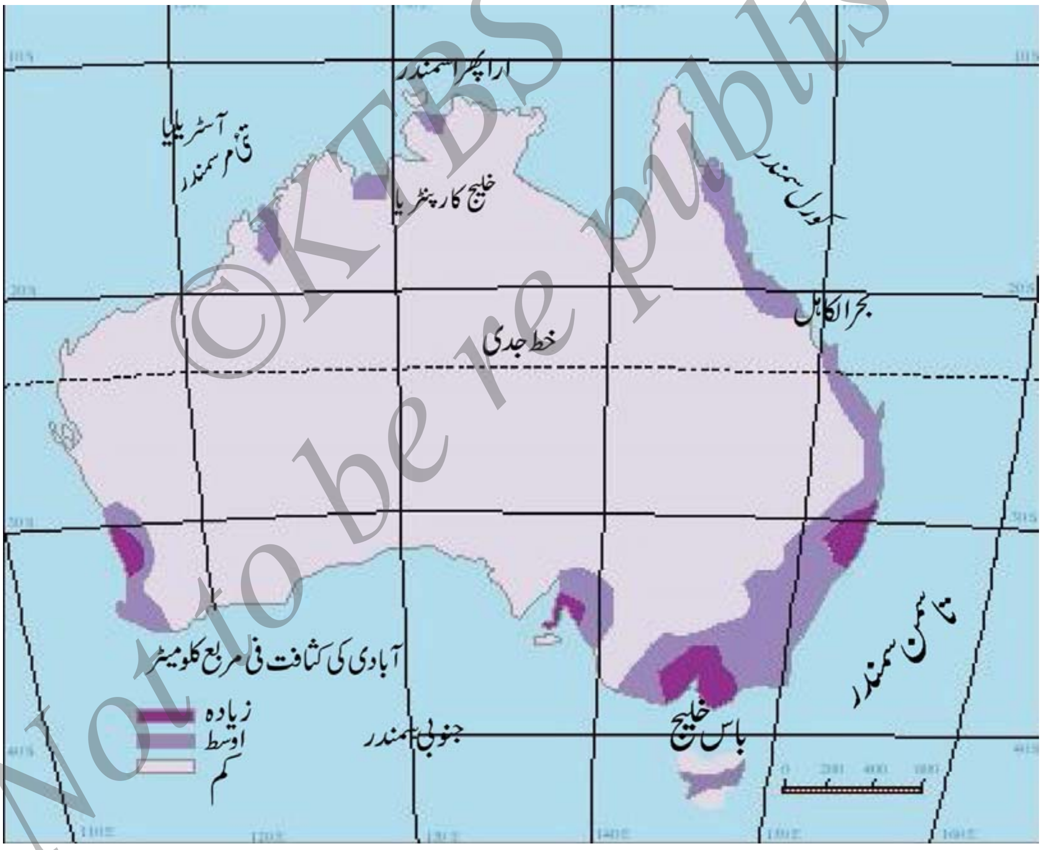


آبادی کی تقسیم

اس براعظم کے جنوبی مشرقی علاقوں میں معمولی آبادی ہے۔لیکن ریگستان اور نیم ریگستانی علاقوں کے

©KTBS Not to be re published

تقریباً80فی صد حصے میں آبادی شاذ و نادر ہی ہے۔آبادی کی تقسیم اس براعظم کی جغرافیائی حالات کو ظاہر کرتی ہے۔آسٹریلیا میں دیہی آبادی سے (15٪) شہری آبادی (85٪) کی مقدار زیادہ ہے۔

**نئے الفاظ:۔**

جزیرہ براعظم، گونڈوانا، تھالی کی شکل کا، ایک سنگی چٹان، مرجان، (مونگے) کانگرو، لیرڈنگو' کوکابرا' والبی یکڈنا کرڈی کولا وغیرہ۔

## مشقیں

**I. دو یا تین جملوں میں جواب دیجئے۔**

ا۔آسٹریلیا کو سب سے ہموار براعظم کہا جاتا ہے۔کیوں؟

۲۔آسٹریلیا کے محل وقوع اور رقبہ سے متعلق بتائیے؟

۳۔آسٹریلیا کے اہم طبعی حصے کون سے ہیں؟

۴۔آسٹریلیا کے دریاؤں کے نظام سے متعلق بتائیے؟

۵۔آسٹریلیا کی اہم فصلیں کون کونسی ہیں؟

٦۔ براعظم آسٹریلیا کے اہم معدنیات کونسے ہیں بتائیے؟

۷۔ آسٹریلیا کی اہم صنعتوں کی فہرست بنائیے۔

۸۔ آسٹریلیا سے برآمد کی جانے والی اشیاء کون کونسی ہیں؟

©KTBS Not to be republished

۹۔ آسٹریلیا میں آبادی میں کمی کیوں ہے؟

۱۰۔ آسٹریلیا کے گھاس کے میدان کون سے ہیں بتائیے؟

**سرگرمی:**

1. اٹلاس کی مدد سے براعظم آسٹریلیا کے تمام پہاڑیوں، دریا اور جھیلوں کی نشاندہی کر کے فہرست بنا کر خاکے میں نشاندہی کیجیے۔

2. آپ جہاں رہتے ہیں اس جگہ کے آس پاس کے حصوں کا معائنہ کرتے ہوئے وہاں کے فصلیں۔قدرتی جنگلات، جانور، پرندے اور پہاڑوں کے بارے میں ایک فہرست بنائیے۔

☆☆☆

©KTBS Not to be re published

سبق:13

# انٹارکٹیکا۔سفید براعظم

# ANTARCTICA-THE WHITE CONTINENT

**سبق کا تعارف:۔**

اس سبق میں براعظم انٹارکٹیکا کے محل وقوع، رقبہ، طبعی خصوصیات، طبعی حصے، قدرتی نباتات اور حیوانات دریافت، انٹارکٹیکا معاہدہ اور اہم تجرباتی مراکز سے متعلق تعارف کرایا ہے۔

**صلاحیتیں:۔**

1. براعظم انٹارکٹیکا محل وقوع، رقبہ، جغرافیائی ماحول کو جانیں گے۔
2. انٹارکٹیکا کے طبعی خصوصیات زمین اور پانی کے بارے میں جانیگے۔
3. قدرتی نباتات اور حیوانی دولت کو جانیگے۔
4. براعظم انٹارکٹیکا کی دریافت۔معاہدہ اور تجرباتی مراکز کے متعلق جانیگے۔

©KTBS Not to be republished

**1:۔محل وقوع رقبہ اور طبعی خصوصیات:**

**محل وقوع:۔** قطب جنوبی کے اطراف پھلا ہوا براعظم ہے انٹارکٹیکا۔خط انٹارکٹک $30^{1}$-$66^{0}$ جنوبی عرض بلد کے اندر پھیلا ہوا ہے۔قطب شمالی میں واقع بحر آرکٹیا ک کے بل مقابل ہے یہ اس براعظم کی خصوصیت ہے۔

**رقبہ:۔** انٹارکٹیکا دنیا کا پانچواں بڑا براعظم ہے۔اسکا کل رقبہ 14.2 ملین مربع کیلومیٹر ہے۔یہ ہندوستان اور چین کے جملہ رقبہ سے بڑا ہے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے رقبہ کا آدھے سے زیادہ ہے۔

**طبعی خصوصیات:۔** براعظم انٹارکٹیکا کو اطراف سے آبی ذخیروں نے گھیر رکھا ہے اس آبی ذخیرہ کو جنوبی سمندر کہا جاتا ہے لیکن یہ ایک الگ پانی کا ذخیرہ نہیں ہے بلکہ بحر ہند اور بحر الکاہل کے ملنے کا ایک حصہ لاطینی امریکہ کے جنوب کے سب سے انتہائی سرے میں واقع کیپ ہارن اس براعظم کے نزدیک کا زمینی حصہ ہے۔یہ 990 کلومیٹر کی دوری پر ہے براعظم کے مشرق میں بحر ہند مغرب میں بحر الکاہل اور شمالی مغرب میں بحرِ اٹلانٹک ہے۔

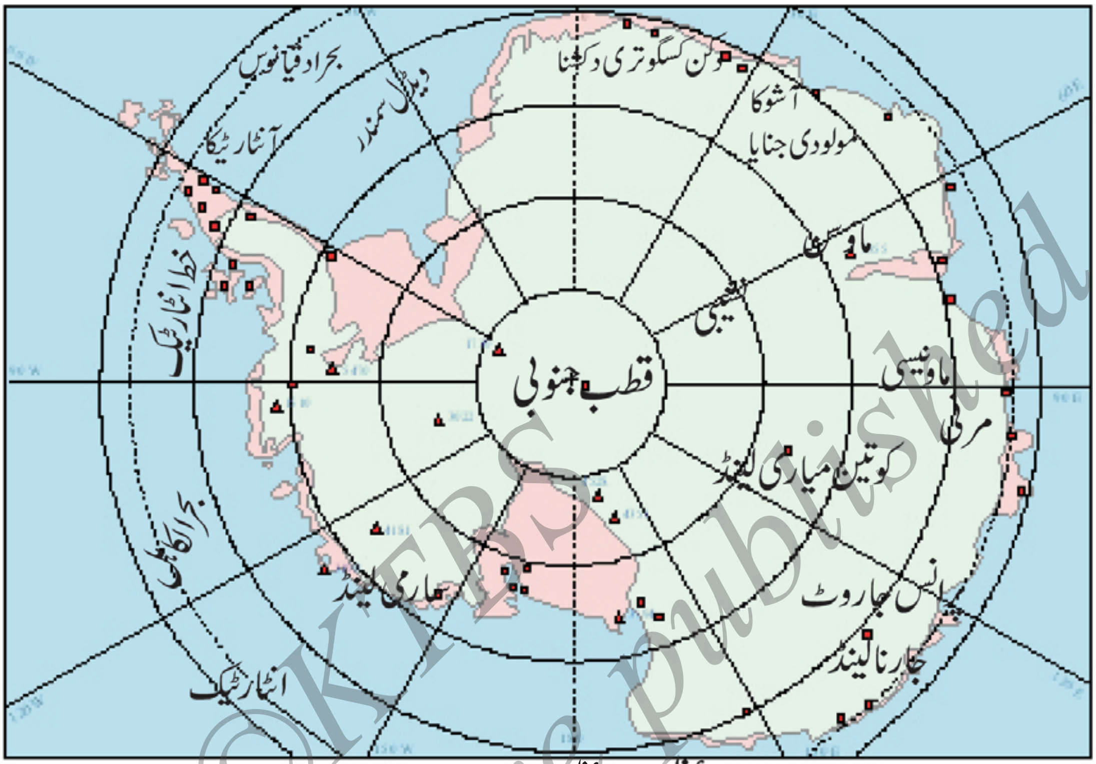


براعظم انٹارکٹیکا

## 2۔ طبعی خصوصیات:

براعظم انٹارکٹیکا کا 98 فیصد حصہ برف سے ڈھکا ہوا ہے اس کے طبعی حصہ زیادہ تر برف کے چادروں سے ڈھکے ہوئے ہیں اونچی پہاڑی چوٹیاں اور سطح مرتفع دیکھائی دیتے ہیں برف کی پرتیں تقریباً 2300 میٹر سے بھی زیادہ موٹے ہوکر ہر طرف سفید ہی نظر آتے ہیں اس لئے اس براعظم ''کوسفید براعظم'' یا برفیلا ریگستان اور بہت سرد ہونے کی وجہ سے سرد براعظم بھی کہا جاتا ہے۔

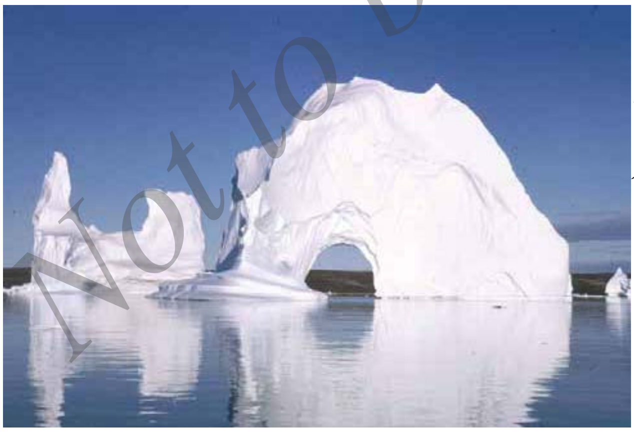

©KTBS Not to be re published

انٹارکٹیکا پہاڑ سطح مرتفع وادیاں اور نشیبی علاقے جیسے زمینی خصوصیات ہیں۔سمندری سطح سے اسکی اُونچائی 2300 میٹر ہے یہ دنیا کا سب سے اُونچا براعظم مانا جاتا ہے۔ٹرانس انٹارکٹیک پہاڑی سلسلے اس براعظم کو اہم دو طبعی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

1. مشرقی انٹارکٹیکا
2. مغربی انٹارکٹیکا

**1:۔مشرقی انٹارکٹیکا:۔**

مشرقی انٹارکٹیک بحراوقیانوس اور بحر ہند کی سمت میں ہے یہ اس براعظم کے آدھے حصے سے زیادہ حصہ کو گھرا ہوا ہے اسلئے اُسے ''گریٹر انٹارکٹیکا'' کہا جاتا ہے اس کے ساحل میں پہاڑ' وادی اور برفانی تودے ہیں اس علاقہ کا درمیانی مرتفع ہے وہاں پر قطب جنوبی بھی موجود ہے۔

2:۔مغربی انٹارکٹیکا بحر الکاہل کی طرف ہے۔اسکے زیادہ تر حصہ سمندر سے نیچے ہے۔اس طبعی حصہ کا انٹارکٹیکا جزیرہ نما حصہ۔پہاڑوں سے بھرا ہوا ہے۔اور سر "S" شکل کا جنوبی سر امریکہ کی طرف نوکیلا ہے۔ اس کے قریب بہت سے جزیرے پہاڑی چوٹیاں اور آتش فشاں ہیں اس حصہ کے ئیلس ورتھ پہاڑی سلسلہ کی وِنسن میا سف (5140 میٹر) چوٹی براعظم انٹارکٹیکا کی بلند چوٹی ہے۔راس جزیرہ میں ماونٹ ایرے بس براعظم انٹارکٹیکا کی اہم آتش فشاں ہے۔چارلیس ایک اور پہاڑ ہے۔ٹرانس انٹارکٹیکا پہاڑی سلسلے کے بالمقابل سروں میں دو بڑے خلیج (کھاڑیاں) راس سمندر روڈل سمندر ہیں۔

**3. قدرتی نباتات اور حیوانی دولت:۔**

جیسا کہ پہلے ہی ذکر کیا جا چکا ہے' براعظم انٹارکٹیکا برف سے ڈھکا ہوا ہے۔غیر موافق سرد ہواؤں پر مشتمل یہاں سال کے 6 ماہ اندھیرا اور 6 ماہ روشنی رہتی ہے۔یہاں جانداروں کی پرورش مشکل ہے۔کائی، پھپوندی، آ لگے ہی یہاں کے اہم نباتات ہیں۔جو کھلی ہوئی چٹانوں پر دکھائی دیتے ہیں۔

یہاں کی غیر موافق آب و ہوا کو برداشت کرنے والے کچھ جانور پائے جاتے ہیں۔لیکن اطراف کے

©KTBS Not to be republished

آبی علاقوں میں مختلف قسم کے جانوروں کو دیکھا جا سکتا ہے۔مثلاً پنگوئن، وھیل مچھلی، سیل، کرل مچھلی، اور طرح طرح کے پرندے اور شرمپ (ایک قسم کی مچھلی) وغیرہ کرل شابہ رکھنے والی کثیر مقدار میں جھنڈ میں تیرتے نظر آتے ہیں۔اس طرح کے بہت سے چھوٹے جاندار سمندر کے بڑے جانور اور مچھلیوں کے لئے اہم غذا ہیں۔

ساحل سمندر میں بے شمار پنگوئن پائے جاتے ہیں، یہ اڑتے نہیں ہیں۔ادلے، اور چن اسٹراپ، یمپرا پنگوئن یہاں کی اہم جاندار ہیں۔ برف سے ڈھکے اس براعظم میں داخل ہونے والے جہازوں کا سب سے پہلے استقبال کرنیوالے یہ ادلے پنگوئن ہی ہیں۔اس براعظم کے نزدیک کے جزیروں اور ساحلوں میں سیل کی نسل زیادہ ہے۔ چھ قسم کے سیل (Seals) کا پتہ لگایا گیا ہے۔مسلسل شکار کی وجہ سے سیلوں کا وجود خطرے میں پڑھ گیا ہے۔

پنگوئن اپنے بچے پیدا کرنے کے لئے چٹانوں کے سوراخوں میں بنائے ہوئے گھونسلوں کو ''روکری'' کہتے ہیں۔

سیل

پینگوئن

© KTBS Not to be re-published

قطب جنوبی کے نزدیک رہنے والا یہ براعظم کا ''اوسٹاک'' نامی حصہ دنیا میں ہی سب سے کم درجہ حرارت داخل کرنے والا علاقہ ہے۔ $(-89^0c)$

## 4:۔ انٹارکٹیکا کی کھوج۔ انٹارکٹیک معاہدہ

انٹارکٹیکا کی کھوج:۔اٹھارویں صدی کے آخر سے ہی براعظم انٹارکٹیکا سے متعلق کھوج شروع ہوگئی ہے۔کئی سمندری ملاحوں نے اس براعظم کی کھوج کے لئے بہادری سے سفر طے کیا ہے۔ان میں چارلیس ولکس (Charles wilkes) U.S کے بحریہ کے صدر نے اس براعظم کی موجودگی کی تصدیق کی۔اس کے

بعد برطانیہ کے کھوجی جیمس کلارک راس نے 1841 میں (اسی کے نام سے بلایا گیا) اس براعظم کے راس سمندر کا پتہ لگایا۔ انگلینڈ کے رابرٹ پھالکن اسکاٹ اس سمندر کو پار لگانے میں کامیاب رہا۔ کھوجیوں نے موسم گرما کے آخر میں سمندر کے ذریعے اس براعظم کو پہنچا کرتے تھے۔ پھر اس کے بعد اپنے موسم سرما کے خیمے کے لئے جگہ بنا لیتے تھے۔

اسکاٹ اور اَمنڈسن

براعظم انٹارکٹیکا کی تفصیلی کھوج 20 ویں صدی کے اوّل میں شروع ہو گئی۔ 1910 میں رابرٹ ایف اسکاٹ نے پہلے قطبِ جنوبی کا پتہ لگا یا۔ ناروے کے رونالڈ ایمونڈس 1911 میں قطب جنوبی پہنچا۔ 1912 میں رابرٹ فالکن اسکاٹ بھی اسی حصے پر پہنچ کر واپس لوٹتے وقت اسکا انتقال ہو گیا۔ اسکے روزنامچے (ڈائری) میں ملے ہوئے اطلاعات آگے کی سائنسی دریافتوں کے لئے بہت مددگار ثابت ہوئے۔ امریکہ کے بحری فوج کے اڈمرل رچرڈ بائرڈ۔ اس براعظم کی کھوج کے لئے ہوائی جہاز کے ذریعے سب سے پہلے (1929) میں پہنچا۔ بعد میں اس براعظم کے مطالعے کے لئے کئی ممالک آگے آئے۔

بین الاقوامی سال 1957-58 کے ساتھ براعظم انٹارکٹیکا کی تفصیلی کھوج میں ترقی ہوئی۔ دنیا کے کئی

© KTBS Not to be republished

سائنس دانوں نے منصوبے تشکیل دے کر مطالعہ کی کوشش کی۔ 12 ملکوں کے نمائندوں نے واشنگٹن ڈی۔سی۔ میں (یو۔ایس۔اے) جمع ہو کر سن 1959 میں براعظم انٹارکٹیکا کے معاہدہ کا مسودہ 23 جون 1961 میں اس معاہدہ پر دستخط کئے گئے۔ یہ معاہدہ $60^0$ جنوبی عرض بلد کے علاقہ پر لاگو ہوگا۔ اس معاہدہ کے اراکین ممالک ہیں۔ ارجنٹینا' آسٹریلیا' بلجیم چلی' فرانس' جاپان' نیوزی لینڈ' ناروے جنوبی آفریقہ' روس' یو۔کے' یو ایس اے

جدید تحقیقاتی مراکز

اہم مقاصد:۔ اس معاہدہ کے تحت یہ براعظم صرف سائنسی تحقیقات (کھوج) کے لئے محفوظ کیا گیا ہے۔ اسی لئے اس براعظم کو سائنس کا براعظم کہا جاتا ہے۔ یہاں ایٹمی اسلحہ کے تجربات نہیں کر سکتے۔ کوئی بھی ملک یہاں کی زمین، پانی پر اپنا حق نہیں جتا سکتا۔ یہاں کے ماحول کو آلودہ نہیں کر سکتے۔ اس براعظم کی کھوج میں آنے والے کسی بھی باہر والی مخلوق کو نہیں لا سکتے۔ اتنا ہی نہیں وہیل مچھلی کے شکار پر پابندی ہے۔ سائنسی اطلاعات کے تبادلہ کا کھلا موقع ہے۔ یہاں کے قدرتی وسائل کی حفاظت کرنی ہوگی۔ بہرحال یہ براعظم صرف امن کے مقاصد کے لئے ہی محفوظ کیا گیا ہے۔

برفانی براعظم تحقیقات مراکز

©KTBS Not to be republished

براعظم انٹاکٹیکا میں دنیا کے 90 فیصد میٹھے پانی کا حصہ برف کی شکل میں ہے۔

©KTBS Not to be republished

## 5: اہم تجرباتی مراکز:

کئی طرح سے براعظم انٹارکیٹکا عالمی تجربات کے لئے سائنسی دلچسپی پیدا کرتا ہے۔اس براعظم کا جنم اور بناوٹ آب ہوا کی تبدیلی۔حیاتیاتی ماحولی نظام،حیاتیاتی کثرت اورتحفظ وہاں کے ماحول کی آلودگی اورحل ،کوڈاکرکٹ، کا گلانا اورتیل کے اخراج سے ہونے والے نقصان اوراس بارے میں اٹھائے جانے والے اقدام،ان سب کے بارے میں تجربے کرنے کی خاطر دنیا کے بہت سے مما لک میں اپنے تجرباتی مراکز یہاں قائم کئے۔

ہندوستان نے بھی اپنا تجرباتی مرکز یہاں قائم کیا ہے۔سب سے پہلے 1981 دسمبر 6 کو یس۔ زیڈ قاسم کی قیادت میں سائنس دانوں کے وفد نے گوا سے اپنا سفر شروع کیا۔اس وفد سے بھرا ہوا پولا رسرکل

جہاز 1982 جنوری 9 کو انٹارکیٹک پہنچا۔ ہندوستانی وفد سے قائم کردہ سب سے پہلا تحقیقاتی مرکز کا نام ''دکشنا گنگوتری'' ہے۔ یہ مرکز 1983 میں قائم ہوا اور اسے یہ نام 1989 میں دیا گیا۔ اب یہ انسانوں سے خالی ہے۔ اور صرف ذخیرہ (گودام) کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

''بھارتی'' ہندوستان اور ایک تحقیقاتی مرکز

پہلے سفر کی کامیابی کے بعد اب تک تقریباً 50 بار ہندوستان کے تحقیقاتی ٹیمیں براعظم انٹارکیٹکا کا سفر طے کرکے آچکے ہیں۔ مئی تری دوسرا تحقیقاتی مرکز ہے۔ یہ شرماچرا واسیس پر بنا ہوا ہے (89-1988)۔ یہ ہرموسمی مرکز ہے۔ اور 26 لوگ ایک ساتھ یہاں رہنے کی سہولت ہے۔ یہاں سے 255 میٹر کی دوری پر میٹھے پانی کی فراہمی کیلئے۔ ''پریادرشنی'' نامی جھیل کو ہندوستان نے تعمیر کیا ہے۔ مئی تری مرکز میں زمینی سائنس جغرافیہ اور ادویات کے بارے میں تجربات ہوتے ہیں۔

''بھارتی'' ایک اور تحقیقاتی مرکز کو انٹارکٹیکا میں قائم کرنے کے بارے میں ہندوستان نے سوچ رکھا ہے۔ یہ خاص طور پر سمندری مطالعہ کا مقصد لئے ہوئے ہے۔ ضروری سروے کا کام ختم ہوا ہے۔

©KTBS Not to be republished

**نئے الفاظ:**

سفید براعظم۔سرد براعظم۔ونسن ماسف،ائیربس،وھیل۔سیل۔جھینگے۔ادلے۔چن سٹراپ۔کرل۔ دکشنا گنگوتری۔مائتری،بھارتی وغیرہ۔

## مشقیں

**ایک جملے میں جواب دیجئے۔**

۱۔ براعظم انٹارکٹیکا کے محل وقوع اور رقبہ کے بارے میں بتائیے؟

۲۔ براعظم انٹارکٹیکا کے جغرافیائی خصوصیات بیان کیجئے؟

۳۔ براعظم انٹارکٹیکا کو سفید براعظم کہا جاتا ہے کیوں؟

۴۔ براعظم انٹارکٹیکا کے مشہور پہاڑ اور چوٹیاں کون کونسی ہیں بتائیے؟

۵۔ براعظم انٹارکٹیکا کے جنگلات اور جانوروں کے نام بتائیے؟

۶۔ انٹارکٹیکا میں ہندوستانی تحقیقاتی مراکز کے نام بتائیے؟

**سرگرمیاں:۔** ☆ براعظم انٹارکٹیکا میں قائم ہوئے مختلف ممالک کے تحقیقاتی مراکز کے تصویروں کو جمع کر کے فہرست تیار کیجئے۔

☆ براعظم انٹارکٹیکا کے مختلف پودوں اور جانوروں کی فہرست بنا کر انکے تصاویر کو جمع کیجئے۔

☆☆☆

©KTBS Not to be republished